صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز چار شنبہ مورخہ 23 جون 2021ء بمطابق 12 ذیقعدہ 1442ہجری بعداز دوپہر دو بجکر سولہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاَللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ Oوَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًاO نۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًاOمَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ O وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًاOيٰۤـاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِالۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ Oاِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا O فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡاOوَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا۔

(ترجمہ): ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور کارسازی کے لیے بس وہی کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور وہ اس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: جزاکم اللہ۔ Leave applications: محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب مصور خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمد ظہور صاحب، معاون خصوصی آج کے لئے، Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> Leave is granted. Ji, Sardar Hussain Sahib.

بجٹ برائے مالی سال 22-2021ء پر عمومی بحث

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چونکہ بجٹ ڈسکشن ہے، ڈیبیٹ بھی جاری ہے، ہم سب کی خواہش ہے کہ یہ اجلاس جاری رہے لیکن آج جانی خیل کے لوگ چوبیس دن ہوگئے دھرنے میں بیٹھے تھے، ظاہر ہے حکومت کو جانا چاہیئے تھا، ایڈمنسٹریشن کو جانا چاہیئے تھا، ان کو سننا چاہیئے تھا، یہ اسی صوبے کی Territory ہے، یہ ریاست اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے باشندوں سے پوچھیں کہ وہاں کیا مسئلہ ہے؟ اب وہ اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کر رہے تھے، ان پہ شیلنگ کی گئی، ان کا راستہ روکا گیا، ابھی ابھی خبر آئی کہ وہاں پہ ایک جوان شہید ہو گیا ہے، جناب سپیکر، یہ لمحہ فکریہ اس حوالے سے ہے، حکومت کو سنجیدگی کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے، وہاں پہ جو مسئلہ وہ اٹھارہے ہیں وہ ساری دنیا کو پتہ ہے، کل یہاں پہ ہمارے محترم وزیر صاحب طالبان کو دعائیں دے رہے تھے، ہم بد دعا نہیں دے رہے لیکن یہ پوچھنا ہماری ذمہ داری ہے، اپنے لوگوں کو تحفظ دینا، سر و مال کا تحفظ دینا یہ ریاست کی ذمہ داری ہے، ہم نہیں سمجھتے کہ کیوں اتنی غیر سنجیدگی کے ساتھ اتنے بڑے بڑے مسائل پہ، یعنی ایک دفعہ وہاں پہ ایک معاملہ ہوا، وہاں پہ چار نابالغ بچوں کو شہید کیا گیا، دھرنا دیا گیا، حکومت نے ایک راضی نامہ کیا، ایک Agreement ان عوام کے ساتھ کیا گیا، اس Agreement سے حکومت مکر گئی، اب جس بندے نے وہ دھرنا Conduct کیا تھا، اس کو شہید کیا گیا، چوبیس دن سے اس کی لاش پڑی ہے، اب میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس طرح ریاست کی ذمہ داری ہے؟ لہذا یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم آواز اٹھائیں، جانی خیل کے عوام کے ساتھ آج جو زیادتی ہوئی ہے، ہم پرامن واک آؤٹ کرتے ہیں تاکہ یہ جو مسئلہ ہے یہ ریکارڈ پہ آ جائے، بلکہ ہم ریکویسٹ کرتے ہیں حکومت سے کہ سنجیدگی سے اس مسئلے کو لے لے، لہذا ہم پانچ منٹ کے لئے، دس منٹ کے لئے واک آؤٹ کرتے ہیں تاکہ اس مسئلے پہ حکومت سنجیدگی سے غور کرے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جناب زبیر خان صاحب۔

جناب زبیر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، بجٹ تقریر کے دن اپوزیشن کا مثبت رویہ، ٹریژری بنچز کا مثبت رویہ یہ آپ کا دانشمندانہ، اصولی اور بہترین کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے جس پہ آپ، بلکہ پورا ایوان مبارکباد کا مستحق ہے۔ جناب سپیکر، بجٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، آپ اور شوکت یوسفزئی صاحب جائیں اور ان کو ایوان میں لے آئیں۔

جناب زبیر خان: بجٹ ایک قومی دستاویز ہے جس میں آمدن اور اخراجات کا تخمینہ لگایا جاتا ہے، اس بار جو بجٹ پیش کیا گیا ہے، یہ ایک تاریخی بجٹ ہے، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے ایک تاریخی بجٹ پیش کیا ہے، کیونکہ Covid-19 کی وجہ سے سارے بزنس پوری دنیا میں متاثر ہوئے لیکن شکر الحمد للہ ہماری قیادت نے ایک دانشمندانہ سوچ و فکر غور کے بعد ایک بہترین بجٹ عوام کے لئے پیش کیا۔ بہت سارے خدوخال ہیں، کس کس پہ ہم جائیں لیکن سب سے بہترین بات جو ہمیں لگی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، خالد خان صاحب، آپ چلے جائیں۔ جی زبیر خان۔

جناب زبیر خان: اس میں تعلیم یعنی سکولوں میں اضافہ، اساتذہ کا اضافہ، اور یہی چیز ہوتی ہے کہ جس سے عام آدمی کو فائدہ پہنچتا ہے، عام آدمی میں شعور بیدار ہوتا ہے، تعلیم واحد ذریعہ ہے جس کی وجہ سے لوگ اوپر آتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ لوگ اس سے اوپر آتے جا رہے ہیں۔ اگر یہ باتیں ہو جائیں تو ان شاء اللہ امید ہے کہ ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا تعلیم کے میدان میں بہت آگے چلا جائے گا۔ ہماری کچھ تجاویز ہیں، جو ذکر ہوا ہے کہ صوبہ اگلے سال میں 48.2 ارب کی لاگت سے تین ہزار کلومیٹر سڑکیں بنائے گا جس میں ڈیرہ موٹروے ہے، پشاور نادرن بائی پاس ہے، اور بہت ساری سکیمیں ہیں، اگر اس میں ایک اور Include کیا جائے، صوابی سے لیکر تھاکوٹ تک براستہ طورغر، تو یہ اور بہتر ہوگا تاکہ ہمارے جو پسماندہ اضلاع ہیں، بہت دور ہیں، ہم صوبے کے ساتھ Contact ہو جائیں گے، ہمارے لئے سفر میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔ اگر اس مد میں اس سکیم کو شامل کیا جائے تو یہ ڈسٹرکٹ بٹگرام، ڈسٹرکٹ شانگلہ، کوہستان ان ساروں پہ ایک احسان ہوگا، برائے مہربانی، اس چیز پر غور کیا جائے۔ میرا تعلق ڈسٹرکٹ بٹگرام سے ہے جو کہ تعلیمی لحاظ سے ایک پسماندہ ضلع ہے، صحت کے لحاظ سے، لیکن شکر الحمد للہ وہاں پہ بہت سے سیکٹرز میں بہت سارا Potential موجود ہے، اگر آپ سیاحت کو دیکھ لیں، آپ انرجی کو دیکھ لیں، آپ فارسٹری کو

لیں،آپ ایگریکلچر کو لیں، میری تجویز یہ ہے، ہم چاہتے ہیں کہ وہاں پہ Investment کی جائے، حکومت وہاں پہ اپنے پیسے لگائے، ان شاء اللہ اللہ سے یہی امید ہے کہ اس سے ہم ڈبل ریونیو حکومت کو دیں گے، وہاں پہ آپ ایکسپرٹ ٹیم بھیجیں، وہاں پہ سروے کریں، Assessment کریں، لوگوں کو سنیں کہ وہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ اس کے مطابق ان کے لئے پلان بنایا جائے، ان شاء اللہ وہ لوگ قومی دھارے میں آ جائیں گے، ان کی احساس محرومی کم ہو جائے گی، وہ بہتر انداز سے اس ملک اور اس صوبے کی خدمت کر سکیں گے۔ جناب سپیکر، وہاں پہ پانی موجود ہے، جنگلات ہیں، بہت کچھ ہے لیکن ان کے لئے کوئی Mechanism نہیں ہے تاکہ وہ بہتر سے بہتر ہو جائے، میری گزارش یہ ہے کہ ان چیزوں پہ غور کیا جائے، ہمارے پسماندہ اضلاع کو اوپر اٹھایا جائے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ۔ جناب نصیر خان آئے ہوئے ہیں؟ سلطان خان، آپ سپیچ کر چکے ہیں، آپ نے کر لی؟

<u>جناب سلطان محمد خان</u>: سر، نہیں کی۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ نے نہیں کی؟

<u>جناب سلطان محمد خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں پہلی گزارش یہی کرونگا کہ دو ڈھائی سال میں یہاں پر فرنٹ بنچز پہ بیٹھا رہا جو میری وساطت کے مطابق خدمت تھی، وہ میں نے کی ہے، ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر دو تین منٹ زیادہ ہو جائیں تو آپ اس میں درگزر ضرور فرمائیں گے۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں، میرے خیال میں سب سے پہلے مبارکباد یہاں پر حکومت کو، کابینہ کو دینے سے پہلے اپوزیشن کے آنریبل ممبرز اس وقت واک آؤٹ پہ ہیں لیکن اپوزیشن کو مبارکباد سب سے پہلے میں دیتا ہوں کیونکہ جس ماحول میں بجٹ سپیچ انہوں نے سنی اور اس ہاؤس کے اندر بجٹ Introduce ہوا جناب سپیکر، جو ماحول بلوچستان کی اسمبلی میں ہم نے دیکھا، اس سے پہلے ہم نے قومی اسمبلی کے سیشن میں جو ماحول دیکھا تو میرے خیال میں یہاں پر جمہوری و پارلیمانی اور صوبے کی روایات کو جس طریقے سے اس پورے ہاؤس نے برقرار رکھا تو یہ پورا ہاؤس مبارکباد کا مستحق ہے، پورا ملک آج اس ہاؤس کی طرف اور اس August House کی طرف دیکھ رہا ہے۔ جس طریقے سے ہم نے بجٹ پیش کیا وہ پورے ملک میں اس طریقے سے پیش نہ ہو سکا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میں وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں، فنانس منسٹر تیمور جھگڑا صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں، پوری کابینہ کو مبارکباد دیتا ہوں، یہاں پر اگر اس ماحول کو اچھا بنانے میں آپ

کی کرسی نے جو Role play کیا، آپ نے بذات خود جو Role play کیا، میرے خیال میں اگر اس کا ذکر نہ کیا جائے تو وہ بھی ناانصافی ہوگی۔ میں خصوصاً یہاں پر جب سے ہمارے چیف وہپ شوکت علی یوسفزئی اپوائنٹ ہوئے تو ہاؤس کے اندر جو Proceedings ہیں، اس میں بہتری آئی ہے، انہوں نے بھی بہت اچھا کردار ادا کیا۔ ایک تو اس ماحول میں جب بجٹ سپیچ سنی گئی، اپوزیشن کی طرف سے، اس سے دو فائدے ہوئے ہیں جناب سپیکر، ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ اپوزیشن ممبران نے سپیچ کو سنا، انہوں نے Notes لئے اور جو ڈسکشن یا ڈیبیٹ اس ہاؤس کے اندر ہوئی ہے، میرے خیال میں وہ بامقصد اور ایک علمی ڈیبیٹ ہوئی ہے، انہوں نے اچھی تجاویز بھی دی ہیں، بجائے اس کے کہ شور شرابہ ہوتا اور ہم Budget books ایک دوسرے کے اوپر پھینکتے، اس سے یہ فائدہ ضرور ہوا ہے کہ ہم نے صوبے کی بہتری کے لئے اس بجٹ کے اوپر ایک Meaningful debate میں حصہ لیا ہے۔ دوسرا جو فائدہ یہاں پر ہوا ہے جناب سپیکر، بدقسمتی یہ ہے کہ اگر الزام لگتا ہے اس ملک کے اندر تو وہ ہمیشہ پارلیمنٹ اور پارلیمنٹیرینز کے اوپر لگتا ہے، قومی اسمبلی میں جو واقعات ہوئے، بلوچستان اسمبلی میں جو ہوئے، اس کے بعد ملک کے اندر جو ڈیبیٹ چلی، وہ یہی تھی کہ یہ پارلیمنٹرینز جو ہیں، وہ ایک Civilize طریقے کے ساتھ اسمبلی کی Proceedings کو نہیں چلا سکتے ہیں، یہ ڈیبیٹ ہوئی اس ملک کے اندر کہ یہ پارلیمنٹرینز اہل نہیں ہیں، یہ پارلیمنٹرینز ملک کے لئے پالیسی بنانے اور ملک کو چلانے کے اہل نہیں ہیں، میرے خیال میں پوری خیبر پختونخوا اسمبلی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آئینی ادارے جتنے بھی ہیں، خواہ وہ عدلیہ ہے، خواہ وہ ایگزیکٹیو ہے، قانون اور آئین کے نیچے جتنے بھی ادارے ہیں، آج خیبر پختونخوا اسمبلی نے یہ ثابت کر دیا ہے، اگر اس پورے نظام کو کوئی Lead کر سکتا ہے تو وہ پارلیمنٹ کر سکتا ہے، وہ پارلیمنٹرینز کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں ان چیزوں کو دہراؤں گا نہیں، جو یہاں پر Already بتائی گئی ہیں لیکن میں دو تین چیزوں کے اوپر ضرور بات کروں گا۔ ایک میں کابینہ سے اور جو حکومتی میرے بھائی ہیں، ان سے میری ریکویسٹ ہوگی، میں خود دو ڈھائی سال اسی کابینہ میں رہا، Pre-budget جو Consultation ہوتی ہے، ہم نے اس کے اوپر کیبنٹ میں بھی بات کی ہے، پارلیمنٹری پارٹی کے اندر بھی ہم نے بات کی ہے، یہاں پر اسمبلی کے فلور کے اوپر بھی ہم نے بات کی ہے، Pre-budget consultation پارلیمنٹرین کے ساتھ میں وزیراعلیٰ محمود خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے لئے میٹنگ بھی رکھوائی، ہم سے فرداً فرداً بھی ملے، ہم نے اپنے علاقے کی سکیم بھی بتائی، ہم نے ان کے ساتھ اپنا Feedback دیا لیکن اس کو Institutionalize ہونا چاہیئے، یا

توہر سال ایک Pre-budget session ہونا چاہیئے، وہ نہ ہو تو پھر کوئی Pre-budget seminar ہونا چاہیئے جہاں پر پارلیمنٹرین کو بلائیں، ان سے آپ رائے لیں، ہمارے بہت قابل ترین افسران ہیں جو بیوروکریسی میں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن ان کا View point ایک طرح کا ہوتا ہے، ہم عوام کے درمیان چوبیس گھنٹے موجود ہوتے ہیں، ہمارا View point دوسرے طریقے سے ہوتا ہے، وہ صوبے کی بہتری کے لئے ہوتا ہے، جناب سپیکر، میری یہ رائے ہے کہ اگلے سال سے کم از کم Pre-budget seminar اور Pre-budget session ضرور رکھا جائے۔ جناب سپیکر، یہاں پر میرا ایک گلہ اپنے سٹینڈنگ کمیٹی کے جو چیئرمین ہیں یا چیئرپرسن ہیں، جتنی بھی سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں، ان سے بھی ہے، ان کے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے کہ بجٹ سیشن کے شروع ہونے سے پہلے آپ اپنی سٹینڈنگ کمیٹی کو بلائیں، ڈیپارٹمنٹ کو بلائیں، سیکرٹری کو بلائیں، ان سے آپ پوچھیں کیونکہ یہ بجٹ والا سائیکل جو ہے یہ تقریباً فروری سے شروع ہوتا ہے، اگر مارچ میں، اپریل میں، مئی میں ایک میٹنگ ہر ایک سٹینڈنگ کمیٹی کرے، اس میں صرف بجٹ کے حوالے سے Feedback ڈیپارٹمنٹ سے لے، اپنی تجاویز دے، آج اس Annual Development Program میں ان سٹینڈنگ کمیٹیز کی وساطت سے ہمارے پارلیمنٹرین کا جو Feedback ہوتا وہ زیادہ بہتر آ جاتا، فیڈرل بجٹ کا ہمارے بجٹ کے اوپر بہت بڑا Impact ہے، یہاں پر اگر کچھ خبریں ہم سن رہے ہیں کہ پی ایس ڈی پی کی Allocation میں کمی ہوئی ہے، اس ایشو کو اس ہاؤس کے اندر ضرور اٹھانا چاہیئے، فیڈرل بجٹ میں یا تو یہاں پر حکومتی وزراء بیٹھے ہیں، انہوں نے فیڈرل بجٹ کی Books بھی سٹڈی کی ہونگی، اگر Allocation میں کمی ہے، میرے خیال میں This issue needs to be taken up with the federal government، بجٹ پاس ہونے سے پہلے پی ایس ڈی پی کے اندر ہمارے صوبے کے لئے کسی کمی کا کوئی جواز نہیں بنتا، بلکہ اس میں اور زیادہ پراجیکٹس ہمارے صوبے کو دینے چاہئیں۔ جناب سپیکر، Net Hydel Profit جو ہمارے ریونیو کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے، اس کے Dues ہمارے Arrears بھی رہتے ہیں، میں ضرور یہاں پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کی تعریف کرنا چاہوں گا، انہوں نے ایک میکنزم بنایا ہے کہ تین ارب روپے تقریباً Monthly جو ہیں وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو آتے ہیں، اس میں کمی وبیشی ضرور ہوتی ہے لیکن ایک میکنزم بنایا گیا ہے، میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ جو پراونشل ایشوز ہیں، جو اس وقت ہمارے Arrears رہتے ہیں، جو اس سال کے رہتے ہیں اور جو آنے والے سال میں جو Project کئے

ہیں، اس بجٹ بک میں، جناب سپیکر، میں فیڈرل گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کرتا ہوں، پراونشل گورنمنٹ کو یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان سے مطالبہ کریں کہ یہ ہمارا NHP کے جو Dues ہیں، خواہ وہ Arrears ہوں، خواہ وہ Current dues ہوں، ہمارے صوبے کو وہ بروقت ادا کئے جائیں تاکہ ہم اپنی ڈیویلپمنٹ اور اپنے بجٹ کو صحیح طریقے سے اگلے سال میں چلا سکیں۔ جناب سپیکر، نیشنل فنانس کمیشن بہت Important ہے، مجھے پتہ ہے کہ وہ نیشنل فنانس کمیشن Constitute ہو چکا ہے لیکن Award ہونا بہت زیادہ ضروری ہے، میں صوبائی حکومت سے اور کابینہ سے یہ ریکویسٹ کروں گا، خاص کر فنانس منسٹر سے کہ وہ اس میں اپنی محنت کریں، اتنے سال بعد نیشنل فنانس کمیشن کا Award ضرور ہونا چاہیئے۔ یہاں پر جو بھی گلے آتے ہیں، اپوزیشن کی طرف سے یا ٹریژری ممبرز کی طرف سے، کہ ہمارے صوبے کا جو شیئر ہے وہ ہمیں صحیح طریقے سے نہیں مل رہا ہے، اس کی وجہ دراصل یہی ہے کہ فاٹا ضم ہو چکا ہے، یہاں کی آبادی بڑھ چکی ہے، یہاں پر Ground reality change ہو چکی ہے لیکن "نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ" وہی کا وہی ہے، اس کے اندر ہمیں ضرور کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ Award ہو، دو تین چیزیں صرف جو اچھی ہیں، میرے خیال میں وہ بھی Highlight کرنی چاہئیں۔ ایک تو ایک کھرب روپے کا جو یہ ریکارڈ بجٹ ہے یہ بھی ایک کارنامہ ہے، میرے خیال میں اچھی بات ہے، اس پر بھی عمل درآمد ہو، دوسرا جو Development Outlay ہے، خاص کر ایجوکیشن اور ہیلتھ کا سب سے بڑا حصہ ہے، یہ اس بجٹ کا ایک Positive aspect ہے، میں یہاں پر KPPRA کی تعریف ضرور کرنا چاہوں گا، دونوں اس سے پہلے طاہر اورکزئی صاحب تھے، ابھی ہمارے دوسرے دوست یہاں پر آ گئے ہیں، فیاض علی شاہ صاحب، اور دونوں نے بہت اچھا کام کیا ہے، پچاس ارب روپے تک انہوں نے اس سال یہ Projected ہے کہ جب یہ Books close ہوں گی تو پچاس ارب ریونیو انہوں نے Collect کیا ہے، یہ ایک بہت زبردست ان کی Performance ہے، اگلے سال کا انہوں نے پچہتر (75) ارب روپے کا ٹارگٹ رکھا ہے، یہ ایک Flagship اور ایک اچھی سٹوری ہے، اس حکومت کی اور اس ٹرم کی ہے۔ گورنمنٹ ایمپلائز کو Last year کوئی ریلیف نہیں ملا تھا، اس سال میں خوش ہوں کہ ان کو دس پرسنٹ تنخواہوں میں Increase مل گیا ہے، باقی الاؤنسز میں بھی مل گئے ہیں لیکن میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ جو ہر سال Traditionally فنانس ڈیپارٹمنٹ کو جو بونس ملتا ہے، بجٹ کے تیار کرنے کے حوالے سے، اسی طرح یہاں پر ہماری صوبائی اسمبلی کا جو سیکرٹریٹ ہے، اس کے اندر جو لوگ کام کرتے ہیں، دن رات وہ بجٹ

سیشن کے اندر Facilitate کرتے ہیں، کام کرتے ہیں، میری ریکویسٹ یہی ہوگی کہ تین مہینوں کا یا جو بھی ہے وہ ان کو ضرور بونس اس دفعہ اناؤنس کریں، ان کو ضرور دیں۔ جناب سپیکر، جو Food basket کی بات کی گئی ہے، اس سے Inflation میں کمی آئے گی، میں ضرور اس کی تعریف کروں گا، میں نے گھنٹی دیکھ لی کہ آپ نے اٹھالی ہے لیکن میں دو تین منٹ اور لوں گا، میں نے پہلے سے آپ کو ریکویسٹ کی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، پنشن، سیلریز اور الاؤنسز کے بارے میں جو ریفارمز ہیں، میں تیمور جھگڑا صاحب کو اس پر سپورٹ کرتا ہوں کہ اس وقت بہت زیادہ پیسہ ہمارا جا رہا ہے اس طرف، تو یہ جو Contributory ایک سسٹم بنانے میں یہ مصروف ہیں، ہمیں اس کو سپورٹ کرنا چاہیئے کیونکہ آنے والے سالوں میں ہمارے پاس ڈیویلپمنٹ بجٹ نہیں رہے گا، ہم صرف تنخواہیں اور پنشن دیتے رہ جائیں گے، اس پر سیریس سوچنا چاہیئے، حکومت کو سپورٹ کرنا چاہیئے، اگر اپوزیشن کے جو دوست ہیں، ان کو بھی سپورٹ کرنا چاہیئے۔ جو ٹیکس ریلیف مختلف مدوں میں دیا گیا ہے، اس سے بھی فائدہ ہوگا۔ سر، چیلنجز ہیں، اس طرح نہیں ہے کہ چیلنجز نہیں ہیں، ریونیو ٹارگٹ پورا کرنا ایک بہت مشکل کام ہوگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلطان خان، Windup کیونکہ لسٹ لمبی ہے۔

جناب سلطان محمد خان: سر، میں دو منٹ میں Windup کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دو منٹ لے لیں۔

جناب سلطان محمد خان: سر، ریونیو ٹارگٹ میں ٹھیک ہے وہ چیلنج ہوگا، اس سال ہم نے اے ڈی پی میں جو Annual Development Program تقریباً اس میں جو خرچ کئے ہیں، یہ سسٹم ٹھیک ہونے چاہیئے، جو ہمارا Approval process ہے، اچھی بات ہے کہ First working day سے سارا Full release ہوگا، اچھی بات ہے لیکن اس کے علاوہ بھی یہ Approval کا Process اور Tendering کا Process یہ سارا نظام تھوڑا سا اس میں Speedup آنی چاہیئے تاکہ یہ سارے پراجیکٹس Complete ہوں۔ میں آخری دو باتیں ضرور اس ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ سر، یہ جو چارسدہ کے حوالے سے دو تین باتیں ہیں، یہاں پر ایک آنریبل خاتون ایم پی صاحبہ نے، حمیرا خاتون صاحبہ نے Point out کیا، میں وزیراعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ دو سال پہلے انہوں نے میری ریکویسٹ پر چارسدہ میں میڈیکل کالج اے ڈی پی میں رکھوایا ہے۔ اس کے علاوہ میری ریکویسٹ پر چارسدہ میں دو Flyovers اور میری ریکویسٹ پر چارسدہ میں وزیراعلیٰ صاحب نے ایک ایریگیشن کا 1.3

ارب روپے کا ایک پراجیکٹ رکھوایا، یہ کہنے میں مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ وہ سارے پراجیکٹس اس اے ڈی پی میں شامل ہیں، ان شاء اللہ چارسدہ کے عوام کے ساتھ میرا اور جو دیگر ہمارے یہاں پر جو Representatives ہیں، یہ وعدہ ہے کہ ان شاء اللہ یہ پراجیکٹ جو میگا پراجیکٹ ہیں، وہ ہم ضرور چارسدہ میں Ground پر لیکر جائیں گے، اس سے چارسدہ کو فائدہ ہوگا۔ آخری بات میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہاں پر ہر ایک ممبر، یہ بہت Important بات ہے، ہر ایک ممبر یہاں پر بہت محنت کرتا ہے، تنخواہوں کے بارے میں یہاں پر ایمپلائز کے بارے میں اور دیگر شعبوں کے بارے میں بات ہوتی رہتی ہے، میں یہ کہوں گا کہ ہم ممبرز جو ہیں، یہاں پر نہ ہماری تنخواہ پر کوئی بات ہوتی ہے، میں مذاقاً ایک بات کرتا ہوں، میرے بڑے اچھے دوست ہیں، یہ بیوروکریٹس جو افسران یہاں پر بیٹھے ہیں، ان کے ساتھ ہمیشہ جب بیٹھتا ہوں تو میں ان سے ایک بات کرتا ہوں کہ آپ لوگ ایک امتحان پاس کرکے آتے ہیں، بڑے قابل ترین لوگ ہوتے ہیں کیونکہ بہت بڑا امتحان ہوتا ہے، سی ایس ایس کا امتحان ہوتا ہے یا پی ایم ایس کا ہوتا ہے یا پبلک سروس کمیشن کا ہوتا ہے، میں ان سے کہتا ہوں کہ ہمارا تو امتحان روزانہ ہوتا ہے، چھوٹا سا ٹیسٹ ہم روزانہ پاس کرتے ہیں، اس کے بعد ہمارا ایک Final exam ہر پانچ سال بعد آتا ہے، وہ امتحان ہر پانچ سال بعد ہم اس میں پیش ہوتے ہیں، ہم اس میں فیل ہو جاتے ہیں یا ہم اس میں پاس ہو جاتے ہیں جناب سپیکر، ایک صوبائی اسمبلی کے ممبر کا جو کام ہے، وہ بڑا Important ہے، بڑی محنت کرنا پڑتی ہے لیکن ہم اپنی تنخواہوں کے بارے میں کوئی بات ہی نہیں کرتے، ہم اسی طرح سے گزارہ چلاتے رہیں گے۔ میں آخری ایک بات کرنا چاہتا ہوں، ممبرز یہاں پر صوبے کے لئے بات کرتے ہیں، اپنے ضلع کے لئے، اپنے حلقے کے لئے بات کرتے ہیں اور کرنی چاہیئے لیکن جو کل سے میں سن رہا تھا کہ مثلاً میرا ضلع چارسدہ ہے، وہاں زمینداری اچھی ہوگی تو وہاں پر صوبے کے لئے جو Food products ہیں وہ ملیں گے، کرک جو ہے، آئل اینڈ گیس میں وہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سلطان خان، بہت ٹائم ہو گیا۔

<u>جناب سلطان محمد خان:</u> سر، آخری بات، مجھے سر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیونکہ بہت لمبی لسٹ ہے۔

<u>جناب سلطان محمد خان:</u> سر، ختم کرتا ہوں، آخری بات ہو گی۔ کرک میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پورے ہفتے میں ہم نہیں ختم کر سکتے۔

جناب سلطان محمد خان: سر، ایک Sentence میں میں ختم کرتا ہوں، آئل اینڈ گیس میں اگر کر ک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دس منٹ تک ہر ممبر اپنے آپ کو محدود رکھے۔

جناب سلطان محمد خان: ہری پور، اگر وہ ہمیں پانی اور بجلی دیتے ہیں، جو چیلنجز ہمارے بارڈر پر جو افغانستان میں آج سیچویشن ہے اور Geopolitical چیلنجز ہمارے اوپر آرہے ہیں، ہم نے اپنے ضلع کا بھی سوچنا ہے، ہم نے اپنے صوبے کا بھی سوچنا ہے، ہم نے بطور پاکستانی بھی سوچنا ہے، یہ سارے Resources اکٹھے ہو کر اگر ہم متحد ہوں تو ان شاء اللہ اس ملک کو ترقی کی راہ پر لے کر جائیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

جناب سلطان محمد خان: اس میں سب سے بڑا جو Leading role ہوگا، اس پارلیمنٹ کا ہوگا، کسی اور ادارے کا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کر کے واپس تشریف لے آئے)

Mr. Speaker: Thank you very much.
Mr. Sultan Muhammad Khan: Thank you.

جناب سپیکر: عنایت خان صاحب بات کرنا چاہتے ہیں، جی عنایت خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہمارے واک آؤٹ کے دوران یہ Understanding بنی کہ یہ جو بابک صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، ہم دو تین بندے اس پہ دو دو منٹ بات کریں گے، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، میں اپنے Colleagues کو اندر بتا رہا تھا کہ جب ہم کشمیر کے حوالے سے ٹویٹ کرتے ہیں تو ہمیں نیچے لکھا جاتا ہے کہ آپ کشمیر پر تو بات کرتے ہیں لیکن خیبر پختونخوا کے اندر جو لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے، اس پہ بات نہیں کرتے ہیں، جب ہمارے اپنے ملک کے اندر Human rights violation ہوتی ہے، ہمارے لوگ جو ہیں وہ شہید ہوتے ہیں، چوبیس، پچیس پچیس دن لاش کو ایک جگہ رکھا جاتا ہے، حکومت اور ہمارے مقتدر ادارے وہاں جا کر اس مسئلے کو حل نہیں کرتے، Then we lose legitimacy on our international issues، لوگ پھر ہمیں کہتے ہیں کہ آپ کس منہ سے اس پہ بات کرتے ہیں؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جو بابک صاحب نے مسئلہ اٹھایا ہے، بڑا Important ہے، ابھی بھی ایک خبر آئی ہے، سوشل میڈیا پر تصویریں بھی چل رہی ہیں کہ ایک نوجوان اس مظاہرے میں شہید بھی ہو گیا ہے، پولیس کی لاٹھی چارج یا شیلنگ کے نتیجے میں یا

Encounter کے نتیجے میں شہید ہو گئے ہیں، وہ لوگ اسلام آباد کی طرف جا رہے ہیں، اس سے پہلے بھی تین چار نوجوان جو تھے، جو Under age تھے، جو Fifteen year سے نیچے تھے، وہ شہید ہو گئے، اسلئے ہم حکومت سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ حکومت چونکہ خیبر پختونخوا کا مسئلہ ہے، خیبر پختونخوا حکومت اسکو سنجیدگی سے لے، اس مسئلے کو حل کرے، یہ نامناسب ہے کہ ایک لاش چوبیس دن تک مسلسل پڑی رہے، آپ اس کا مسئلہ اور اس کا حل نہ نکالیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ نے مجھے اس پہ موقع دیا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، جناب سپیکر صاحب، مونږ واک آؤټ هم اوکړو او بیا د حکومت دا وفد راغلو مونږه ئے هاؤس ته راوستو۔ جناب سپیکر، زما دا خیال دے چې دا بجټ ډیر زیات اهم دے خو چې دا څه زمونږه صوبه کښې روان دی او د پښتنو دې Belt کښې څه روان دی، زما دا خیال دے چې د دې هاؤس د طرف نه چې کوم Response دے هغه ډیر زیات مایوس کن دے۔ جناب سپیکر، مونږ به دې ته سوچ کوؤ چې دا دومره اولس چې راپاڅیدو او بیا د جانی خیل چې کومه علاقه ده، په هغې باندې خو اوس ماشومان هم پوهیږی چې شمالی وزیرستان، جنوبی وزیرستان، بنوں ضلع ده، بیا لکی مروت دے، دا هغه جانی خیلو نه لار افغانستان ته تلې ده، مونږ ئے ټول په دې رنړو سترګو وینو چې هغلته Good او Bad recruitments روان دی، په جانی خیل کښې هر کور کښې په هر دوئم کور کښې هلته Recruitment اوشو، هغه خلق په جار دا خبره کوی چې دلته بدامنی ده، دلته د بدامنئ اډې دی، دلته خلق بد امنی پهیلاوئ، دلته د ورځې په رنړا خلق اولی، سوال دا پیدا کیږی چې دا Territory د پاکستان د ریاست ده؟ دا جواب هغه خلق غواړی، سوال دا دے چې دې خلقو ته تحفظ ورکول د ریاست ذمه داری ده؟ دا پښتانه جواب غواړی، بیا کیږی څه؟ پرون دلته زما یو وزیر ورور خبره کوی چې زه طالبانو ته دعاکوم، ته ورله ختم هم اوکړه، زمونږ د هغوی د ذات سره جهګړا نشته خو جهګړا دا ده چې نامه د شریعت اخلی، نعره تکبیر الله اکبر وائی، بیګناه خلق وژنی، جناب سپیکر، د جانی خیل د خلقو د دې حکومت نه، د دې ریاست نه مطالبه ده چې هغوی احتجاج نه کوی نو هغوی څه اوکړی؟ دا حکومت دې ورته اووائی چې څلیریشت

ورځې دوئ يو ځائې کښې ناست وی، ځليريشت ورځې با اختياره خلق ورله نه ځی، په کومه خبره د هغوی يقين کيږی، هغه خبره ورته نه کيږی نو آيا دا د رياست باشنده ګان نه دی؟ هغوی څه اوکړی؟ زه بله خبره کوم، تاسو اوګورئ چې طالبانو صاحبانو خط ليکلے دے، په وزيرستان کښې، زه به اجازت غواړم چې دا خط به او دلته به د انتيلی جنس خلق هم ناست وی، دوئ دې له تګرا دی چې دا سياسی خلق ملاؤ شو، يو بل ته څه اوويئ خو دا ځيزونه نه وينی، هغه خط دا دے چې هغوی تنبيه ورکړې ده، تنبيه زه يو منټ کښې وايم، بيا د بجټ سپيچز دی، دا خط چې دے دا تحريک طالبان پاکستان اسلامی امارت وزيرستان د طرف نه په 22 جون باندې شائع شوے دے، دے وائی، دا تنبيه ده، بحيثيت امير طالبان شمالی وزيرستان کے عوام الناس کو بالعموم اور دوسرے ضلعوں سے تعلق رکھنے والے سرکاری یا غیر سرکاری ملازمت کرنے والی خواتین کو بالخصوص انتہائی سختی سے متنبہ کرتے ہیں کہ وہ وزیرستان کی سرزمین پر انگریزاوراس کے کارندوں کے لئے نوکری کرنے سے باز آجائیں ورنہ انجام سب کو معلوم ہے، ہماری بار بار تنبیہ کے باوجود بنوں یادیگر اضلاع کی خواتین سرکار کے نام یااین جی اوز کے ساتھ عوامی بہبود کے نام پر بے حیائی پھیلانے میں مصروف عمل ہیں، ان پر ہماری کڑی نظر ہے، ان شاء اللہ بہت جلد اپنے انجام کو پہنچادیں گے۔ کیا یہ خواتین اپنا آخری انجام سزائے قتل بھول گئیں کہ جس طرح اپنے گاؤں میں این جی اوز سے تعلق رکھنے والی بنوں کی چار لڑکیاں قتل کی گئیں لیکن اس کے باوجود بھی اگر کوئی غیر مقامی خاتون وزیرستان میں نوکری کرنا چاہتی ہے، چاہے وہ کسی سرکاری محکمے کے لئے ہو یاپولیو کے لئے ہو، آنے والے دسویں، بارہویں کے امتحان کی نوکری ہو یا این جی اوز کے لئے ڈیوٹی کرنی ہو، آج بھی بنوں وزیر قبیلے کی دو لڑکیاں پولیو اور خوراک کی این جی اوز میں کام کرتی وزیرستان میں گھومتی نظر آرہی ہیں۔ میں نے کل بھی اسی ہاؤس میں پوچھا تھا کہ پولیو کے قطرے پلانا حرام ہے، صرف پختون بچوں اور بچیوں کے لئے، اگر امن کے لئے بات کرنا حرام ہے، صرف ہمارے لئے، اب پھر کہیں گے کہ Anti-state statement دیتے ہیں، دیں گے، یہ Anti state statement نہیں ہے، یہ Anti-establishment stance ہے، کھلے عام کہیں گے، بار بار کہیں گے۔ جناب سپیکر، اب آپ خود سوچیں کہ میرے صوبے کے ہزراوں لوگ اپنے Coffin کو، اپنے جنازے کو اٹھا کر اسلام آباد اسی لئے جا رہے ہیں تاکہ دنیا کی ہیومن رائٹس تنظیمیں وہ جان سکیں کہ ہمارے ساتھ کیا ہورہا ہے؟ جناب سپیکر، کل

آپ جائیں، بونیر میں تین لوگوں کو پولیس نے مار دیا ہے، میں شاباش دیتا ہوں لیکن ان حالات کا ادراک کس نے کرنا ہے؟ ہم نے نہیں کرنا، ہم یہاں سکولوں پہ لڑیں گے، روڈز پہ لڑیں گے، بجٹ پہ یہاں لڑیں گے لیکن یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ میں آج سننا چاہتا ہوں سینیئر منسٹر کو کہ وہ کیا فرما رہے ہیں؟ جانی خیل کے جو عوام ہیں، وہ آپ کے صوبے کے باشندے نہیں ہیں؟ وہ اگر غلط بھی ہیں تو ان کے پاس جائیں، گورنر جائیں، وزیر اعلیٰ جائیں، چیف سیکرٹری جائیں۔ ----

جناب سپیکر: بابک صاحب، Windup کر لیں، پلیز۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، مجھے احساس ہے کہ یہاں پہ-----

جناب سپیکر: دیکھیں، سب ہاتھ کھڑے کر رہے ہیں، بجٹ چھوڑیں تو پھر آپ سب کو میں موقع دے دیتا ہوں۔

جناب سردار حسین: نہیں، میں Windup کرتا ہوں-----

(شور)

جناب سپیکر: یہ چیزیں بجٹ میں نہیں ہیں، بس کریں، بابک صاحب، باقی کوئی نہیں کرے گا۔

(شور)

جناب سردار حسین: اور کوئی نہیں کرے گا، کوئی نہیں کرے گا-----

جناب سپیکر: ابھی پچاس لوگ رہتے ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میں یہی استدعا کرتا ہوں کہ آپ وہاں پہ جائیں، شمالی وزیرستان میں، جنوبی وزیرستان میں، ڈی پی او سے پوچھیں، ڈپٹی کمشنر سے پوچھیں، تحصیلدار سے پوچھیں، یہ عوامی نمائندے یہاں پہ بیٹھے ہیں ایکس فاٹا کے، جس پارٹی سے بھی ان کا تعلق ہے، ان کو بولنا چاہیئے، یہ اگر اپنی قوم کے لئے نہیں بولیں گے تو کس کے لئے بولیں گے؟ جناب سپیکر، ہم اپنی قوم کے لئے اگر پانی کا مطالبہ کرتے ہیں، سکول کا مطالبہ کرتے ہیں تو ان کی زندگی کا مطالبہ کیوں نہیں کرتے؟ یہ بڑا سیریس ایشو ہے، میں چاہوں گا کہ یہاں سے سینیئر منسٹر حکومت کو Directive دیں کہ پولیس وہاں کیوں شیلنگ کرتی ہے؟ ایک بچہ وہاں پر ابھی مار دیا، وہاں پہ ساری دنیا دیکھ رہی ہے کہ پولیس خود اپنی وین کو آگ لگا رہی ہے، ویڈیو موجود ہے، اس سے نمبر پلیٹ ہٹا کر، یہ پولیس کس کے کہنے پہ یہ کام کر رہی ہے؟ جناب سپیکر، میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں، حکومت مہربانی کرے، حکومت بہت اچھی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ

سوسائٹی ہے، یہ ایک Initiative ہے لیکن اپنے عوام کی ہم نمائندگی کرتے ہیں، آپ اٹھیں، بات کریں، ان کے پاس جائیں، جرگہ لے جائیں، کور کمانڈر کو ساتھ لے جائیں، اس فیصلے کا اختیار آپ کے پاس نہیں ہے، مجھے پتہ ہے، ان کو ہم ذمہ دار نہیں کہتے، ہمارے وقت میں بھی اس طرح تھا لیکن ہم کھڑے تھے، ایک Political will تھی، کون کہہ سکتا ہے کہ ہم اپنے عوام سے پیچھے تھے؟ اس وقت بھی ہمارا اختیار نہیں تھا، جو لوگ اس وقت یہ کام کر رہے تھے، اب بھی وہی لوگ یہ کام کر رہے ہیں لیکن ہم اپنے عوام کے ساتھ ڈنکے کی چوٹ پہ کھڑے تھے، اسی لئے ہماری لاشیں گریں، اسی لئے ہمارے بڑے بڑے پارلیمنٹرینز کو شہید کیا گیا، اسی لئے ہمارے بڑے بڑے آفیسرز کو شہید کیا گیا، ہماری ان دہشتگردوں کے ساتھ کونسی ذاتی دشمنی ہے؟ آج بھی ہمیں نہیں چھوڑ رہے ہیں، یہ بہادر خان سے پوچھیں، یہاں پہ بیٹھے ہیں، ہم اس کے ضلع میں پختونخوا کا جشن منا رہے تھے، ہم نے ایک جلسے سے چھیاسٹھ لاشیں اٹھائی ہیں، جناب سپیکر، کونسا جرم ہم نے کیا تھا؟ ہم سارے پختون ہیں، یہ ہمارا صوبہ ہے، یہاں امن لانا ضروری ہے، یہ آپ پوچھیں کہ یہاں سارا کچھ حرام ہے، یہاں میری مسجد بھی حرام ہے، مسجدوں میں بھی دھماکے ہوتے ہیں، یہاں میری نماز جنازہ بھی حرام ہے، یہاں نماز جنازہ میں دھماکے ہوتے ہیں، یہاں میرا اسکول بھی حرام ہے، پنجاب میں تو سب کچھ حلال ہے، کیا کچھ ہو رہا ہے، کیا کچھ نہیں ہو رہا ہے؟ میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمیں اسمبلی میں بیٹھنا نہیں چاہیئے، ہمیں اپنی زندگی چاہیئے (تالیاں) آپ اٹھیں، باجوڑ میں دیکھیں، کرم میں دیکھیں، نئے سرے سے یہ جو آگ لگائی گئی ہے جناب سپیکر ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: Windup کرتا ہوں، مساجد میں اسلام کے نام پہ چندے ہو رہے ہیں، شریعت کے نام پہ چندے ہو رہے ہیں، مذہب کو بدنام کیا جا رہا ہے، ملک کو بدنام کیا جا رہا ہے، پختونوں کو تباہ کیا جا رہا ہے، جناب سپیکر، ہر جماعت نے کھل کر اس پہ بات کرنی ہے، یہ مسئلہ اے این پی کا نہیں ہے، یہ مسئلہ اس سارے ملک کا ہے، اگر اس طرح کے حالات رہے تو کوئی امن سے نہیں رہے گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو، رپورٹ آ گئی ہے۔ جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، یہ آج کا جو واقعہ ہے، بالکل افسوسناک ہے، ہمیں اس پہ دکھ بھی ہے، تکلیف بھی ہے کیونکہ تین جگہوں پر اس وقت انہوں نے دھرنا دیا ہوا ہے تھا، ایک جانی خیل مروت کینال ہے، ایک بکہ خیل ہے، ایک ٹوچی پل، یہ تقریباً کوئی چار ہزار کے قریب لوگ وہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں الگ الگ گروپ کی شکل میں، یہ جو واقعہ ہوا، یہ مروت کینال کے پاس، یہ لوگ اسلام آباد جانا چاہتے تھے، اب ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے پاس اسلحہ بھی ہوگا کیونکہ فائرنگ بھی ہوئی ہے، ٹکراؤ بھی ہوا ہے، اگر لاء اینڈ آرڈر کی Responsibility پولیس کے پاس ہے، ظاہر ہے انہوں نے روک لیا ہوگا اور جو اطلاعات ہیں، اس میں جو میریانی وہاں پہ جو تھانہ ہے، اسکی موبائل انہوں نے جلائی ہے، پولیس کو انہوں نے زخمی کیا ہے، اگر پولیس تشدد کرتی تو پھر عوام زخمی ہوتے، اب تک ایسی کوئی اطلاعات نہیں آئی ہیں، میں نے وہاں سے پوری انفارمیشن لے لیں، انہوں نے کہا کہ عام لوگوں میں کوئی زخمی نہیں ہے، اسکا مطلب ہے کہ وہ لوگ زبردستی کرنا چاہتے تھے۔ اسکے علاوہ میں اپنے بھائی سے گزارش کروں گا کہ کچھ عرصے بعد، آپ کو پتہ ہے کہ پہلے ہمارے منسٹرز صاحبان بھی گئے، چار منسٹرز گئے، ان سے بات کی، وزیر اعلیٰ صاحب گئے، دو ارب روپے کا پیکیج دیا، ایک چیز جو Verbally ان کیساتھ Commit ہوئی تھی، وہ یہ کہ آئندہ آپ احتجاج کریں لیکن لاشوں کو سڑکوں پر نہ رکھیں کیونکہ یہ نہ اسلام میں ہے، نہ ہماری روایات میں ہے، آج بھی اگر آپ دیکھیں، بیس دن سے وہ لاش سڑک پہ رکھے ہوئے ہیں، یہ لاش کی بے حرمتی ہورہی ہے، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، میرا پختون ہونا اور نہ ہونا، مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے، (شور) میرے بھائی، صرف باتیں کرنے سے پختون نہیں بن سکتا، آپ مجھے یہ طعنہ نہ دیں کہ آپ پختون ہیں، جاکر دیکھ لیں۔۔۔

جناب سردار حسین: خلق دا جواب ورکوی، ته حکومت ئې۔

(شور)

وزیر محنت وافرادی قوت: میں بالکل یہ جواب دے رہا ہوں، میں حکومت ہوں لیکن آپ کی مرضی پہ نہیں چل سکتا، آپ چاہتے ہیں کہ میں دوبارہ وہ دور واپس لوٹادوں جس میں لاشیں اٹھائی جاتی تھیں، جس میں یہ صوبہ خون خون ہورہا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، پلیز مہربانی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: پلیز، اس طرح باتیں نہ کریں، ہم چاہتے ہیں کہ امن قائم ہو، ہم چاہتے ہیں کہ ہر صورت میں امن قائم ہو، ہماری First priority ہے کہ لوگوں کو تحفظ ملے، امن آئے، لاشوں کو

سڑکوں پہ رکھنا، یہ اسلام میں نہیں ہے، یہ کہتے ہیں کہ مساجد میں چندہ ہو رہا ہے، پختون اس سے بدنام ہو رہے ہیں، مولوی صاحبان آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں، وہ کیوں خاموش ہیں؟ وہ بتائیں کہ چندہ مسجد کے اندر کیا حرام ہے؟ یہ ہماری ذمہ داری تو نہیں ہے کہ ہم اس کا جواب دیں، مولوی صاحبان بیٹھے ہیں، یہاں پہ لطف الرحمان صاحب آج نہیں ہیں، وہ کل آئیں گے تو میں ان سے مطالبہ کروں گا کہ وہ اس کا جواب دیں، واقعی اس سے پختون روایات Damage ہو رہی ہیں، پختون روایات ایسی نہیں ہیں کہ ہر چیز پہ Damage ہو جائیں، یہ ایک مضبوط کلچر ہے، ہر کلچر مضبوط ہوتا ہے، ہر قوم کا اپنا کلچر ہوتا ہے، باتوں سے نہ کلچر بنتا ہے نہ بگڑتا ہے، میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں، ہم کوئی ایسی حرکت نہیں کرنا چاہتے جس سے ہمارے صوبے کے اندر امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو، یہ اشتعال دلانا اور جذباتی تقاریر کرنا، یہ تو ماضی میں ہم نے دیکھا، اس کا حشر کیا ہوا؟ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں یہی ہوا، ہم ڈنکے کی چوٹ پہ کھڑے ہیں، ہم یہاں کھڑے ہیں، وہاں کھڑے ہیں، یہ لاشیں گرتی رہیں، اپنے لوگ بھی چلے گئے، ہم لاشیں گرانا نہیں چاہتے، نہ لاشوں پہ سیاست کرنا چاہتے ہیں، ہم ان سے ریکویسٹ کریں گے، Again request کریں گے کہ جو مطالبات ہیں، جہاں ترقیاتی مسئلہ ہے، آپ بتائیں کہ ہمارا شاہ محمد وہاں کا منسٹر ہے، وہاں کا ایم پی اے ہے، دوارب کے پیکیج سے وہ خود دستبردار ہوا ہے، وہ کہتا ہے کہ آپ خود فیصلہ کریں، یہ دوارب کے پیکیج میں آپ خود سکیمیں دیں، اگر ان کی آپس میں نہیں بن رہی، میں بابک صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ جائیں، ان کو منائیں، ہم نے تو پیکیج دے دیا ہے، اب اگر ہماری ضرورت ہے تو ہم پھر بھی حاضر ہیں، سارے منسٹر جانے کو تیار ہیں، وہ ہماری قوم ہیں، ہمارے لوگ ہیں، ہمارے پختون بھائی ہیں لیکن آپ بتائیں کہ اگر ان کے اپنے اندر سیاست ہے، اگر وہ آپس میں نہیں بیٹھ رہے تو یہ بہت بڑا ایشو ہے، اس پہ میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہ ایسا نہیں ہے کہ ہم الگ ہیں آپ الگ ہیں، ہم ایک ہی لوگ ہیں، ایک ہی صوبے کے لوگ ہیں، اگر امن ہو گا تو آپ بھی امن سے ہونگے، اگر امن خراب ہو گا تو یہاں منسٹر پہلے دو دو، تین تین سیکورٹی گاڑیوں میں پھیرتے رہے، آج کسی منسٹر کو یہ فکر نہیں ہے، کسی ایم پی اے کو کہ جی اس کے پیچھے سیکورٹی کی لائنیں لگی ہوں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، اگر ماحول کو بہتر کرنا ہے، حالات کو بہتر کرنا ہے، اس پہ گورنمنٹ اور اپوزیشن ایک ہی ہوتی ہے، کوئی ہم باہر سے لوگ نہیں آئے ہوئے ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کرونگا کہ اس میں ہمارے ساتھ تعاون کریں، میں تعاون کی اپیل کرتا ہوں، بجائے اس کے کہ ہم صرف ایک دوسرے کو طعنہ دیں، مسئلہ ہمارا ایک ہی

ہے، آج ہم یہاں پہ، کل یہ حکومت میں ہونگے، اس سے پہلے یہ حکومت میں تھے، میرے خیال سے وہ ایشوز جن سے امن وامان کا خطرہ ہو جناب سپیکر، صوبے کے ماحول کو خطرہ ہو، ہم نے وہ حالات بھی دیکھے ہیں کہ یہاں پہ صرف بارود کی بو آتی تھی، دھماکے ہوتے تھے، اس سے کیا ہوا؟ صوبہ بہت پیچھے چلا گیا، اب اللہ کے فضل سے صوبہ واپس اپنے Track پر آ رہا ہے، وہ تمام لوگ جو بھاگ چکے تھے، جو Investment لے جا چکے تھے، وہ واپس آ رہے ہیں، اعتماد بحال ہوا ہے، یہ ہم سب کی بھی قربانیاں ہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں، ہم سب نے قربانیاں دی ہیں، اس صوبے کے عوام نے دی ہیں، پولیس نے دی ہیں، فورسز نے دی ہیں، اس کے نتیجے میں اگر ماحول بہتر ہوا ہے، ایک جگہ سے ماحول خراب ہونے کی کوشش ہو رہی ہے جناب سپیکر، میں اپیل کرونگا کہ اس میں ہمارے ساتھ تعاون کریں، ہم مل کر ان حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>:: جناب خوشدل خان۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب، میں ایک بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس پلیز، دیکھیں، یہ سارے آپ ہی کے لوگ ہیں، پھر مجھ سے اپوزیشن کا کوئی گلہ نہیں کریگا، کل آخری دن ہے، جو کل چھ بجے تک ہو گیا، وہ ہو جایگا اور جو رہ گیا وہ رہ جائیں گے۔ جی خوشدل خان!

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ چونکہ اس معاملے پر ہمارے بابک صاحب نے بھی کافی طویل بات کی، میرے دوست نے بھی جواب دے دیا، میں حکومت کو ایک Suggestion دے رہا ہوں، یہ واقعات تو ہوتے رہتے ہیں لیکن میری یہ Suggestion ہے کہ وہاں پر ڈی سی بھی موجود ہے، ڈی پی او بھی موجود ہے اور آرمی کا جو کمانڈر ہوتا ہے، میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ ان کو بلا کر اسمبلی میں ہمیں In camera briefing دے دیں، یہ ہمیں بتادیں کہ اب تک کتنی اموات ہوئی ہیں، کتنی قتل و غارت ہوئی ہے؟ ان کی آیف آئی آرز کاٹی گئی ہیں، ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں، ان میں کتنی Progress ہوئی ہے؟ تاکہ ہمیں بھی پتہ چل جائے کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ یہ میری ایک Suggestion ہے کہ In camera briefing ہمیں دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ جی ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>جناب منور خان</u>: جناب سپیکر، ایک منٹ۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب، دیکھیں، بجٹ ادھر ہی رہ جائیگا، آپ لوگ تو اپنی تقریریں کر چکے ہیں، آپ بجٹ پہ کریں، اگر آپ ایسا کرینگے تو میں Sitting adjourn کر دونگا، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، بجٹ میں کوئی دوسرا بزنس نہیں ہوتا، Even then اس کی Importance کو دیکھ کر میں نے Allow کر دیا، اب اگر آپ سارے اس طرح کرتے رہیں گے تو پھر تو کچھ نہیں رہتا۔ منور خان صاحب، پلیز مہربانی کریں، اس کی میں اجازت نہیں دونگا، منسٹر نے جواب دیا ہے، اس سے کچھ جواب بھی لینا تھا، Please there is no time. جی ثوبیہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میں فنانس منسٹر کو Appreciate کرتی ہوں کہ جس نے اتنے آسان الفاظ میں اس دفعہ جو روایات ہیں، ان کو Change کرکے اور بہت ہی خوبصورت طریقے سے یہ بجٹ کا جو سپیچ ہے وہ تیار کی تھی، عوام کے لئے، اس ہاؤس کے لئے پیش کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس کے لئے میں ایک شعر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بجٹ کے Get-up کے بارے میں بات کر رہی ہیں یا دوسری؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: شوق پرواز کار کھتے ہو تو شاہین بنو
ورنہ کوے بھی ہواؤں میں اڑا کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: واہ جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، (قہقہہ) جناب سپیکر، اس میں جو ترقیاتی بجٹ کے فگرز بتائے ہیں، جناب سپیکر صاحب، وہ بجٹ تقریر میں 371، اے ڈی پی میں 316 ارب اور وائٹ پیپر میں 351 ہے، بجائے ان تصویروں کے، اس پہ آپ ذرا غور کریں، ہمیں ٹھیک فگرز اور تینوں میں تو بڑا اچھا فرق ہے۔ دوسرا، میں زیادہ ٹائم نہیں لونگی کیونکہ دس منٹ ہیں، اس بجٹ میں Throw forward، دس منٹ میں آپ کو میں یہ دس جو مسئلے ہیں چن چن کر بتادیتی ہوں۔ Throw forward جو ہے وہ 974 بلین ہے جبکہ بجٹ جو ہے، وہ بنایا ہوا ہے 1118 ارب کا، یہ Throw forward ابھی ہمیں سمجھ نہیں آ رہی ہے کیونکہ بجٹ سپیچ میں فنانس منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ یہ ایک بہت اچھا اور زبردست اور First time اس طرح بجٹ آیا ہے، جو نظر بھی آ رہا ہے کہ Throw forward اتنا آ رہا ہے، ایک 1118 میں کس طرح یہ بجٹ Complete ہوگا؟ جو ایک سوال بن کر رہ گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، دوسرا جو فاٹا کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے 34.7 بلین کا، جو این ایف سی سے آئے گا، تینوں صوبوں

کو Last three years میں ابھی تک این ایف سی Three percent جو ہے کسی صوبے کو نہیں دیا تو کیا یہ ایک اور ڈرامہ فاٹا کے ساتھ ہو رہا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ کوئی کام Complete نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترقیاتی کام ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب، تین نمبر پر لوکل گورنمنٹ ہے، اس سے پچھلی گورنمنٹ میں Thirty percent ہر ضلع کو دیئے جاتے تھے، اس دفعہ کاٹ کر Twenty percent کر دیئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، چار نمبر پر گلیات کا غان، ان ہوٹلوں پہ ٹیکس لگایا گیا ہے جبکہ بتا رہے ہیں کہ ہم اس دفعہ سیر و تفریح اور سیاحت کو فروغ دینگے، یہ کہاں کا انصاف ہے؟ NHP کا 2018ء تک 19 بلین، جو ان کا 36 بلین قرضہ تھا، 19 بلین اس میں ادا ہو چکا تھا لیکن 19 بلین میں جو 2021ء میں 21 بلین کے بقایاجات ہیں، وہ Last year سے ان کی ادائیگی Zero ہے، اس دفعہ اس کے 29 بلین آرہے ہیں جو کہ ہم آئندہ دینگے، ہمیں Sixty seven percent ان پر قرضہ دے رہا ہے، آپ لوگوں نے بجٹ میں بتایا ہے کہ ہمیں 74 ملیں گے لیکن اگر آپ لوگ احتجاج نہیں کر سکتے تو ہمیں بتائیں، ہم آپ لوگوں کی ریکویسٹ پر احتجاج کرینگے، آپ ہی لوگوں کی گورنمنٹ سے ہم یہ اس صوبے کے جو واجبات ہیں، ان کو واپس لے لیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، وہ بتا رہے تھے کہ اس دفعہ بجٹ پہ کسی نے احتجاج نہیں کیا، جناب سپیکر صاحب، احتجاج ہوا ہے، یہ اس طرح احتجاج تھا کہ اس حکومت نے اپوزیشن سے جو احتجاج کی ایک روایت آرہی تھی، اس سے وہ حق بھی چھین لیا ہے کیونکہ اس اپوزیشن کو اور اس ملک کو پتہ چل چکا ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے احتجاج کرنا، کوئی بات کرنا، اپنا ٹائم ضائع کرنا ہے، آپ لوگوں نے سننا نہیں ہے، اوپر سے میں یہ کہونگی، اس دیس میں اندھے حاکم ہیں، نہ ڈرتے ہیں، نہ نادم ہیں، نہ لوگوں کے خادم ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس پہ جو ہماری یہ اپوزیشن ہے، اس نے آرام سے سنا، جو آپ لوگ کرتے ہیں کریں لیکن یہ تو نہیں ہے کہ اس بجٹ کے ان الفاظ میں اس طرح مفروضے ہوں، ہمارے اس صوبے کا بیڑا غرق ہو جائے، سی این جی اور سروس سٹیشن پر پندرہ ہزار سالانہ ٹیکس لئے جاتے تھے جبکہ اس کو 43 ہزار تک لیکر آئے ہیں، اس بجٹ میں جو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے پنشن کو سو فیصد بڑھایا ہے جو ٹیکس فری بجٹ ہے، 7.5 بیواؤں پر بھی ٹیکس لگا چکے ہیں، جس میں اتنا بڑا بڑا لکھا ہے کہ ایک ارب کی بچت ہوگی، وہ ٹیکس بیواؤں پہ بھی لاگو ہو چکا ہے، یہ بہت بڑی ناانصافی ہے۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، نگہت بی بی، کل یہ لسٹ پھر رہ جائیگی، یہ بہت بڑی لسٹ ہے، تمام آنریبل ممبرز کو میں کہتا ہوں، ساری لسٹ رہ جاتی ہے، یہ بہت سے ممبران۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، ہر سال جو Merged اضلاع ہیں، ان میں سو ارب جناب سپیکر صاحب، سو ارب کا وعدہ کیا گیا تھا، اس دفعہ 54 ارب کا آپ لوگوں نے کیوں کہا ہے؟ جو ضم اضلاع ہیں، ان کا گناہ کیا ہے کہ آپ اس کو سو ارب نہیں دینگے؟ وہ آپ لوگوں نے لکھا ہے کہ اس میں یکم جولائی تک 54 ارب آئیں گے، سو فیصد آپ اے ڈی پی میں استعمال کرینگے، یہ Last year کا بجٹ ہے جس میں سے 317 ارب کے آپ لوگوں کا جو بجٹ تھا، ترقیاتی بجٹ، اس میں صرف 168 ارب استعمال ہو چکے ہیں، 154 ارب روپے استعمال نہیں ہو سکے، یکم جولائی تک بجٹ سپیچ کے مطابق آپ کس طرح 371 جو آپ لوگوں کا بجٹ ہے، وہ کس طرح آپ لوگ استعمال کرینگے؟ جناب سپیکر صاحب، کل جیو ٹی وی پر بار بار آرہا تھا کہ ہمارے موٹروے کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Windup کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہمارے موٹر وے کو، ہمارے ائیر پورٹس کو بھی گروی رکھا گیا ہے، یہ ناانصافی ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order in the House, please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، پی ٹی آئی حکومت کو ان چیزوں کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے کل بھی کہا تھا، جب آنریبل ممبرز آپس میں باتیں کرتے ہوں تو یا لابی میں جا کر گپ لگائیں، یہاں نہیں ہونا چاہیئے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، جو موٹروے اور ائیرپورٹ کی بات ٹی وی پہ آرہی ہے، اس کو بھی آپ گروی رکھ رہے ہیں، اس ملک کا آپ لوگ بیڑا غرق کر رہے ہیں، ایک اور بات ہے کہ جو پرائم منسٹر عمران خان نے بات کی ہے کہ میں اڈے نہیں دوں گا۔ اس صحافی کی جرات کیا تھی جو اس نے ان سے سوال کیا کہ پاکستان کے اڈے آپ دینگے کہ نہیں، پشتو میں بولتے ہیں: چې اوګه دې نه ده خوړلې نو د خلې نه به دې بوئ نه ځی، اس کا مطلب ہے کہ جو یہ باتیں چل رہی ہیں، ہمارے موٹرویز بھی گروی رکھے گئے ہیں، اب ائیرپورٹس بھی گروی رکھے گئے ہیں، ساتھ میں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you Madam, your time is over.

چلیں، ایک منٹ میں Windup کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اسکی بھی ضرورت نہیں ہے۔ جناب سپیکر، عمران خان صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں ایٹم بم کی بھی ضرورت نہیں ہے، یہ ہماری قوم کے لئے اور ہم سب کے لئے شرمندگی کی بات ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: جی شکریہ۔ ؎ ہویدا آج اپنے زخم پنہاں کر کے چھوڑونگا

لہو رو رو کے محفل کو گلستان کر کے چھوڑونگا

جلانا ہے مجھے ہر شمع دل کو سوز پنہاں سے

تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑونگا

پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو

جو مشکل ہے تو اس مشکل کو آسان کر کے چھوڑونگا

دکھادونگا جہاں کو جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے

تجھے بھی صورت آئینہ حیراں کر کے چھوڑونگا

جو ہے پردوں میں پنہاں چشم بینا دیکھ لیتی ہے

زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

جناب سپیکر، میں دس منٹ کے اندر مختصر بات کرونگا۔ صوبائی حکومت کے فنانس منسٹر نے پانچ ستونوں پہ یہ بجٹ رکھا ہے، میری باتیں پانچ ستونوں پہ ہیں، یہ ہاؤس فیصلہ کرے یا میڈیا کہ یہ صوبائی حکومت ہمارے حقوق لانے میں کامیاب ہوئی ہے یا ناکام ہوئی؟ میں فیصلہ نہیں کرونگا، میں شاید جانبدار ہوں، آپ نے فیصلہ کرنا ہے، اس ہاؤس کے ہر ممبر نے اپنی ضمیر کی آواز پہ فیصلہ کرنا ہے۔ میرے پانچ ستون کیا ہیں؟ پہلا، نمبر ایک، نیٹ ہائیڈل پرافٹ سب سے سستی بجلی بناتا ہوں، سب سے زیادہ تیل دیتا ہوں، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی، صوبے میں گیس سرپلس ہے، WACOG (Weighted Average Cost of Gas) کے نام پہ میرے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، میرے پانی کا شیئر جس پر یہ لوگ خاموش بیٹھے ہیں، میرے پانی کا شیئر لانے میں یہ لوگ ناکام ہوئے، پانچواں ٹوبیکو ہے جس پہ ریاست 120 ارب روپے ٹیکس اکٹھا کرتی ہے لیکن اس صوبے کو کچھ نہیں دیتی، میں ان سے پوچھتا ہوں، اس ہاؤس کے تمام ممبران سے، وہ اپنی ضمیر کے آواز پہ فیصلہ دیں، اس پانچ باتوں پر اس صوبائی حکومت کی ان تین سالوں میں Performance کیا رہی؟ میں سوچتا رہا کہ میں ان کے حق میں بات کروں، شاید میں آخر میں ایک دو

باتیں کر بھی سکوں لیکن ان پانچ باتوں پہ یہ صرف ہمارے حقوق لانے میں بھی ناکام ہوئے اور پیش کرنے میں بھی ناکام ہوئے، ماضی کی حکومتوں کے مقابلے میں ان کی Performance بالکل Zero رہی، میں Prove کر کے دوں گا، یہ میری کوئی جذباتی باتیں نہیں ہیں، Net Hydel Profit interim agreement کے مطابق 75 بلین تین سالوں میں بنتا ہے، میرے آئینی حقوق ہیں، اگر اے جی این قاضی فارمولا پہ جائیں تو میرے 576 ارب روپے آپ کے تین سالوں میں بنتے ہیں، آپ مجھے بتائیں، آپ صرف تیئیس (23) ارب روپے ہمیں دے سکے، یہ اپریل 2021ء کا میں ڈیٹا دے رہا ہوں، آپ ہمارے پیسے لانے میں ناکام ہوئے، میں آپ سے پوچھتا ہوں، یہ جو آپ نے MoUs دستخط کئے تھے، اس کے مطابق آپ کیوں نہیں لا سکے ؟ اگر پیسے نہ ہوتے، ہم پھر بھی روزے رکھ لیتے، ہم پھر بھی اپنے پیٹ پر پتھر رکھ لیتے لیکن وہ پیسے نوے (90) ارب روپے وفاقی حکومت نے IPPs کو دیئے، اس پہ آپ کیوں خاموش رہے، میرے صوبے کا مقدمہ آپ نے کیوں نہیں لڑا؟ میں آپ سے پوچھتا ہوں، یہ میرے آئینی حقوق ہیں۔ جناب سپیکر، وہ صوبہ جو سب سے سستی بجلی دیتا ہے، جس کی Liability سب سے زیادہ ہے، اس کے باوجود بھی اگر میرا وکیل وفاق کے آگے IPPs کو نوے (90) ارب روپے مل رہے ہیں جن کی Liability مجھ سے کم ہے، جو مجھ سے مہنگی بجلی بناتے ہیں، وہاں پہ پیسے دیئے جا رہے ہیں، میرے پاس نہیں آ رہے تو یہ ہاؤس بتائے، یہ لوگ کامیاب ہوئے یا ناکام ہوئے ؟ فیصلہ کریں یہ لوگ، (تالیاں)

جناب سپیکر، یہ تو Net Hydel ہوا، Federal Excise Duty on Oil: 161، پیراگراف (b) میں دیا گیا ہے،

(b) The net proceeds of the Federal duty of excise on oil levied at well- head and collected by the Federal Government, shall not form part of the Federal Consolidated Fund and shall be paid to the Province in which the well head of oil is situated

جناب سپیکر، وہ کس کے پاس ہے، Oil wells میرے Nashpa کے، میرے مریم زئی کے، میرے مکوڑی کے، میرے چندا کے، کرک، ہنگو، کوہاٹ کے یہ جو Oil wells ہیں جناب سپیکر، 50 ہزار بیرل تیل دیتے ہوں، اس ملک کو دیتے ہوں، جو تیل باہر سے Import کرتا ہے لیکن میری فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی یہ لوگ نہیں لا سکے، پہلے تو ہم یہ پوچھتے ہیں، میں بار بار کہتا ہوں، یہ جذباتی باتیں نہیں ہیں، یہ پیش نہیں کر سکتے، ہمارا مقدمہ، اور یہ ہاؤس فیصلہ کرے، میری فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی جو کہ ہزار روپے فی بیرل ہم نے Propose کی تھی، سی سی آئی میں انہوں نے کہا، اس سے تیل مہنگا ہو گا، ہم مان گئے، چلیں تیل

مہنگا ہوگا لیکن میں آج فنانس منسٹر سے پوچھتا ہوں، فیڈرل نے آج بھی پٹرولیم لیوی کے نام پر 610 ارب روپے رکھے ہیں، پچھلے سال انہوں نے 450 ارب روپے رکھے تھے، پانچ سو ارب انہوں نے Revise کئے جو زیادہ Collect کئے، تو میں جب پیسے مانگتا ہوں، یہ صوبہ جب پیسے مانگتا ہے جو سب سے زیادہ اس ریاست کو تیل دیتا ہے، تین سو ارب کا تیل دیتا ہے اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی نہیں دیتا، Petroleum levy کے نام پر 610 ارب رکھے ہیں، آپ نے کیا بات کی، میں تو یہ پوچھتا ہوں، پیسے بھی مت لائیں، آپ نے بات کیوں نہیں کی، آپ نے شور کیوں نہیں مچایا، آپ ناکام ہوئے یا کامیاب ہوئے؟ یہ ہاؤس فیصلہ کرے، یہ لوگ بتائیں، یہ لوگ کامیاب ہوئے یا ناکام ہوئے؟ یہ وفاق کے آگے ریت کی دیوار ثابت ہو رہے ہیں۔ (تالیاں) میرا تیسرا مقدمہ، میں لمبا چوڑا آپ سے ٹائم نہیں لونگا، میرا تیسرا مقدمہ پانی کا ہے، میرا پانی تین ملین ایکڑ فٹ ضائع جاتا ہے، IRSA ریکارڈ کے مطابق 8.78 فٹ میرا پانی کا شیئر ہے، ہم پانچ کے قریب Use کرتے ہیں، سی سی آئی کی میٹنگ میں فیصلہ ہوا تھا، جو ہمیں چشمہ لفٹ کینال دی جائے گی، اس کو بھی سارا ہاؤس درست کرلے، لوگ اس کو چشمہ رائٹ کہتے ہیں کوئی لفٹ کہتا ہے، یہ Basically چشمہ رائٹ بنک کینال ہے، اس میں Lifting ہوگی، اس لئے اس کو Lift کہا جاتا ہے، Left نہیں کہا جاتا، چشمہ لفٹ کینال ہی ہے، سی سی آئی میں میٹنگ ہوئی تھی، جب پہلے پہلے یہ لوگ آئے، یہ لوگ ڈھول بجاتے رہے، چشمہ لفٹ ہم اس صوبے کو دینگے، تین لاکھ ٹن وہ گندم پیدا کرے گا، چوبیس لاکھ کنال زرخیز کرے گا، پہلے دن سے ڈھول بجا رہے ہیں، تین سال ہوگئے ہیں، ان کی حکومت کو، تین سال وفاق میں بھی اور صوبے میں بھی، صوبے میں آٹھ سال ہوگئے، پہلی 39th CCI meeting ہے، آج بھی جھگڑا صاحب جا کر اس میٹنگ کے Decisions دیکھ لیں، اس میں انہوں نے کہا تھا کہ سی سی آئی نے یہ Decide کیا تھا، اس پی سی ون کو اب ECNEC میں پیش کریں، وہ پی سی ون اسی الماری میں پڑا ہوا ہے جس طرح 2018ء میں پڑا تھا، آپ کی حکومت میں اس نے ایک انچ سفر نہیں کیا، نہ صوبائی حکومت اس پہ کوئی کام کر سکی، نہ وفاق حکومت کر سکی۔ مجھے بتائیں، یہ ہاؤس، یہ لوگ ہمارے حقوق لانے میں کامیاب ہوئے یا ناکام ہوئے؟ انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ پی سی ون کو ECNEC میں پیش کریں گے لیکن کسی ECNEC میں پیش نہیں ہوا، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ پی سی ون تو ابھی بھی واپڈا کے پاس پڑا ہے، جب وہ Revise ہوگا، اس پہ ایک سال لگے گا، پھر جب وہ ٹینڈر ہوگا، Award ہوگا، اس پہ دو تین سال لگ جائیں گے، یہ روز پیٹتے ہیں، ہم چشمہ لفٹ بنا رہے ہیں، ابھی بھی بجٹ میں

انہوں نے دیا ہے کہ بھائی ہم چشمہ لفٹ بنا رہے ہیں، خدارا لوگوں سے جھوٹ مت بولیں، آپ لوگ انصاف کے نام پہ آئے ہیں، سچ کے نام پہ آئے ہیں، یہ میرا تیسرا ستون ہوا، Net hydel profit مجھے نہیں ملتا، سب سے سستی بجلی بناتا ہوں، سب سے زیادہ تیل دیتا ہوں، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی نہیں ملتی، پانی کا شیئر میرا موجود ہے، Unutilized چلا جاتا ہے، دوسرے صوبے استعمال کرتے ہیں، 626ارب روپے میں نے ان کو لکھ کر دیا، مگر سب ہمارے بھائی، میں نے ان کو ڈیٹا دیا، میں نے کہا کہ یہ دوسرے صوبے استعمال کر رہے ہیں، خدارا آپ لوگ اٹھیں، یہ لوگ ستو پی کر سوئے ہوئے ہیں، سو چکے ہیں، یہ ریت کی دیوار بن چکے ہیں، یہ لوگ ناکام ہو چکے ہیں۔ (تالیاں) یہ میں نہیں کہتا، شاید ہو سکتا ہے میں جانب دار ہوں، یہ ہاؤس فیصلہ کرے، ہر ممبر فیصلہ کرے، میڈیا کے لوگ فیصلہ کریں۔ میرا چوتھا جو ستون ہے، نیچرل گیس، خیبر پختونخوا گیس میں Surplus ہے لیکن بد قسمتی کیا ہے؟ ان کی حکومت میں ہماری گیس پنجاب جا رہی ہے، ہماری انڈسٹری کو نہیں ملتی، ابھی بھی دریا خان میں عمر ایوب صاحب نے افتتاح کیا، میں ان سے پوچھتا ہوں، خدارا ہماری گیس ہے، ہمارے لوگوں کو نہیں ملتی، Under Article 158 جناب سپیکر، Constitution میری بات کرتا ہے، میں ان سے Unconstitutional بات نہیں کروانا چاہتا، میرا وہ مقدمہ جو Constitution مجھے سپورٹ کرتا ہے، میں اس کا بھی ان سے پوچھوں کہ آپ کی کیا Performance رہی تھی، اس سال وہ Constitution کہتا ہے، The Province in which a well head situated shall have precedence over the other part of Pakistan in meeting the requirements from that well head، ہمیں فوقیت ہو گی، ہماری گیس پنجاب جا رہی ہے، ہماری گیس دریا خان جا رہی ہے، ابھی رشکئی پہ انہوں نے 30MMCF گیس کی بات کی ہے، رشکئی پہ وہ آپ سے RLMG کے اوپر دستخط کروائیں گے اور WACOG کے نام پہ جو ہمارے ساتھ زیادتی ہونے جا رہی ہے، اس صوبے کے اوپر دس ارب کا بوجھ آئے گا۔ جناب سپیکر، وہ Weighted Average Cost Of Gas کو اکٹھا کرنا چاہتے ہیں، یہ لوگ خاموش بیٹھے ہیں، یہ لوگ بے ہوش بیٹھے ہیں، وفاق کے آگے یہ ریت کی دیوار ثابت ہوئے جناب سپیکر، وہ بارہ ڈالر پر MMBTU کی گیس آئے گی، ہماری جو نیچرل گیس ہے وہ تین ڈالر اور چار ڈالر MMBTU ہے، وہ اس پہ اکٹھا کر کے وہی کام اس صوبے کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں جو بجلی میں انہوں نے کیا تھا۔ جناب سپیکر، پانچواں ستون میرا ٹوبیکو اور میں اس کے بعد Windup کر رہا ہوں، ٹوبیکو وہ فصل ہے، مجھے بتائیں کہ Devolution کے بعد ایگریکلچر

ڈیپارٹمنٹ 120 ارب روپیہ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس پہ اس دفعہ اس نے جمع کیا، 90(ارب) فیڈرل ایکسائز ڈیوٹیوں میں اس سال انہوں نے جمع کیا ہے لیکن ہمارے پاس کچھ نہیں آرہا، تیس ارب فیڈرل سیلز ٹیکس انہوں نے جمع کیا ہے، ہمارے پاس کچھ نہیں آرہا، پاکستان ٹوبیکو بورڈ بنایا ہوا ہے جس میں ہمارے صوبے کی اکثریت نہیں ہے، خدارا یہ لوگ اٹھیں، یہ بڑا اہم مقدمہ ہے، یہ میرے اس صوبے کے مالی مقدمے کے پانچ ستون ہیں۔ آخر میں، میں Windup کر رہا ہوں، اس ہاؤس پر چھوڑ رہا ہوں، یہ بتائے، ان پانچوں باتوں پہ سوچ کریں، اگر میرا کوئی ڈیٹا غلط ہوا، میں جرمانہ دوں گا، ان سے معافی مانگوں گا، اگر یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جو یہ تین سال میں ہمارے حقوق لانے میں کامیاب ہوئے تو ان کو مبارک ہو، اگر ناکام ہوئے تو خدارا ان دو سالوں میں کامیابی کی طرف سفر طے کریں۔ آخر میں میں ان کو یہی نصیحت کروں گا کہ یہ ہمارے حقوق کے لئے لڑیں، اپنے Portfolios کے لئے نہ لڑیں، اپنی منسٹریوں کے لئے نہ لڑیں، ان کے ذہنوں میں کسی نے ڈالا ہوا ہے، شاید ان کو خوف ہے کہ ہم سے عہدے چلے جائیں گے، جنہوں نے حقوق کے لئے جنگ لڑی، تاریخ میں ان لوگوں کا نام ہوگا، (تالیاں) جنہوں نے اپنے علاقے کے لئے جنگ لڑی، میں آخر میں آپ کا ٹائم نہیں لیتا، Windup کرتا ہوں، ایک نصیحت اس صوبائی حکومت کو کرتا ہوں۔ آخر میں:

کچھ لوگ تمہیں سمجھائیں گے
وہ تم کو خوف دلائیں گے
جو ہے وہ بھی کھو سکتا ہے
اس راہ میں رہزن ہیں اتنے
کچھ اور یہاں ہو سکتا ہے

ارے بابا،

کچھ اور تو اکثر ہوتا ہے
پر تم جس لمحے میں زندہ ہو
یہ لمحہ تم سے زندہ ہے
یہ وقت نہیں پھر آئے گا
تم اپنی کرنی کر گزرو

جو ہو گا دیکھا جائے گا

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ آپ نے دس منٹ میں اپنی بات مکمل کی، I am grateful. جی منور خان!

<u>جناب منور خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ یقیناً بجٹ پہ سپیچز ہو رہی ہیں لیکن یہ کس قسم کا بجٹ ہے، عوام دوست ہے یا عوام دوست نہیں ہے؟ بہر حال اس کا فیصلہ 2023ء کے الیکشن میں پتہ چلے گا، جب آپ عوام کے سامنے جائیں گے تو پھر آپ کو یہ یاد دلائیں گے کہ یہ آپ لوگوں نے جو اس اسمبلی میں پانچ سال یہاں پہ گزارے ہیں لیکن اس سے پہلے میں یہاں پہ فنانس منسٹر جھگڑا صاحب سے یہ کہتا ہوں، اکبر ایوب صاحب، اگر آپ ذرا توجہ کر دیں، کل اسمبلی کے فلور پر میرے دوست ہشام خان نے یہاں بیان کیا تھا، میرا نام لے کر کہ منور خان تین سال بلکہ تین دفعہ اسمبلی میں آئے ہیں، انہوں نے ایک اینٹ بھی نہیں رکھی، جناب سپیکر، آپ یہ مانتے ہیں کہ میں ایم پی اے تین سال سے نہیں، میں متواتر تین دفعہ آ رہا ہوں، میں نے اپنے حلقے میں ریکارڈ قائم کیا کہ اس سے پہلے Hat trick کسی نے بھی نہیں کیا، بغیر اینٹ کے اپنے حلقے میں کوئی اینٹ نہیں لگائی، شوکت یوسفزئی صاحب، آپ سے میں پوچھتا ہوں، کیا یہ Possible ہے، کیا یہ ہو سکتا ہے، اگر آپ نے ایک اینٹ بھی نہیں لگائی ہو اور آپ تین دفعہ ایم پی اے آ جائیں؟ میرے خیال میں یہ سراسر زیادتی ہے، منسٹر صاحب کو پتہ نہیں، آج کل یہ Frustration میں ہیں، کل سے طالبان کا نام بھی لے رہے ہیں، گورنمنٹ کو بھی مخاطب کر رہے ہیں، اگر گورنمنٹ ہم سے ناراض بھی ہو، تب بھی میں طالبان کی بات کروں گا، میں اپنے دوست ہشام خان کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ کی یہ جو Frustration ہے، یہ تب دور ہو گی جب آپ جمعیت میں آ جائیں، جمعیت میں ان شاء اللہ ہم آپ کو ویلکم کریں گے۔ بار بار یہ کہنا کہ میں آپ کے PK- 91 میں الیکشن لڑوں گا، بالکل آپ آ جائیں، ہم آپ کو ضرور یہ کہتے ہیں کہ جمعیت کا ٹکٹ لے لیں، ہم آپ کے مقابلے میں کوئی کھڑا بھی نہیں کریں گے، آپ کو بلا مقابلہ الیکشن میں جتوائیں گے لیکن یہ کہنا کہ میں نے کوئی کام ہی نہیں کیا، یہ سراسر زیادتی ہے۔ میں نے تین دفعہ اس حلقے میں کام کیا ہوا ہے، میں صرف ہیلتھ منسٹر صاحب کو، جھگڑا صاحب کو، اگر میرے منسٹر میرے مروت کو اسی دوران کچھ ہو گیا تو یہ Responsibility منسٹر فنانس پہ ہو گی، انہوں نے As a Health Minister جتنا کام کیا ہوا ہے، اس کے باوجود آپ لوگوں نے ان سے ہیلتھ منسٹری کیوں لے لی، آخر اس کی وجہ کیا ہے، اس کی کارکردگی

اچھی نہیں تھی؟ اگر ان کی کارکردگی اچھی تھی تو پھر آپ لوگوں نے ان سے منسٹری کیوں لی؟ منسٹری آپ نے پھر دی، خیرات کی منسٹری ویلفیئر کی منسٹری آپ نے دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بجٹ پہ، پلیز بجٹ پہ Concentrate کریں۔

جناب منور خان: نہیں، میں بجٹ پہ اس لئے نہیں کر رہا ہوں کہ کل بھی اور اس سے پہلے بھی میرا نام لے کر، میں بالکل اس کا جواب ہی نہیں دینا چاہتا تھا لیکن میرا چھوٹا بیٹا کل سے میرے پیچھے لگا ہوا تھا کہ نہیں، آپ کو ضرور اس کا جواب دینا ہوگا۔ میں باقی تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہشام خان، آپ کی ساری جو پریشانیاں ہیں، یہ تب ختم ہونگی جب آپ جمعیت میں آ جائیں، جمعیت میں ہم آپ کو ویلکم کہتے ہیں، آ جاؤ، ان شاء اللہ وتعالیٰ ہم آپ کو الیکشن بھی جتوائیں گے، ہیلتھ منسٹری بھی ان شاء اللہ ہم آپ کو دیں گے۔ آخر میں تھینک یو، بڑی مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی محب اللہ خان صاحب۔

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ بجټ باندې بحث شروع دے، د 2021-22ء چې کوم بجټ پیش شوے دے، هغه د دې ټولو او زمونږ چې څومره هم آنریبل ممبرز دی، هغوی ټولو ته پته ده چې بجټ کښې څومره Percentage سیوا شوے دے او مونږه کوم اهداف حاصل کړی دی او کوم طرف ته زمونږه دا صوبه چې ده، هغه روانه ده، زه به دا اووایم چې ډیر ډیپارټمنټس داسې دی چې هغه زمونږه د وزیراعظم جناب عمران خان صاحب Priority وه، په دې Tenure کښې او تیر Tenure کښې او هغه چې اوس په هغې باندې کوم کار کوی، تیر Tenure کښې چې ایجوکیشن او هیلتھ ډیپارټمنټ کوم چې د جناب وزیر اعظم عمران خان صاحب Priority وه، په هغې باندې په دې صوبه کښې ډیر انتهائی زیات کار کړے دے، د هغې سره سره په ټورازم سائیډ باندې او د ټورازم سره بیا د ایګریکلچر ډیپارټمنټ باندې ډیر زیات په دې Tenure کښې کار شوے دے او بیا انوائرمنټ ډیپارټمنټ چې کوم دے، د هغه Priority وه۔ جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه اول به زه دا خبره اوکړم چې د انسان د ژوندی پاتې کیدو د پاره د ټولو نه اول ضروری صفا هوا ده، د صفا هوا نه وروستو د هغه د زندګئ د تیرولو د پاره صفا اوبه دی او د هغې د پاره دا ده چې بیا وروستو د هغې نه د

هغه د یو ښه لائف تیرولو د پاره د هغه خوراک دے، زما خیال دے چې کوم قومونه، کوم ملکونه، کوم ریاستونه په دې دریو څیزونو کښې کامیاب وی، هغه یو کامیاب قوم ګڼړلې شی او هغه یو کامیاب ریاست ګڼړلې شی۔ جناب سپیکر، د دې سره سره به Add کړم، د ایجوکیشن او د صحت په باره کښې به زه دا خبره اوکړم، کوم چې په تیر Tenure کښې په دې باندې ډیر زیات لوئې انتهائی کار شوے دے او د هغې Comparison د دې صوبې خلق ګواه دی چې په هغې کښې کوم چې مونږه Basic Primary Education ورکوؤ، د هغې د دې صوبې چې کوم کلچر وو او د دې صوبې چې کوم د ماشومانو د پاره د تعلیم کوم سسټم وو، زما خیال دے چې هغه دوه کمرې سکول یو رواج وو، د دوه کمرو سکول کښې به پرائمری ټیچنګ کیدلو او هغې کښې به تقریباً پینځه کلاسه به هغې کښې هغوی اغستل او هغه به ځائې په ځائې په درو باندې ناست وو او زمونږ د وزیراعظم جناب عمران خان صاحب Priority ته اوګورئ، د هغوی Vision ته اوګورئ، د هغه سوچ ته اوګورئ چې کوم قوم کښې تعلیم نه وی، کوم قوم کښې شعور نه وی، هغه خپلې فیصلې په خپل اختیار سره نه شی کولے، هغوی باندې همیشه بیا د بل او د نورو خلقو فیصلې مسلط کیږی۔ چونکه زمونږه د وزیراعظم دا Priority وه چې تر څو پورې قوم کښې تعلیم نه وی، په هغې کښې ایجوکیشن نه وی نو مطلب دا دے چې هغه د خپل حق تپوس نه شی کولے، هغه مخکښې نه شی تلے، د یو مضبوط پاکستان د پاره یو Educated قوم ضروری دے۔ جناب سپیکر، نن دا صوبه ګواه ده، ټول خلق ګواه دی، د دې صوبې چې څومره د بچو والدین دی، هغه ګواه دی چې هغه د دوه کمرو سکول چې کوم وو، هغه مونږه د هغې ډیزائن بدل کړو او هغه تقریباً مونږ په اووه کمرو باندې مشتمل کړو او هغه د اووه کمرو سکول کوم چې پنځه کلاسونه په هغې کښې کښینی، نن د دې غریب قوم کوم چې به عمران خان خبره کوله، دلته کښې نظام تعلیم دوه قسمه دے، یو طرف ته دا دے د Elite class خلقو د پاره چې کوم Aitchison او LUMS کالجونه جوړ دی او بل طرف ته دلته کښې د دهقان او د مزدور او د کسان د بچی د پاره مطلب درې کلچرز دی، درې سکولونه جوړ دی، هغې کښې ډیر زیات Improvement مونږه کړے دے او د هغې ټول خلق ګواه دی، دا صوبه

ګواه ده چې هغې کښې مونږ ته ټیچرز ورکول او هغې ته فرنیچر ورکول او هغې ته مطلب دا دے چې Per forty students یو ټیچر ورکول، دا زما خیال دے دا یو ډیر لوئې انقلاب دے د دې صوبې په تاریخ کښې چې هغه د پاکستان تحریک انصاف حکومت کړے دے، کوم سره چې هغه کلچر چینج شو او د ایجوکیشن سسټم د دوه کمرونه لاړو هغه اووه کمروته اورسیدو، هغې کښې د ټیچرز د پاره سټاف روم هم جوړ شو او هغې کښې مطلب دا دے چې د ټیچر د پاره یو اضافي کمره هم جوړه شوه او د هر کلاس د پاره جدا جدا هغې کښې رومز جوړ شو او هر کلاس ته چې کوم دے هغه ټیچر هغې ته Provide شو۔ د هغې سره One teacher systemچې کوم دے، هغه په دې صوبه کښې رائج وو او هغه One teacher system چې کوم دے هغه ختم شو۔ د هغې سره سره به زه دا اووایم چې دا یو انقلاب دے، په ایجوکیشن کښې زما خیال په دې ټائم کښې به ماته Figures نه وی یاد، که تاسو پرائمری ټیچرز راولئ او پرائمری ټیچرز چې څومره هم په دې صوبه کښې بهرتی دی او د هغې Comparison تاسو د تیر ګورنمنټ او د دې ګورنمنټ د انصاف سره اوکړئ نو زما خیال دے چې څومره ټیچرز د دې قوم د ماشومانو د پاره د 1947 نه راواخله د 2013ء پورې بهرتی شوی دی، ان شاءالله زما خیال دے چې دې ګورنمنټ او د عمران چې کوم Priority وه، ایجوکیشن اینډ هیلته د هغې په مد کښې مونږه د دې صوبې د یو ښه قوم جوړولو د پاره د یو مستحکم پاکستان د پاره، د یو مضبوط پاکستان د پاره، د یو پڑھا لکھا د پاره مونږه د الله تعالیٰ په فضل سره مطلب دا دے ایک لاکھ پورې اساتذه کرام چې کوم دی هغه دې صوبې له ورکړی دی، هغه د پاکستان تحریک انصاف ډیره لویه کارنامه ده۔ د هغې سره سره تاسو به کتل چې زمونږه ډاکټرز به رااوتل او ډاکټرز به مختلف کالجونو نه به هغوی سبقونه وئیل او هغه ډاکټرز زماچې څومره ټائم شوے دے نو ډاکټرز صاحبانو ته به زما لائف کښې چې ما کتل نومطلب دا دے چې هغوی به ډیر زیات په ګرانه سره هغه ایجوکیشن حاصل کړو، ډاکټر به جوړ شو خو هغوی سره هغه ډګری به چې کوم دے هغه به د جاب د پاره ګرځوله، د Education Priority، د Health Priority کوم چې مونږه د صحت هغه سهولتونه د خلقو په دهلیز باندې ورکول مونږه شاملوؤ نو هغې کښې

تاسو اوکتل چې هغې کېښې دومره Creation په هیلتهـ ډیپارټمنټ کېښې اوشو، هغې کېښې چې کوم زمونږه Rural areas وو او زمونږه غریزې علاقې وې، هغه هسپتالونه، بی ایچ یوز هغه Upgrade شو، هغه ورته اورسیدل او د هغې سره سره زما خیال دے چې څومره زمونږه نوجوانان ډاکټران وو، د ډاکټرئ، د ایم بی بی ایس د هغوی سره ډګری وه، د هغې سره سره هغه ټولو ته جاب ملاؤ شو۔ مطلب دا دے چې اوس مونږه د ډاکټرانو په تلاش کېښې ګرځو، دا د دې صوبې ډیره لویه کامیابی او د جناب عمران د Vision کامیابی ده، زما خیال دے چې دې صوبه کېښې به چا د تیر Tenure هم تاسو حساب کتاب اوکړئ نو هغه به چا نه وی کړے۔ روډز سسټم څومره چې زمونږه Infrastructure دے او زمونږه روډونه دی، د روډونو حال دا وو، زه چې کوم ډویژن سره تعلق ساتم، هغه ملاکنډ ډویژن دے، ملاکنډ ډویژن زما خیال دے چې هغه د KP په ملا چې کوم روډ راغلے وو، هغه د نوښار او بیا د تخت بهائی او درګئ نه تیر شوے وو او ملاکنډ ډویژن ته ننوتے وو، زما خیال دے چې دا د KP په ملا باندې یو روډ راغلے وو، دا روډ د هغه ټائم د انګریز په ټائم کېښې راغلے وو، د هغه ټائم د پاپولیشن د پاره وو خو زما خیال دے چې په هغې باندې چا توجه نه وه ورکړې، چا په هغې باندې کار نه وو کړے او د اللّٰه تعالیٰ په فضل سره هغه د پاکستان تحریک انصاف حکومت وو چې تقریباً تریسټهـ (63) سال وروستو چې کوم 1947ء کېښې یو روډ تلے دے، هغه چې د کوم پاپولیشن د پاره دے، په هغې کېښې چا بالکل Improvement نه دے کړے او مسلسل حکمرانی په دې ملک باندې او په دې صوبه باندې تیریږې د مختلفو خلقو حکمرانی او چا دا سوچ نه دے کړے چې دې صوبه کېښې څومره پاپولیشن سیوا شو، څومره روډز چې کوم دی هغه مونږ ته غټول پکار دی، څومره روډز چې Over traffic شو، څومره زمونږ سره ګاډی سیوا شو؟ زمونږ سره پاپولیشن سیوا شو، د اللّٰه په فضل سره پاکستان تحریک انصاف ګورنمنټ ته هغه کریډټ ځی چې د KP په ملا باندې د انګریز د ټائم نه چې کوم یو ملاکنډ ډویژن ته غټ روډ راننوتے دے، هغه پاکستان تحریک انصاف دوئ ته ورکړو، هغه چې کومه ایریا وه او هغه پاپولیشن چې کوم دے، د هغوی هغه روډونه Over traffic وو، هغه Divide

شو، هغه Traffic divide شو او نن چې هغه لوئې لوئې سفرونه چې مونږه به پنځه ګهنټو کښې کول، په شپږو ګهنټو کښې به مو کول، نن هغه دوه دونیمو ګهنټو ته راغلل، دا د پاکستان تحریک انصاف د حکومت هغه کارنامې دی چې کوم د دې غریب عوامو، د دې غریب قوم، د هغوی اصل ترجمانی ده او اصل د هغوی چې کوم دے هغه حقیقی خواب پوره کول دی۔ جناب سپیکر، د دې سره سره به زه دا خبره اوکړم چې زمونږه ورور کنډی صاحب بیا ئے د لفټ کینال یا د رائټ کینال خبره اوکړه، زه ډیر زیات د هغوی قدر کوم او ډیر زیات د هغوی حوصله افزائی کوم چې بار بار او دا حق هم دے، دا فورم د څه د پاره دے، دې فورم کښې هغه نشاندهی کول دی کومه نشاندهی که زمونږ نه پاتې وی او چې د دوئ داسې څه وی چې هغه راشی او په یو طریقه کار سره هغه بجټ جوړ شی، دا صوبه د ترقئ په لار باندې روانه شی، نو زه کنډی صاحب ته وایم چې ایګریکلچر سیکټر کښې مونږه ډیر زیات کار کړے دے او ما چونکه دې باندې تیر سیشن کښې تقریر کړے وو او لفټ کینال، ماته بیا چا وئیل چې تا خو لفټ کینال ټول ایګریکلچر له ورکړو، نو ما ورته اووئیل چې لفټ کینال خو د لامبلو د پاره نه جوړیږی، لفټ کینال خو به د ایګریکلچر د Command Area Development د پاره جوړیږي، دا خو ما په ایګریکلچر باندې تقریر اوکړو ځکه چې د لفټ کینال خو بل څه کار نه وی نو۔۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, please.

وزیر زراعت: زه خپل آنریبل ممبر ته یقین دهانی ورکوم چې زمونږ لفټ کینال منصوبه ده، هغه فورم ته ئے دا 1995 کښې اوړې وه، کوم چې په فیډرل ګورنمنټ کښې پلاننګ کمیشن زمونږه دے هغې ته تلې وه خو دې ملک کښې چا په هغې باندې کار اونه کړو، د چا حکومتونه وو، د چا چې حکمرانی وه، دلته کښې چې په هغې باندې کار اونه شو، زه نن دې فورم ته او خپل آنریبل ممبرز ته وایم چې د هغې پی سی ون دوباره تپوس بیا 2016ء کښې شوے دے، هغه د پاکستان تحریک انصاف حکومت وو چې هم هغه پلاننګ کمیشن کښې بیا هغه Submit شو او د هغې تپوس اوکړے شو، دا لفټ کینال چې کوم دے، د دې به څه کیږی؟ بلکه زه به دا آنریبل ممبرز ته اووایم چې د لفټ کینال نه به زمونږ تقریباً

ګیاره لاکھ ایکړ کوم چې دا South regions دی، په هغې کښې وزیرستان دے، نور زمونږه دې طرف ته ورسره دا قبائلی اضلاع دی، د هغې نه یو ډیر زیات لوئې دې صوبې ته فائده ده، ګیاره لاکھ ایکړ زمکه د هغې نه سیراب کیدې شی، هغه منصوبه په 2016ء کښې مونږه پلاننګ کمیشن ته یوړه، هغه د پاکستان تحریک انصاف حکومت وو چې هغه منصوبه هلته کښې مونږه پیش کړه او په هغې باندې د دې صوبې وزیر اعلیٰ جناب محمود خان هغه د دې صوبې نمائندګی په سی پیک کښې اوکړه، زه خپل آنریبل ممبرز ته بلکه زمونږ د South region چې څومره هم ممبرز دی، هغوئ ته زه خوشخبری ورکوم چې ټانک زام زمونږ د فوډ سیکیورټی پالیسئ کښې په 'فیز ټو' کښې شامل دے، هغه به مونږه ان شاءالله په هغې کښې زمونږه چې کوم Food baskets دی په هغې باندې زمونږه پوره پوره نظر دے، ان شاءالله مونږ دې حد ته به ځان رسوؤ چې دا صوبه مونږه په ایګریکلچر کښې او فوډ سیکټر کښې خود کفیل کړو او دا هم نه ده چې یوازې زه د دې خپل آنریبل ممبرز ذهن کښې یو خبره راولم که مونږه ډیر هم لګیا شو چې مونږ به غنم پوره کوؤ خو غنم زمونږ دا صوبه بیا هم نه شی پوره کولے، زمونږ صوبه چې کوم ده هغه ورکوټو ورکوټو زونونو کښې تقسیم ده، بیا د هغې مختلف فصلونه دی، بیا د هغې مختلف Climate دے، موسم دے، پنجاب کښې د غنمو Harvesting کیږی، کله چې هغه په مارچ کښې په سندھ کښې شروع کړی، بس په یو دنګ کښې، په One go کښې هغه تقریباً په لسو ورځو کښې هغه Harvesting اوشی۔ داسې پنجاب ته راشئ، په اپریل کښې، د اپریل په Mid time کښې هغه شروع شی، په لس ورځو کښې د هغې Harvesting اوشی۔ زمونږه صوبه چې کوم ده، د هغې Climate د نورو نه مختلف دے، په ډی آئی خان کښې د اپریل نه شروع شی، بیا راروان وی، راروان وی پیښور ته چې رااورسی نو تقریباً هغه مئی ته رارسیدلې وی۔ بیا چې مونږ ته ملاکنډ ډویژن او بره چترال ته راځی نو جون ته رارسیدلې وی او چې چترال ته ځی نو جولائی ته رسیدلې وی۔ چونکه زمونږه د غنمو کوم Harvesting مونږ کوؤ نو هغه تقریباً دوه میاشتې ټوټل په هغې کښې پیریډ لګی خو د هغې باوجود زمونږ دا صوبه چې کوم ده، په ایګریکلچر کښې چې مونږه ډیر زیات

کار کړے هم دے او مونږ ئے کوؤ هم، دا ډیر زیات چې کوم دے د دې صوبې Contribution په ایگریکلچر کښې هغه په مختلف مد ونو کښې دے-----

Mr. Speaker: Windup, please.

<u>*وزیر زراعت*</u>: جناب سپیکر صاحب، یو دوه منټه به راکوئ۔ هغه د غنمو په مد کښې هم چې هغه مونږه سږکال خپل د غنمو پیداوار چار لاکه میټرک ټن سیوا کړے دے او د هغې سره سره د دې صوبې Fruits, vegetables چې کوم دی هغه د دې صوبې مختلف ځایونو کښې مختلف دی او په مختلف ډویژنو کښې هغه مختلف فروټ ورکوی، هغه هم زما خیال دے پاکستان کښې په فروټو باندې که Surplus دی، په هغې کښې دا صوبه Surplus ده په فروټو کښې او د هغې ډیر زیات لوئې اهم کار دے۔ په اخره کښې زه جناب کنډی صاحب ته دا یقین دهانی ورکوم چې تاسو کوم د لفټ کینال خبره اوکړه، هغه منصوبه ستاسو د ټانک زام، کوم گومل زام ستاسو مخې ته دے، په هغې باندې څومره کار اوشو، تاسو په هغه ټائم باندې نه وئ، زه به ستاسو د یاد دهانئ د پاره چونکه بیا هغه به Repeat کړم چې گومل زام زمونږه یو ډیره زبردسته د دې صوبې د پاره یو غټه منصوبه وه چې هغه کوم 2007 کښې شروع شوه، کوم چې واپډا شروع کړې وه، بیا ایریگیشن په هغې کښې کار کړے وو او ایریگیشن دوه کینال په هغې کښې جوړ کړی وو، د هغې نه لاندې چې کوم کمانډ ایریا وه، هغه تقریباًدو لاکه ایکړ وه، هغه دو لاکه ایکړ چې کوم دے، ایک لاکه 97 هزار ټوټل جوړیده، نو زه کنډی صاحب ته وایم چې کنډی صاحب، هغه کله زه ډی آئی خان ته درغلم او کله مونږ د دې چې هلته وزټ اوکړو، تاسو مونږ سره وئ، په هغې کښې Total seven water courses چې کوم دی په هغې کښې جوړ وو، هغه Seven water courses چې کوم دی، په دې گورنمنټ کښې هغه تقریباً چې د کینال د لیول یو Water course دے، هغه د اللّٰه په فضل سره زمونږه دې حکومت او د دې ایگریکلچر ډیپارټمنټ د وزیراعلیٰ په مشرئ کښې چې کوم دے، هغه مونږه 123 ته اورسولو او د 123 نه چې کوم دے اکیاسی (81) هغه په Pipeline کښې دی، هغه به شامل شی او تاسو ته د هغې پته ده چې په دې دوه کاله کښې چې کوم کار اوشو، یو ډیر زیات زبردست یو انقلاب مونږه ډی آئی خان کښې تاسو ته

راوستے دے ، ان شاءاللّٰہ مونږ بہ د هغې وزټ هم کوؤ او تاسوته بہ مونږه ښایو هم او د لفټ کینال خبره چې کوم ده هغه سی پیک کښې شامله ده، په 2019ء کښې د سی ایم صاحب سره په هغې میټنګ شوے دے ، هغه Pipeline کښې دے او اوس هم نن په هغې باندې د سی ایم صاحب سره یو میټنګ جاری وو، ان شاء اللّٰہ دې صوبې ته یو غټ پراجیکټ لفټ کینال د هغه ایریا نه، بلکه زمونږ خواهش دے ، دې صوبه کښې که ډی آئی خان دے ، که وزیرستان دے او که سوات دے ، که هری پور دے ، که هزاره ده، هغه ټول زمونږه د صوبې خلق دی، زمونږه Priority ده چې دا خلق، د کوم ځائې نه چې زمونږ کوم فصلونه دی، کوم ځائې نه چې مونږ طاقتور کیږو، دا مونږ هغه ځائې طاقتور کوؤ، ان شاءاللّٰہ دا زمونږ د صوبې د پاره د هغه Vision چې کوم دے دا ایګریکلچر سائیډ کښې یو ډیر خپل اهمیت ئے دے ، په هغې کښې مونږه لګیا یو، په سی پیک کښې دا منصوبه شامله ده، ستاسو فوډ سیکیورټی کښې شامل دے ، ان شا ءاللّٰہ هغه به مونږ تاسو ته کوؤ، د هغې سره سره مونږه د ایګریکلچر اے ډی پی سائز هغه تقریباً پچانوے (95) بلین نه هم مونږه بره کړو، هغه په یو ټائم کښې زما خیال دے چې ټوټل هغه ایک بلین وو، اوس په دې مد کښې ایګریکلچر کښې تقریباً بیس پچیس ارب روپئ د پاکستان تحریک انصاف د حکومت او د عمران خان چې ایګریکلچر Priorities دی، د هغوی د Vision لاندې چې کوم دے ، ډیره زیاته انتهائی پیسه خرچ کیږې لګیا ده او هغه د دې د پاره لګی، د دې صوبې کسان د ټولو نه ورکوټی کسان دی، د هغوی د خوشحالئ د پاره اوس دا کومې منصوبې چې شروع دی، هغه پچانوے (95) ارب، چوالیس (44) ارب اے ډی پی، پی ایس ډی پی شروع دی، د USAID او د ورلډ بینک د بتیس (32) ارب منصوبې شروع دی، د هغې سره کرم تنګی او هغه بل زمونږه چې سمال ډیمز دی، د هغې د لاندې چې کومه ایریا ده، د تین ارب روپو نه د هغې کار شروع دے۔ مزید پلان دا دے چې هغه مونږه 30 تاریخ باندې ان شاء**اللّٰہ** جناب عمران خان صاحب د هغې Announcement کوی، د هغې د لاندې به خوشحال کسان او د ایګریکلچر په سائیډ به یو انقلاب مونږه راولو ان شاءاللّٰہ، تاسو به ګورئ، مونږ به ګورو چې ان شاءاللّٰہ د جناب عمران خان صاحب په قیادت کښې به دا ملک

حقیقی معنو کښې مونږه به د دې نه یو زرعی ملک جوړوؤ، دا به مونږ زراعت کښې خود کفیل کوؤ ان شاء اللّٰه، دا به مونږ داسې جوړ کړو چې د دې ډیر آئټمز داسې دی چې زمونږ Oil Seed Crops چې کوم دی، هغه زمونږ تقریباً په ختمیدو دی، زمونږه ټول Import هغه مونږ د بهر نه کوؤ ولې چې زمونږ د کسان تضحیک شوے دے، زمونږ کسان سره هغه دغه نه دا شوے دے، زمونږ Farmer سره هغه رویه چا نه ده کړې، ځکه خو د تیل دارو فصلونو نه، مختلف فصلونو نه زمونږ کسان قلار شو ځکه مونږه باندې د Import معامله سیوا شوه، ان شاءاللّٰه زمونږ چې کومې منصوبې دی هغې باندې به مونږ دې ته ځو چې په هغې کښې آلو هم شامل دے، هغې کښې تیل دار فصلونه هم شامل دی او زمونږ دا ملک چې دے، دا په دیکښې مونږ خودکفیل هم کړو، په هغې کښې د سویا بین نیو پراجیکټ صوبې د پاره مونږه شامل کړے دے، هغې باندې به مونږه ډیر کار کوؤ، دا ملک به مونږ ان شاءاللّٰه یو حقیقی ملک جوړوؤ او یو حقیقی زرعی ملک به دا مونږه ثابتوؤ۔ د دې ملک تقریباً Eighty five percent خلق زمیندار دی، دیکښې هیڅ بله خبره نشته چې مونږ چونکه په هغه Fifteen percent خلقو کښې یو چې مونږ ته تیار من و سلویٰ راځی او مونږ ئے تیار خورو، بلکه زه دا وایم چې د دې ملک Eighty five او Seventy percent خلق هغه د ایگریکلچر لائیو سټاک سره Related دی، د هغې نه د هغوی روزگار دے، هغه هغوی ته روزگار ورکوی او Forty percent مونږه هغوی ته روزگار ورکوؤ، ان شاءاللّٰه په ایگریکلچر سائیډ باندې، په واټر سائیډ باندې کوم چې زمونږ فصلونونه دی، کوم چې زمونږ Seed industry ده، په هغې باندې زمونږه ریسرچ روان دے، مونږ ه چې High value crops طرف ته لاړ شو، مونږه High breed طرف ته لاړ شو، په هغې باندې پورا Focus دے زمونږه۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب محمود جان صاحب ڈپٹی سپیکر، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: محب اللّٰه خان، بس لږه شارټ کړئ، ډیر زیات وخت اوشو۔

<u>وزیر زراعت</u>: په هغې کښې ډیر زیات مونږه کار کوؤ، زما خیال دے یو حقیقی محفوظ پاکستان چې کوم دے، هغه د عمران خان او زمونږ د ټولو په شریکه باندې دے۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مهربانی، شکریه، تهینک یو۔ جی بهادر خان صاحب، لاندې نه وائی چې ټائم ئے ډیر ورکړو، اپوزیشن له چې منسټر صاحب جواب نه ورکوی نو هم نه خوشحالیږی او چې جواب ورکوی نو وائی دا ټائم ئے ډیر ورکړو، تاسو خپله Satisfy شئ، هغوی تاسو له تفصیلی جواب درکړو چې تاسو Satisfy کړی۔ جناب شعیب خان صاحب۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو دولس منټه ټائم وو، لږ کښینئ، اخری وخت دے، الله الله کوه، ټائم دې پورا شوے دے۔ جی شعیب خان صاحب۔

جناب محمد شعیب: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، چې ماله تا د بجټ حوالې سره د خبرو موقع راکړه۔ فنانس منسټر صاحب 22-2021ء بجټ دې ایوان کښې پیش کړو او بار بار دا خبره کوی چې دا د خیبر پختونخوا تاریخی بجټ دے، دې نه مخکښې چې 21-2020ء کښې چې کله بجټ پیش کولو په دې معزز ایوان کښې، نو ده دا خبره کړې وه چې دا د خیبر پختونخوا مثالی بجټ دے، جناب سپیکر، د بجټ تعلق Direct, indirect د عوامو سره دے، که عوامو ته د بجټ ثمرات ملاؤ شی نو ته دا پوهه شه چې دا تاریخی بجټ دے، 22-2021ء او که د دې ثمرات عام عوامو باندې نه پریوځی نو مطلب دا دے چې دا تاریخی بجټ نه دے، دا به چرته تاریخ کښې لیکلې شی، دا تاریخی بجټ نه دے، دا به چرته تاریخ کښې لیکلې شی چې خیبر پختونخوا یو بجټ پیش کړے وو، په 22-2021ء کښې، جناب سپیکر صاحب، زه د پاکستان تحریک انصاف نه گله لرم، خفګان لرم او په صد احترام، دلته چې کوم د اپوزیشن پارټو ممبران ناست دی، زما Colleagues د هغوی چې کوم پارلیمانی لیډران دی، د هغوی نه زه هم د خفګان اظهار لرم، سیوائے د جمیعت علمائے اسلام نه، ځکه چې دوئ کله د پچیسویں آئینی ترمیم نه مخکښې کومې خبرې کولې، د قبائیلی علاقو د پاره او د دوئ دې خلقو وئیل، پاکستان تحریک انصاف نه واخله دلته چې د کومو پارټو والا خلق ناست دی، دوئ د قبائیلی عوامو ته دا خبره کړې وه چې قبائلی خلق په تیرو کښې پراته دی، دا د FCR 40 (Section) په کالا قانون کښې پراته دی او که چرې دلته Merger

اوشو نو دا خلق به په KP کښې ضم شی او دوئ ته به هغه ثمرات ملاؤ شی، دلته به چې کوم ایم پی اے ګانو ته ملاؤ شی۔ تیر شوی دوه کالو نه بجټ پیش کیږی خو زمونږ سره د پچیسویں آئینی ترمیم کښې د سرتاج عزیز ډاکیومنټس چې ته اوګورې نو په هغې کښې یوه وعده شوې وه چې مرکز به سالانه بجټ 110 ارب روپئ به په قبائلی علاقه جاتو کښې استعمالیږی، تیر اے ډې پی کښې چې کله بجټ شوے وو فنانس منسټر چون (54) ارب روپئ اعلان کړے وو، دې پیره بیا چون (54) ارب ئے Releases اوکړل چې کوم چوبیس (24) نه پچیس (25) ارب دے، مطلب دا دے چې دس هزار ارب روپئ چې کله په قبائلی جائیداد کښې استعمالیږی نو خدائے خبر چې پندره سال به لګی که بیس سال به لګی، دا سراسر د قبائلی عوامو سره دهوکه ده۔ زه د بلوچستان عوامی پارټئ بلاول صاحب نشته، ده له هم مبارکباد ورکوم او چې کوم دلته د Merger په حق کښې دعوې کولې، هغوی له هم مبارکباد ورکوم خو زه د جمیعت علمائے اسلام د طرف نه دا خبره کوم چې قبائلی عوام چې کوم Merger نه منی، زه بطور ایم پی اے PK- 115، زه د فاټا انضمام مخکښې مو هم نه دے منلے، اوس ئے هم نه منم او ان شاءالله وتعالیٰ آئنده به ئے هم نه منم۔ زه د دره آدم خیل حوالې سره خبره کول غواړم، زه د خیبر پختونخوا وزیر اعلیٰ محمود خان د زړه نه شکریه اداکوم چې هغه ماله په خپل لیټر پیډ باندې ډیر غټ فنډونه راکړل، نو چې زه کوم ځائې کښې تنقید کوم، پکار ده چې هلته زه پاکستان تحریک انصاف چې کوم ځائې کښې اپوزیشن پارټو سره او په دې حالاتو کښې تعاون کوی نو پکار دا ده چې Floor of the House باندې زه د وزیر اعلیٰ شکریه هم ادا کړم۔ وزیر اعلی صاحب، مشوا کوټ په دره آدم خیل کښې پسمانده علاقه ده، ماله ئے په خپل لیټر پیډ باندې 33 کلومیټر روډ راکړے دے، زه د وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا شکریه ادا کوم، په دې Floor of the House باندې ئے زه شکریه اداکوم، د عباس چوک نه اونیسه تر د کوهاټ ټنل پورې، زه د هغه هم شکریه ادا کوم چې ماله ئے نو کلو میټر روډ راکړو، بستی خیل قوم له ئے تین کلومیټره روډ ئے هم ماله راکړو او تاته پته ده محمود جان صاحب، چې دره آدم خیل د قبائلی اضلاع زړه دے، د کراچئ نه اونیسه تر ډی آئی خان پورې او ډی آئی خان نه

اونیسه چې څومره جنوبی اضلاع دی، دا په ټنل باندې راځی او دره آدم خیل
Cross کوی، زه وزیر اعلیٰ صاحب ته دا وایم چې څه رنگ تا په دره آدم خیل
باندې فوکس کړے دے او ماله دې سکیمونه راکړی دی، د دې سره آس پاس
حسن خیل سب ډویژن چې دا ډیره پسمانده علاقه ده، ما په وړومبنی سپیچ کښې
هم دا خبره کړې وه چې هلته یو څلور پنځه علاقې دی ډېټی سپیکر صاحب، چې
هغه ډیرې پسمانده دی او هغه خلق د اوبو نه محرومه دی، په هغې کښې گوړه،
پستونه، موسیٰ دره، ژواکی، حسن خیل دا ټولې علاقې دی، هلته اوس هم هغه
زاړه روایات دی چې سحر زنانه راپاڅیبری هلته چې کوم په سهار کښې کارونه
نه کوی، هلته لاړ شی اوبه راوړی او دومره اوبه، هلته بجلی نشته، هلته دومره
اوبه ورکوی چې هغوی د روزمره حساب سره خپل کارونه پرې کوی۔ جناب
سپیکر صاحب، د جنگلاتو منسټر صاحب وختی ناست وو، هغه له مایو
Suggestion ورکړو چې د وزیر سب ډویژن نه اونیسه تر ډی آئی خان پورې، تر
مغل کوټ چې کوه سلیمان هلته یو غر دے، دا ټول یو Belt دے، که په دې باندې
زعفران اوکرلې شی اوپه دې باندې د زیتون باغات اوکرلې شی، ته په الله یقین
اوکړه چې اربونه روپئ فنډ به دې صوبائی محکمې له ریونیو کښې به ان
شاءالله فائده وی۔ هغه سب ډویژن او لکی سب تحصیل بیټنی چې هلته چالیس
هزار آبادی ده خو یو سول هسپتال نشته، هلته دې هسپتال هم قائم شی ځکه چې
فنانس منسټر چې کوم دے هغه د هیلتھ منسټر هم دے خوش قسمتئ سره، او زه د
ده توجه دې علاقې طرف ته راوستل غواړم چې هلته هسې هم هیلتھ ایمرجنیسی
دوئ Declare کړې ده نو پکار ده چې په ایمرجنسی بنیادونو باندې په شپږو
ایف آرز کښې یو یو سول هسپتال ډی ټائپ هسپتال یا سی ټائپ منظور شی چې
هغه خلقو ته تکلیف نه ملاویږی۔ جناب سپیکر صاحب، ډی آئی خان سب تحصیل
مغل کوټ کښې بائیس (22) کسان ، چوالیس (44) کسان چې هغه د لیوی
خاصه داران پاتې شوی دی او هغه غریبان بار بار راځی ماله، زه ورسره هوم
سیکرټری ته هم لاړم چې والله اعلم چې دا لیوی خاصه دار اوسه پورې ولې
پولیس ته نه Convert کیږی، دا ولې مسئله ده؟ زه هوم سیکرټری ته تلے ووم،
هغه راته دا اووئیل چې د سات سو کسانو مشترکه قبائلو د لیویز سره دا مسئله

ده نو دا به مونږ یو پیکیج کښې منظور کړو، مهربانی دا اوکړئ چې کوم خلق خاصه دار نه پولیس ته Divert کیږی-----

Mr. Deputy Speaker: Windup, please.

جناب محمد شعیب: نو پکار دا ده چې د هغوی دا مشکلات دې هم حل شی او دې قبائیلی اضلاع سره چې کومې وعدې شوې دی، هغه وعدې دې پورا شی۔ اخری یوه خبره کوم د جانی خیلو باره کښې، د جانی خیلو واقعات دلته د سیاق و سباق نه هټ کر پیش کیږې، د جانی خیلو واقعه د دې نه څلور میاشتې مخکښې څلور کسان شهیدان شوی وو، جانی خیل علاقه زما د ایف آر سره ده، دا د شاه محمد سره نه ده، هغوی سره چې کومې وعدې شوې وې، په هغې کښې دا وو چې د دې نه پس به داسې واقعې نه پیش کیږی، وزیراعلی صاحب په Written form کښې Signature کړے دے ډپټی سپیکر صاحب، او د هغې نه پس یو میاشت تیره شوه، یو بل ځوان هلک چې هغه د اتهاره سال نه کم دے، هغه Target killing کښې شهید شوے دے، دلته آنریبل منسټر کامران بنګش صاحب دا خبره کړې ده چې دا ذاتی دشمنی ده، دا قومونه راوتې دی، زمونږ د قبائلو خپل رسم و رواج دے، چې کله داسې ذاتی دشمنی وی نو قومونه په احتجاج باندې نه رااوځی او الټا پکار دا ده چې حکومت د هغوی حوصله افزائی اوکړی، د هغوی په زخمونو باندې مرهم پټئی واچوی، الټا دلته غلط بیانونه اوکړی او تاثر هلته غلط ځی۔ وجه دا ده چې دا خلق اوس اسلام آباد ته روان دی او مختلف ځایونو کښې ئے دهرنه ورکړې ده، زه خپله د هغه علاقې یم، پښتانه خلق دی، غیرتمند خلق دی، هغوی له عزت ورکړئ، هغوی به بیا تاسو له عزت درکړی۔ پکار دا ده چې د منسټرانو یو ټیم لاړ شی، هغوی د وفدشکل کښې کښېنی نو ان شاء اللّٰہ وتعالیٰ دا مسئله به په خوشحالئ باندې حل شی، اللّٰہ دې تاسو له جزائے خیر درکړی۔ والسلام۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی نصیر اللہ خان صاحب، .Lapsed جی خالد خان صاحب۔

جناب خالد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس صدی کی سب سے بڑی وباء Covid 19 نے عالمی معیشت کو متاثر کیا، کاروباری بندش کی وجہ سے عالمی معیشت بالخصوص اور ہماری ملکی معیشت پر منفی اثرات پڑے، ان حالات میں بجٹ پیش کرنا اور ایک متوازن بجٹ پیش کرنا انتہائی مشکل بلکہ ناممکن تھا، ہمارے

صوبے نے اس ساری صورتحال کے باجود جو متوازن اور عوام دوست بجٹ پیش کیا جناب سپیکر، وہ قابل ذکر ہے۔ سب سے پہلے میں ہیلتھ پر بات کروں گا، ہیلتھ میں صوبے کے بڑے ہسپتالوں کے لئے 1409 ارب اور دو سو بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کے لئے جو پیسے مختص کئے گئے ہیں، میرے خیال میں ان پیسوں کی وجہ سے جو ہسپتالوں کی Up-gradation بی ایچ یوز کی Strengthen سے فائدہ ہو گا، ان کے جو مریض ہیں وہ Refer نہیں ہونگے، جو مریض ہیں، ان کا ڈسٹرکٹ میں علاج ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب، اس کے ساتھ Health facilities صرف ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز میں کی گئی ہیں، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ ان کی Facilities تحصیل لیول تک Extend کی جائیں، اگر میں اپنے حلقے کی بات کروں تو میرے حلقے کے ساتھ پڑانگ غار ڈسٹرکٹ مہمند کی تحصیل ہے، ادھر ٹی ایچ کیو ہسپتال نہیں ہے، ہمارے تنگی ہسپتال میں Health facilities نہیں ہیں، وہ لوگ ادھر آتے ہیں، پھر ان لوگوں کا سارا بوجھ چارسدے کے ہسپتال پر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ پشاور Refer ہو جاتے ہیں، میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اگر یہ Facilities ٹی ایچ کیو میں دی جائیں تو عوام کے لئے بہتر ہو گا، ایک احسن اقدام بھی ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب، اگر میں تعلیم کی بات کروں تو تعلیم کیلئے جو اس اے ڈی پی میں انہوں نے Up gradation کے لئے سکولز شامل کئے ہیں، آئی ٹی لیب میں آئی ٹی آلات مہیا کرنا، اس کے ساتھ ساتھ جو Proposal ابھی انہوں نے بنائی ہے کہ ہم Evening shift سکولوں میں شروع کرینگے، اگر اے ڈی پی میں سکول ملتے ہیں تو اس کی بلڈنگ پر یا اس کی کنسٹرکشن پر بہت زیادہ ٹائم لگتا ہے، ان کی جو Proposal ہے، اگر اس Evening shift کی Implementation ہو جائے تو اس سے جو ہمارے معاشرے کی تعلیمی سرگرمیاں ہیں، ان پر مثبت اثرات مرتب ہونگے۔ جناب سپیکر صاحب، اس کے علاوہ منسٹر فنانس نے جو کہا ہے کہ جتنے بھی ڈسٹرکٹ لیول پر ہمارا 1122 کا ریسکیو ہے، اس کو ہم تحصیل لیول تک Extend کرینگے۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر تحصیل لیول تک اس کو Extend کیا جائے اور پھر اس کی ریکروٹمنٹ ڈومیسائل Basis پر ہو جائے تو یہ ان لوگوں کے لئے جو اس میں بھرتی ہوتے ہیں، ان کی جو Locations ہوتی ہیں، ان کو Location trace کرنے میں بہت آسانی ہو گی۔ سر، میں Developmental side کی بات کروں گا، فنانس منسٹر نے کہا ہے کہ بھئی ہم جو تاریخ رقم کر رہے ہیں وہ ایشیاء میں کسی نے نہیں کی ہو گی لیکن میں ان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو Ongoing سکیمیں ہیں، ان میں ان کی Allocation بہت زیادہ کم ہے، اگر یہ جولائی میں جو Full allocation ہے، اس

کو Release کر دیں تو ڈسٹرکٹ میں اتنی Liabilities پڑی ہیں کہ اگر وہ اپنی Liabilities لے لیں تو پھر اس کے بعد وہ کام کرنے کے قابل نہیں ہونگے۔ میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ جو ان کی Allocation ہے، اس کو Kindly تھوڑا سا زیادہ کر لیں تا کہ آنے والے وقت میں وہ سکیم Complete ہو جائے۔ میں چارسدہ میں ایک سکیم کی بات کروں گا، جو ایریگیشن میں ہے، وہ Improvement and up gradation of roads along canal and then in district Charsadda، یہ پچھلی اے ڈی پی 17-2016ء میں Reflect ہوئی، ابھی جو اس کی Allocation رکھی گئی ہے، یہ 150 ملین ہے، اگر اس تناسب سے ہم دیکھ لیں تو تقریباً پانچ سال گزر گئے اس کو Complete کرنے میں اور اس کی جو Through forward liabilities بنتی ہیں، اگر اسی تناسب سے یہ چلتی رہی تو آنے والے پانچ سالوں میں بھی یہ Complete نہیں ہو گی۔ میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ جتنی Ongoing سکیمیں ہیں، ان کے لئے آپ Allocation کو Revise کر دیں، ان کی Allocation زیادہ کر لیں، آپ Kindly تو کوشش کرتے ہیں کہ ہم اس کی Allocation جولائی کے First week میں یا جولائی کے End تک ہم Release کر دیں، Allocation release ہو جائے گی، اس میں سے جتنی Liabilities پڑی ہیں تو پھر وہ Liabilities کنٹریکٹر لے لیں گے، آگے ان میں کام کرنا ان کے لئے مشکل ہو گا، یہ ہمارے لئے بڑی تکلیف دہ ہے۔ اس کے علاوہ میں ایک اور بات کروں گا جو اس سے Related نہیں ہے، کل جو چمکنی میں افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے، جو سات بندوں کا قتل ہوا ہے، اس میں چار جو ہیں، ان کا تعلق میرے حلقے تنگی سے ہے جس میں تین بچے اور ایک ان کی ماں ہے، پولیس نے ابھی تک جو ملزمان ہیں وہ Trace نہیں کئے، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اس میں ایک سپیشل ٹیم بنائی جائے تا کہ ان ملزمان کو Trace کرنے میں وہ اپنی Profession اور اپنی Efforts استعمال کر سکیں۔ اس کے علاوہ یہ دہشت گردی کا واقعہ ہے، اگر ان میں کوئی ایسی دفعات نہیں لگیں جو دہشت گردی سے Related ہوں تو Kindly وہ دفعات ان میں شامل کی جائیں۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جی، محترمہ عائشہ بی بی، .Lapsed جی سردار خان۔

<u>جناب سردار خان:</u> جناب سپیکر صاحب، بجٹ مالی سال 22-2021ء فنانس منسٹر صاحب کی سپیچ میں اپوزیشن کی خاموشی نے معزز ایوان کے تقدس میں اہم کردار ادا کیا۔ جناب سپیکر صاحب، حلقہ PK-3 تحصیل خوازہ خیلہ چار باغ، چند اہم منصوبوں کی منظوری صوبائی حکومت اور چیف منسٹر صاحب نے دی، زہ

د دوئ شکریه ادا کوم چې هغوی د یو څو منصوبو منظوری ورکړې ده، په بجټ 22-2021ء کښې چې مونږ ته کومې پیسې د روډ او د پل د پاره ایښودې دی، هغه ډیرې زیاتې کمې دی، زمونږ سره په حلقه کښې لنک روډونه پخول، چشمو او چینو نه اوبه راوستل، پائپ لائن او هسپتال د آر ایچ سی نه Upgrade کول، خوازه خیله بی ایچ یو، مالم جبه، کشوره هغه Upgrade کول او میاندم Upgradeکول، دې اسمبلئ کښې، دې ایوان کښې ما قرارداد هم پاس کړے وو، زمونږه هلته ډیر زیات د اوبو تکلیف دے، که تاسو ټائم راکړئ نو پائپ لائن چې دے، هغه د پلاسټک پائپ دے، هغه شپږ میاشتې یو کال اړوی او کله چې برفباری، واؤره اوشی، په پائپ کښې هغه مائع ټهوس شی، هغه چوی، لیک کیږې نو مسلسل دا کال اړوی او زیات وخت نه اړوی، نو مونږ خلقو ته د اوبو ډیره زیاته پریشانی ده، د پائپ لائن د وجې جماعتونو کښې، محلو کښې په هغې کښې مونږ له لږ ریلیف راکړئ، خصوصی په دې روان بجټ کښې، مونږ ته هلته د وړو وړو واټر پمپونو د بورنګ ضرورت دے، چند سکولونه چې دی، هلته په هغه علاقه کښې نشته دے، ما ایوان کښې، اسمبلئ کښې بار بار دلته وئیلی دی چې هلته د پرائمری سکولونو ضرورت دے، پرائمری ټو مډل سکولونو ضرورت دے، مډل ټو هائی سکولونو ضرورت دے، په دیکښې زمونږ سره خصوصی مهربانی اوکړئ، په ایریګیشن چینلو کښې تیر جولائی کښې Flood راغلے وو، هغې هغه بندونه اوړی دی، د آله آباد نهر چې دے د هغې صفائی ده، داسې په هر Villageکښې هغه نالئ چې دی، د هغې پخول دی او زمونږه خیبر پختونخوا زیات انکم چې دے، هغه په زراعت باندې دے، که چرته دې نهرونو له پیسې کیښودې شی او د دې صفائی اوشی، د دې بندونه اوشی نو په زراعت کښې به ډیره زیاته ترقی راشی او د خلقو مقامی آمدن به سیوا شی۔ بل ما د انصاف کارډ خبره کوله، یو تجویز به دې ایوان کښې پیش کوم، انصاف کارډ کښې چې د کډنی بیمار وی، د هغه آپریشن چې اوشی، د هغه نه ګردہ کټ کړی یا څه مسئله جوړه شی نو هغې کښې هغه د میاشتې دوه پورې د هغه پچیس او تیس هزار روپئ د میډیسن خرچه راځی نو هغه که په دې پروګرام کښې شریک شی، هغه میاشت نیمې د پاره هغه میډیسن ورکړی او ډائیلاسز چې دے د هغې پانچ

چھ هزار روپئ چې دی، په هفته کښې درې پیرې ډائیلاسز کیږی او پانچ چھ هزار روپئ په یو ډائیلاسز باندې لګی، تاسو هسې هم د دې صحت کارډ دا پروګرام چې دے، د تیر کال نه جاری دے، که دا دوه آئټمز په هغې کښې شامل شی نو د غریبانانو خلقو ته به ډیر زیات سهولت فراهم شی، د علاقې خبره خو ما اوکړه، افسوس دے چې زمونږه پولیس چوبیس ګهنټې حاضر سروس وی، د پولیس د خوراک د پاره که فنانس منسټر صاحب لږ دې ته توجه ورکړی، د پولیس د خوراک د یوې میاشتې 681 روپئ دی، د ورځې چوبیس ګهنټې د سحر نه واخله تر سبا سحر پورې هغه بائیس روپئ د یو ورځ د خوراک راځی، یوه ورځ بائیس روپئ سات پیسې نو که مهربانی اوشی او دا ورته د ورځې 250 روپئ کړئ نوپه 250 روپئ به څه لږ ډیر خوراک هغه ته فراهم شی نو ښه به وی۔ یو فورس چوبیس ګهنټې حاضر سروس دے بل د هغوی سره چې دے، تین سو لیټر تیل د هر تهانړې د موبائیل ګاډی سره دی، ورځ تر ورځه واقعات ډیر زیات شو، پولیس چوبیس ګهنټې په حرکت کښې دے، دا دو او تین سو لیټر تیل، ډیزل یا پټرول چې دی، که کم ازکم دا پانچ سو شی، د چوکئ د پاره 150 دی، که دا 250 شې نوښه به وی۔ د موټر سائیکل د پاره تیس دی، که دا پچاس ته اورسی نو هغه پولیس ته به زیات وسائل فراهم شی او په حرکت کښې به راشی، تاسو وئیلی دی چې مونږه د پولیس کرپشن او رشوت ختموؤ نو چې دغه تیل د هغوی د میاشتې نه پورا کیږی نو هغه به خامخا چاته وائی چې ماله پیسې راکړئ چې پټرول واچوم، په دېکښې مونږ ستاسو په واسطه باندې معزز ایوان چې دے، تاسو توجه ورکړئ، حالات نن داسې دی چې مونږه Loan د مختلف بینکونو نه اخلو، د صوبې خپل آمدن کم دے، مرکز په بجټ کښې دې د پاره څه ایښودی دی یا ئے نه دی ایښودی، نن سبا په دې ملک کښې ډیره زیاته مهنګائی ده، د هغې د پاره چې د کابینې منسټران صاحبان او وزیر اعلیٰ صاحب تاسو کیښنئ او د هغې د پاره څه لائحه عمل رااوباسئ چې روزمره دیهاړی مار چې دی، پانچ چھ او که سات سو روپئ دیهاړی اخلی، هغه د کرایه کور، د هغه د بجلئ بل، د هغه د ګیس بل، د هغه د اوبو بل، د هغه د ماشومانو سبق او پانچ چھ سو روپئ نو دا کم از کم چې کوم دیهاړی مار دی نو د هغوی چولهې چې دی هغه بندې شوی دی نو

په دیکښې خصوصی تاسو مهربانی اوکړئ، فوډ کښې د خوراک په اشیاء کښې هغې له لږ Subsidy relief ورکړئ، لیبر منسټر صاحب ناست دے، مونږه دا نه وایو چې مونږ له راکړئ خو چې کوم مزدور طبقه ده نو هغه دې Entry کړی، د هغه رجسټریشن دې اوکړی او هغوی ته دا یو ځائې فراهم کړی چې د دې ځائې نه به تاسو له په ریلیف باندې مونږه فوډ د رکوؤ، یوټیلټی سټور دے خو بعضې وخت هغې ته څه راځی یا نه راځی، یو آئټم چې دے په هغې کښې لږ سهولت وی، په ټولو کښې نه وی، بله د هغې سره زمونږه د ملک سسټم چې دے، پرائس کمیټی ده، انسپکټران دی خو هغه ډیوټئ کښې کوتاهی کوی، د کمپنئ نه، کارخانې نه چې د غواړو ټیم ډکیږی، ننه پورې هیڅا هغه ټیم نه دے کتلے دا څو کلو دے؟ هغه دکاندار ورته وائی کمپنئ ته چې ماله دا ټیم نیم کلو کم ډک کړه، نیم کلو ئے کم کړی، څوک ورته وائی کلو ئے کم کړه، خلق راځی دکان نه هغه ټیم اوړی او هغه بیا بل ځائې ته ځی، د هغې هغه وزن کم ازکم هغه درې دړئ دے، پندره کلو دے، هغې کښې چوده کلو وی، ساړهې تیره کلو وی، نو هم دغه پرائس کمیټئ ته د دې ایوان په ذریعه د فوډ منسټر په ذریعه باندې یو هدایت جاری شی، فوری طور په دې باندې نوټس واخلئ او هغه تکمیل ته اورسوئ چې هغه خلقو ته په دیکښې کمے نه وی۔ د فوډ منسټر نن نشته دے خو هغه چې کوم نظام روان کړے دے، زه ئے شکریه ادا کوم چې هغه ټول Computerized internet system باندې چې گودام نه کوم غنم مل ته ځی او مل ته هغه گاډی د ننه کیږی او هغه بیا د هغه ځائې نه تقسیمیږی او هغه ټوله ډیټا چې ده هغه Computerized ده، هغه دا وئیلی دی، ان شاءالله امید ساتو چې د گودام نه کوم غنم ځی، د ملونو کوټه ده، هغه به بل مارکیټ ته نه ځی، هغه به سیدها مل ته ځی او ان شاءالله کیدې شی چې په دې اوړو کښې به خلقو ته د اوړو کمے هم نه راځی او هغه ډاکې چوری چې ده نو دا به ترې ان شاءالله ختم شی، هغه اوس زه خبر شوے یم چې هغه دا نظام مقرر کړے دے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کړئ جی۔

<u>جناب سردار خان</u>: لږ ټائم راکړئ، زما یو گله ده، په دې معزز ایوان کښې تاسو ته کومه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ کښې خبره اوکړه۔

جناب سردار خان: زما دا عرض دے چې مونږ ته ئے اوس موجوده کومې پیسې ایښودې دی نو زه دا نه شم وئیلې چې د هغې نشاندهی به زه اوکړم، تیر وخت کښې ئے پیسې ایښودې دی خو افسوس دے دا یو Routine دے، دې ایوان کښې راروان حکومت هغه به هم دا طریقه کار چلوی چې زمونږه یو څو ایم این اے ګان صاحبان په مرکز کښې مایوسه ښکاری، هغوی راغلی دی، هغوی تې ایم اے ته ولاړ دی، بلدیات نشته، ټی ایم اے ته ولاړ دی چې زمونږه یو څو سکیمونه په ډسټرکټ کونسل کښې ولاړ دی، دې صوبه کښې ولاړ دی نو مونږ خو ځان له څه 145 یو، د ټولې صوبې مختلف علاقې دی، هغه په دې باندې هم Overload دی، هغوی وائی مونږ له پیسې راکړئ چې مونږه هلته کار اوکړو نو د عوامو ډیمانډ دے، د عوامو مطالبه ده، د عوامو ضرورت دے، حقدار هغه دے چې د عوامو د سهولت د پاره هغه حکومت ته آواز اوکړی، عوامو ته سهولت اورسوی خو مونږ ته دا افسوس دے، زه وایم چې دا سکیم زما دے، هغه وائی دا زما دے نو باقاعده د ایم این اے چې کوم سکیم دے، هغه ډیپارټمنټ نه Proper چټهئ پکار ده چې دا چټهئ درغله، دا ایم این اے دے، دا فنډ مونږ هغه له ورکوؤ نو مونږ به تړې قلار یو خو د دې نه جنګ جهګړې جوړیږی، زمونږه د ایم این اے ګانو په مینځ کښې اختلاف پیدا کیږی، هغه ایم این اے صاحب هم د دې علاقې دے، هغه د خپلې علاقې نمائنده دے، مونږه هم نمائندګی کوؤ نو چې زمونږه په آپس کښې دا Tussle نه راځی نو مهربانی به وی، شکریه به وی، مزید توقع ساتو، زمونږه د دې اوبو سکیم باندې او په دې معزز ایوان کښې په دې موجوده بجټ کښې۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی، شکریہ۔ محترمہ آسیہ خٹک صاحبہ۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے موقع دیا، بجٹ 22-2021ء پہ اظہار کرنے کا۔ میں اس کو ایک Inclusive budget کہوں گی کیونکہ اس میں ہر شعبے کو Address کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے میں یہ کہوں گی کہ ہمارے کچھ Targets ہیں، Internationally SGDs کو Achieve

کرنا ہے، Budget allocation ہر بار SGDs میں ہوتی ہے لیکن اس بار انٹرنیشنل معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے ہر Head میں اس کے مطابق Allocation کی گئی ہے، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ یہ انٹرنیشنل لیول کو بھی اس بجٹ میں Address کیا گیا ہے۔ (تالیاں) دوسری چیز یہ ہے کہ اس بجٹ میں ہر شعبے کو فنڈنگ کی گئی، اس کی سب سے بڑی مثال میں آپ کو دیتی ہوں کہ پچھلے بجٹ میں خواتین کے لئے کچھ نہیں تھا، اس بار ایک ارب روپے مختص کئے گئے (تالیاں) اور Autism کے جو مریض ہوتے ہیں جس کو کوئی سمجھتا ہی نہیں ہے، ان کے لئے Center of excellence کا قیام اس طریقے سے باہم معذوری یا جسمانی بچوں کے لئے "رحمت اللعالمین فنڈ" کا قیام اور پشاور اور ڈی آئی خان اس میں Street children's جو ہیں ان کے لئے فنڈز کی جو Allocation ہے، یہ ہماری اس حکومت کا ایک بہت بہترین اقدام ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اس بجٹ میں مذکر و مؤنث تو ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن اس بجٹ میں جو Fifty million rupees مؤنث کے لئے یا جو Transgender کے لئے Allocate کئے گئے ہیں، یہ بھی Inclusive budget ہونے کی نشانی ہے۔ پچھلی گورنمنٹ میں بیس ملین روپے مختص کئے گئے تھے لیکن سب کو پتہ ہے کہ Pandemic کی صورتحال تھی، سارا بجٹ ہیلتھ پہ جا رہا تھا، اس صورت میں وہ ڈیپارٹمنٹ کو Releases نہیں ہو سکیں، اس بار ہمیں پوری امید ہے کہ یہ ان کے لئے Releases بھی ہونگی اور ان کی بہتری کے لئے اس پہ کام بھی ہو سکے گا۔ جناب سپیکر صاحب، صحت جو اس Pandemic میں سب سے بڑا المیہ ہے، ہم کہتے ہیں کہ سب Damage ہوئی ہے، اس Pandemic میں وہ صحت ہے، اس وقت خیبر پختونخوا میں جو صحت میں اقدامات ہو رہے ہیں وہ قابل تحسین ہیں، پھر جو South regions میں مختلف ڈی ایچ کیوز میں جو Fund allocation ہو رہے ہیں، Phase-1 میں ڈی ایچ کیو کرک کو شامل کیا گیا ہے، میں منسٹر ہیلتھ کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا جو ہم سے کیا تھا، یہ میری ذمہ داری ہے، میں آپ کو ڈی ایچ کیو کرک وہ Completely وہ Upgrade بھی کر کے دونگا اور Equipped بھی کر کے دونگا، میں شکر گزار ہوں (تالیاں) میں منسٹر ہیلتھ کی شکر گزار ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ یورپ وغیرہ کے بارے میں تو تصور ہو سکتا ہے کہ وہاں بی ایچ کیو یا آر ایچ سی وہ Twenty four hour کام کر سکے، اس صورتحال میں Under developed countries میں یہ بڑا مشکل کام ہے جہاں پر Two hundred BHUs کو (24 hours a days, 7 days a week) وہ 7/24 اور Fifty

RHCs کو 24/7 جو ہے کھلا رکھنے کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، یہ بھی صحت کے حوالے سے حکومت کا بہترین اقدام ہے۔ جناب سپیکر، اس Pandemic کے ساتھ جو سکولز یا تعلیم کا شعبہ متاثر ہوا ہے اور جو بحالی کی طرف بڑی مشکل سے جا رہے ہیں، پہلے سے تعلیم میں ہماری کوئی اتنی اچھی صورتحال نہیں تھی لیکن جتنی اس Pandemic نے اس کو Damage کیا، ہمارے جو منسٹر تعلیم ہیں، انہوں نے بڑی کوشش کی ہے کہ اس نقصان کو Recover کرنے کے لئے Twenty one hundred plus نئے سکولز کی تعمیر اور مرمت کا کام کیا جس سے ایک لاکھ 20 ہزار نئے بچوں کو Admission دینے کے مواقع ملیں گے۔ اس کے ساتھ Twenty thousand نئے اساتذہ جو کہ اس کمی کو پورا کریں گے، Three hundred school leaders کی تعیناتی اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری جو Priorities میں ہے وہ تعلیم شامل ہے کہ ہم بچوں کو اچھی اور معیاری تعلیم دے سکیں۔ جناب سپیکر، مقامی حکومتیں۔ کسی بھی معاشرے کو Develop کرنے کے لئے مقامی حکومتوں کا کردار تقلیدی ہوتا ہے یا ابتدائی ہوتا ہے، مقامی حکومتوں کے لئے جو فنڈ مختص کیا گیا ہے وہ ایک جمہوری حکومت کی حسن کی طرف اشارہ ہے، وہ بحال کرنا چاہتی ہے کہ مقامی حکومت ہو تاکہ Foot step پہ یا Door step پہ عوام کو ایک ترقی مل سکے۔ جناب سپیکر، کرک کے لئے ایک خصوصی پیکج کا اعلان کیا گیا، میری وزیر خزانہ صاحب، کیبنٹ سے ریکویسٹ ہے کہ اس میں کوہ میدان روڈ اور شریف روڈ کو شامل کیا جائے تاکہ وہاں پر جو چوہتر (74) سال سے محروم طبقہ ہے، ان کے ذرائع آمدورفت کا بندوبست ہو سکے، ان کو بھی ترقی کے مواقع ملیں۔ جناب سپیکر، یہاں فلور پر ہر روز بلین ٹریز سونامی پہ بات ہوتی ہے لیکن یہ لوگ صرف کتابوں پہ یا کسی مفروضے پہ بات کر رہے ہوتے ہیں، کوئی جا کر دیکھے کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ وہاں پہ جو نئے درخت اگائے گئے، اس کے ساتھ Nature بحال ہو رہی ہے اور Natural جو اس کے ساتھ Growth ہو رہی ہے، شکر الحمد للہ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے جو World Environmental Day ہے وہ اسی بلین ٹریز سونامی کی وجہ سے مقرر ہوا ہے، یہ Credit بھی ہماری گورنمنٹ کو جاتا ہے۔ جناب سپیکر، اتنا بہترین بجٹ دینے پہ میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ اس کو جلد سے جلد Release کریں تاکہ عوام کو ریلیف ملے۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> محمد نعیم صاحب، Lapsed. محترمہ شاہدہ صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آج بجٹ 22-2021ء پہ بحث ہو رہی ہے، تمام اسمبلی کے ممبران نے اپنی اپنی تجاویز پیش کیں لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ پرانے جو نامکمل منصوبے ہیں، ان کے لئے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔ ایک اور بات کہ غریبوں کے لئے خاطر خوا کوئی اقدامات نہیں کئے گئے، روزانہ کی ضروری اشیاء اور دیگر ضروریات زندگی کے لئے کوئی رعایت نہیں، سرکاری ملازمین کے حوالے سے ایک بات کرونگی، پہلی مرتبہ حکومت نے نئے پاکستان میں بہت غیر منصفانہ رویہ اختیار کیا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ Paper reading نہیں کر سکتیں، آپ اپنی بات کریں، Paper سے Reading آپ نہیں کر سکتیں، پوائنٹس آپ لے سکتی ہیں لیکن Paper reading آپ نہیں کر سکتیں۔

محترمہ شاہدہ: اچھا، صوبائی حکومت نے اپنے ملازمین کے لئے دس فیصد رکھ دیا ہے اور جو وفاقی ہیں، انہوں نے پچیس فیصد، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جس طرح وفاقی حکومت کے ملازمین کو پچیس فیصد ملا ہے، اسی طرح ان کو بھی اس میں شامل کر دیں۔ جناب سپیکر صاحب، مردان بے نظیر چلڈرن ہسپتال کی تعمیر 2008ء میں شروع ہوئی ہے، اس پر تا حال کوئی کام نہیں ہوا ہے، لہذا اس پر دوبارہ کام شروع کیا جائے۔ عوامی نیشنل پارٹی کے دور حکومت 2008ء سے 2013ء تک مردان کے لئے خیبر پختونخوا کا پہلا بڑا اور پاکستان کا تیسرا بڑا جدید منصوبہ ہے، بے نظیر چلڈرن ہسپتال جس کی تخمینہ لاگت 2190 ملین روپے اور تکمیل 2014ء تک تھی، اے این پی کے دور حکومت میں اس منصوبے پر 575 ملین روپے خرچ ہوئے جبکہ منصوبے کو تمام فنڈز جاری کئے گئے لیکن پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے 2013ء سے تا حال فنڈ کو روکا ہوا ہے جبکہ 1585 ملین روپے کو روکے رکھا، بلڈنگ تقریباً مکمل ہے، بڑی رقم مشینری اور بیڈز کے لئے چاہیئے، ڈالر کی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے منصوبہ 2190 ملین سے لیکر 2325 ملین تک جا پہنچا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ Paper سے Reading نہ کریں۔

محترمہ شاہدہ: حکومت کی نااہلی کی وجہ سے، فنڈ کے اجراء کی تکمیل نظر نہیں آ رہی ہے جس کی وجہ سے عوام کے بچے ہسپتال سے محروم ہیں اور ایک بڑا منصوبہ ضائع ہونے کا خدشہ ہے، میں تو کچھ اس سے بھی پڑھ کر دونگی، اس لئے مجھے اس میں رعایت دی جائے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Paper سے Reading نہ کریں، باقی بات کر سکتی ہیں، کریں۔

محترمہ شاہدہ: اس میں جو فگر ہے، وہ مجھے اس سے دیکھنا پڑے گا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، بالکل فگر آپ دیکھ لیں، دیکھیں، اس طرح ہے کہ بالکل آپ Paper سے Reading کر رہی ہیں تو وہ غلط ہے۔

محترمہ شاہدہ: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ اس طرف کرنا چاہتی ہوں، جناب سپیکر صاحب، کہتے ہیں کہ سابقہ فاٹا کے لوگوں نے بہت قربانیاں دی ہیں لیکن ان کے مسائل اور دادرسی میں ہم سستی سے کام لے رہے ہیں، پچھلے دو دہائیوں سے فاٹا میں کام کرنے والے ملازمین جیسے ڈاکٹرز وغیرہ تاحال Regular نہیں ہوئے اور در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں، Merger کے بعد ان کا بھی حق بنتا ہے کہ ان کی سروسز کو Regular کیا جائے جبکہ باقی صوبے کی طرح اور سرکاری ملازمین کی طرح ان کو بھی اس میں شامل کیا جائے، میری استدعا ہے کہ جلد از جلد ان ملازمین کو مستقل کیا جائے تاکہ روز روز کی تکالیف سے بچ سکیں۔ صوبے کی آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Dictation جو آپ کو جس نے لکھ کر دی ہے، یہ غلط ہے، میڈم، بالکل آپ۔

محترمہ شاہدہ: یہ میں نے خود لکھی ہے لیکن اس طرح ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بالکل Reading نہ کریں، آپ پوائنٹس اور فگرز لے سکتی ہیں لیکن آپ بالکل Paper سے Reading نہ کریں۔

محترمہ شاہدہ: اچھا، ہمارے صوبے کی آبادی زیادہ تر نوجوانوں پر مشتمل ہے، اس لئے بجٹ میں کئی نوکریوں اور روزگار کے مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔ چند دن پہلے صوبائی پبلک سروس کمیشن نے پی ایم ایس کی خالی پوسٹوں کے لئے ٹیسٹ لیا، 36 ہزار امیدواروں نے Apply کیا تھا اور کمیشن میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ 25 امیدواروں کی لسٹ آگے امتحان کے لئے شارٹ لسٹ کی جائے، جناب سپیکر صاحب، یہ بنیادی حق کی خلاف ورزی ہے کہ امیدواروں کو مقابلے کے امتحان میں بیٹھنے سے محروم کیا جا رہا ہے، لہذا میری یہ گزارش ہے کہ کمیشن اس فیصلے پر نظر ثانی کرے اور تمام امیدواروں کو امتحان میں بیٹھنے دیا جائے، جو امیدوار حالیہ Screening test میں چالیس فیصد Marks لیں، ان کو بھی امتحان میں شامل کیا جائے۔ دوسری بات میں وہ زبانی بتاؤں گی، مردان میں مافیا نے اپنے ڈیرے ڈالے ہیں، ہر ڈاکٹر ہسپتال میں جو مافیا ہے، کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں، ہمارے ایم ایم سی ہسپتال میں غیر قانونی گیٹ بن رہا ہے جس سے

عوام کو بہت تکلیف ہے، اس لئے کہ ڈاکٹروں نے وہاں پہ اپنے لئے کلینک بنائے ہیں، ہسپتال کی جو سی ٹی سکین مشین ہے، وہ استعمال نہیں ہو رہی اور غریب مریضوں کو باہر بھیج رہے ہیں کہ وہاں پر سی ٹی سکین کریں۔ دوسری بات، لینڈ مافیا ہے، انہوں نے بھی بہت شور مچایا ہے، میں لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ وہ اس پر ذرا غور کریں، ہم لوگوں کو اس سے بچائیں، اس لئے کہ ہم شریف لوگ ہیں، اس طرح ہم ان کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتے، اس میں ہماری مدد کریں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس کا بھی لوکل گورنمنٹ سے تعلق ہے، جب کامران بنگش صاحب اس ٹائم لوکل گورنمنٹ میں تھے، میں نے ایک کال اٹنشن لایا تھا، اس میں میں نے ان کو کہا تھا کہ ہماری ایک پرانی خستہ ٹینکی ہے جو پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں بنی جس سے ہوتی-I اور ہوتی-II کو پانی مل رہا ہے، اس موسم میں لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت ہے لیکن ٹینکی ایک سال گزر گیا اس کے باوجود بھی اس ٹینکی کا کام ابھی تک پورا نہیں ہوا، اس کے نیچے جو پرائمری سکول ہے، اس کے گرنے کا خدشہ ہے جس میں کافی جانیں ضائع ہو سکتی ہیں، لہذا میں لوکل گورنمنٹ سے اور وزیر صحت سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ ہمارے اس حال پر رحم کریں، اس کا جلدی سے جلدی کچھ حل نکالیں۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ یہ جو آخر میں آپ نے باتیں کی ہیں، یہ آپ کے اپنے دل کی آواز تھی، وہ آپ نے صحیح کی ہیں، باقی Paper سے Reading تھی۔ جناب ویلسن وزیر صاحب نہیں ہیں، Lapse ہو گیا۔ جناب نصیر اللہ خان صاحب۔

<u>جناب نصیر اللہ خان</u>: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ زه کیدې شی بجټ سپیچ بهترین اونه کړم، څنګه چې تاسو ټولو اوکړو خو کوشش کوم چې صحیح ایشوز رااوچت کړم۔ زه جناب سپیکر مشتاق احمد غنی صاحب ته خراج تحسین پیش کوم چې په هغه ورځ باندې ئے بهترین ماحول جوړ کړے وو، زمونږ مشر سی ایم محمود خان صاحب، د هغوی په لیډر شپ کښې زمونږ سلیم جهګړا چې کوم بهترین طرز کښې دا بجټ پیش کړو، زه وایم چې دې نه اول مونږ هغه هومره ښائسته طرز کښې بجټ نه دے کتلے۔ بیا د ټول اپوزیشن ممبرز هم شکریه ادا کوم چې دوئ ډیر زبردست ماحول برقرار اوساتلو۔ زه حافظ عصام الدین صاحب چې دوه ورځې مخکښې کوم سپیچ کړے وو، په هغې کښې د ده چې کومه مایوسی د ساؤته وزیرستان په

باره کښې بیانوله نو زه هغه ته لږ جواب ورکول غواړم. حافظ عصام الدین یو تکړا ځوان دے خو Facts and Figures نه نه دے خبر، هغه بله ورځ ده په سپیچ کښې اووئیل چې په وزیرستان کښې سکیمونه خرڅیږی، زه د ده نه تپوس کوم چې په یو باندې لاس کیږده چې مونږ ټول حکومت معافی هم اوغواړو او هغه سړی ته سزا هم ورکړو خو چونکه د ده په لاس باندې سکیمونه نه کیږی، د هغې د وجې نه حافظ عصام الدین په پاکستان تحریک انصاف ډیر غلط الزام لګوی. زه دا وایم چې د ده سره Figures نشته، که دے تپوس اوکړی، Hundred کلو میټر روډ دا تیر کال کښې ده ته منظورشوے وو، د ده په حلقه کښې، زما په حلقه کښې نه دے شوے، د ده په حلقه کښې شوے دے خو دے د هغې باوجود وائی چې پاکستان تحریک انصاف ښه هسپتال نه دے جوړ کړے په ساؤتھ وزیرستان کښې خو د هغې باوجود وائی چې پاکستان تحریک انصاف څه نه کوی. د دوئ په دور کښې دوئ دې ماته دا اوښائی چې د دوئ په دور کښې سکیمونه چې کوم وو، دوئ دې مونږ ته په پښتو کښې اووایئ چې شنه په شنه خرڅیږی، په ګراؤنډ باندې به څه نه وو، په هوا کښې به ئے پیسې اوباسلې، د دوئ ټهیکیداران چې کوم دی، که د جمیعت العلمائے اسلام دی، هغه ټول د جمیعت العلمائے اسلام ممبران هم دی او زمونږ ټیچران هم دی او ټهیکیداران هم دی، نن د هغه خلقو چې کله کاروبار او دکان بند شو نو نن وائی چې پاکستان تحریک انصاف نه دے ښه، خیر بیا هم زه ورته وایم چې الحمد للّٰه، ثم الحمد للّٰه زه تیمور سلیم جهګړا صاحب، سی ایم صاحب او ورسره چې څومره فنانس ټیم دے، څومره د پی اینډ ډی ټیم دے، د هغوی شکریه ادا کوم چې دې ځل جنوبی وزیرستان ته په تاریخ کښې هم دومره څه نه دی راغلی چې کوم دې کال راغلی دی، چونکه مولانا صاحب د خپلې پروپیګنډې نه بهر نه راوځی، بار بار دوئ په مونږ باندې الزامات لګوی لګیا دی، زه د حکومت شکریه ادا کول غواړم، بلکه اول به د دوئ والا دوه کسان زه Highlight کړم چې د جمال الدین صاحب ایم این اے چې کوم دے، د هغوی سیکرټری اختر ګل ئے نوم دے، هغه زمونږ سرکاری ټیچر دے، د دوئ سره پرسنل سیکرټری دے، ټهیکیدار هم دے او دلته کښې په پی اینډ ډی کښې ټول څیزونه هم د ده په نوم باندې کیږی، چا پرې غږ اونه کړو نو دې نه

پس دوئ ته مونږ سوال کوؤ چې خپل ټیچران چې دی هغوی ته دې اووائی چې Teaching دې کوی، ټهیکیداری دې نه کوی۔ زه شکریه ادا کوم چې کوم Trade route زمونږ په اے ډی پی کښې راغلے دے ، انګور اډه ټو ټانک، هغه زمونږ د پاره نه، د پورا خیبر پختونخوا د پاره یو بهترین پراجیکټ دے ، انګور اډه ځومره مضبوطیږی، خیبرپختونخوا به هم مضبوطیږی، بیا چې زمونږ کوم Women and Children Hospital زما د دوه کالونه بار بار به مو ډیمانډ کولو، دې ځل له په اے ډی پی کښې، په AIP کښې Reflect شوے دے ، زه شکریه ادا کول غواړم د خیبر پختونخوا د ګورنمنټ چې الحمد لله د جنوبی وزیرستان د غریبو عوامو او د زنانؤ آواز ئے واؤریدو، هغې نه پس زه Suggestions هم پکښې درکول غواړم، هغه دا دے چې ایګریکلچر سیکټر کښې، محب الله صاحب، که لږ توجه شی، ایګریکلچر سیکټر کښې زمونږه یو پراجیکټ دے چې Solarization of Existing Tube wells، په هغې کښې Twenty to eighty shares باندې هغه تقسیم شوے دے چې Twenty به هلته لوکل کمیونټی او Eighty به ګورنمنټ ادا کوی، زما ریکویسټ هغه د پورا هاؤس نه او د منسټر صاحب نه دے ، فنانس منسټر صاحب دې هم سوچ پرې اوکړی چې هغه Twenty percent چې کوم دے ، هغه زمونږ خلق ډیر غریب دی، هغوی ئے نه شی ادا کولے ، ایګریکلچر کښې د ساؤتھ وزیرستان د ټولو نه بهترین خاوره ده، زمونږه واټر لیول چې کوم دے هغه Down کیږی لګیا دے، Check dams, small dams، دا زمونږ ضرورت دے ، مونږ زمکه در له درکوؤ، مقصد مو دا دے چې زمونږ که چرته ایریګیشن کښې ځومره Investment په ساؤتھ وزیرستان کښې کیږی، هغه به ضائع کیږی نه، ان شاءالله تعالیٰ دې صوبې له به بهترین ریزلټ راوړی، Plus زمونږ تنګی ډیم، شکائی سمال ډیم دی، هغه تقریباً د FDA ساتآټھ کالونه دا پراجیکټس روان دی خو هغوی ته مونږ فنډز نه ورکوؤ، بار بار هغه پکښې Ignore کیږی، زه دا وایم چې که هغوی ته فنډز ملاؤ شی نو هغه دوه ډیمونه به جوړ شی نو زمونږ ایګریکلچر به نور هم بهترین شی۔ د لفټ بنک کینال د هغه ایشوز، ګورئ جی لفټ بنک کینال داصرف د ډی آئی خان د پاره نه، د خیبر پختونخوا د

ایگریکلچر د پارہ سٹور کولے شی، دا بار بار Feasibility طرف تہ روان دے، زما ریکویسٹ دے چې پہ ھغې باندې دې ھم لږ سپیشل غور اوکړی۔ ډی آئی خان ٹو پشاور موټروے Allocation دې زیات شی، زمونږ پہ دې خپل دوہ کالو کښې کہ نور نہ وی چې پچاس فیصد ئے ھم پورا کړو نو دا بہ ډیر غټ کمال وی۔ زمونږہ دلتہ کښې یوہ غټہ مسئلہ E-bidding باندې جوړہ شوې دہ، Electronic bidding دا د ټولو د KPPRA rules مطابق خو لګا تار دا دوہ نیم کالونہ پہ Electronic bidding کښې انتہائی زیات مشکلات راروان دی، زمونږ خلقو سرہ د Internet facilityنشتہ دے، زمونږ ټھیکیدار دومرہ لیول باندې نہ دے چې ھغہ E-bidding پہ Through باندې سکیمونہ اوکړی، د وزیرستان نور خلق ټینډر پرې کوی او نن د بنمنیانې پرې جوړیږی، پرون ھم یو ځوان د ټھیکې پہ وجہ ئے ډی آئی خان کښې مړ کړے دے، مقصد دا دے چې E-biding کہ چرتہ کښې Tribal districtsد پارہ چار پانچ کالہ Relaxation ملاؤ شی، مقصد دا دے چې داE-bidding کہ چرتہ کښې زمونږ Tribal districts د پارہ چار پانچ کالو د پارہ Relax شی، دا ډیویلپمنټل کارونہ چې کوم دی دا Speed up شی، لانجې نہ وی پکښې او دا قصہ حل شی۔ زہ بیا شکریہ ادا کوم، امید کوم چې راتلونکی وخت کښې بہ د ساؤتھ وزیرستان دوہ ډسټرکٹس کښې، پہ دې باندې بہ د خیبر پختونخوا ګورنمنټ Serious قدم اخلی او زمونږ د خلقو چې کوم پہ مینځ کښې د وزیر او محسود پہ مینځ کښې چې Clash کوم جوړ شوے دے ھغہ پکښې ختمیږی۔ زہ امید کوم چې دا دوہ ډسټرکٹس ان شاءاللّٰہ تعالیٰ زمونږ ساؤتھ وزیرستان Bifurcate کیږی۔ ډیرہ مننہ، اللّٰہ مو خوشحالہ لرہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسماۃ عائشہ بانو صاحبہ۔

محترمہ عائشہ بانو: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے میں اور جو ہمارے چیف منسٹر صاحب اور فنانس منسٹر اور خاص طور پہ ان کا ڈیپارٹمنٹ، جن کا Input تھا اس بجٹ بنانے میں، ان سب کو میں مبارکباد پیش کرتی ہوں، ان کو Appreciate کرتی ہوں کہ انہوں نے دن دگنی اور رات چگنی جس طریقے سے محنت کی، Last few months میں جس قسم کا انہوں نے بجٹ آج پیش کیا ہے، ان شاءاللہ اگلا الیکشن جو ہے، مجھے بڑے Positive اور بڑا Promising ان شاءاللہ اس بجٹ کا ریزلٹ ملے

گا۔ جناب سپیکر صاحب، جو بھی ایک سمارٹ گورنمنٹ ہوتی ہے وہ Human capital پہ Invest کرتی ہے، Human capital پہ Invest کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ Intangible assets ہیں، جس طرح ایجوکیشن ہو گئی، ہیلتھ ہو گئی، ٹریننگ ہو گئی، Skills ہو گئے، ان چیزوں پہ Investment کرتی ہے، مجھے بڑی خوشی ہے کہ پی ٹی آئی گورنمنٹ اور خاص طور پہ ہماری کیبنٹ اور فنانس منسٹر، ان کی ٹیم کو اس بات کی سمجھ تھی کہ جو ہمارا Human capital ہے، اس پر ہم لوگوں کا Invest کرنا کتنا ضروری ہے۔ دوسرا، جب آپ Human capital پہ Invest کرتے ہیں تو آپ لوگ اپنے ممبرز کو، اپنی سوسائٹی کے جو ممبران ہیں، ان کو آپ Productive بناتے ہیں، آپ ان کو ایک Active اور Productive ممبر بناتے ہیں، سوسائٹی کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کو Economically empower کرنے کے راستے دکھا رہے ہیں، جب آپ ان کو Economic empower کرنے کے راستے دکھا رہے ہیں تو ہمارا GDP growth جو ہے وہ Automatically اوپر جائے گا، ہم Self sustainability کی طرف جائیں گے، ہم لوگ، دوسرا ہمارا Standard of living improve ہو گا۔ جو دو بڑے ڈیپارٹمنٹس، ایک ہیلتھ اور ایجوکیشن، ان دونوں پہ Investment جو آج ہمارے بجٹ میں جو Main chunk ہے وہ ان دونوں ڈیپارٹمنٹس پہ گیا ہے، میرے خیال سے یہ ہمارے لئے بہت بڑے فخر کی بات ہے کہ 206 ارب ایلیمنٹری ایجوکیشن، یہ میرے خیال سے ہمارا ایک ریکارڈ بجٹ ہے جو کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے ہے، اس کے ساتھ ٹوٹل ہمارا 236 ارب، جس میں ہمارا Skill اور اس میں ہائر ایجوکیشن اور ٹیکنیکل ایجوکیشن سب ملا کے تو یہ بہت بڑی Investment ہے، ہم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کریں گے، ان شاء اللہ زندگی رہی اور ہم لوگ رہے تو یہ Investment ہمیں آگے کچھ سالوں میں نظر آئے گی۔ دوسرا، ہم لوگ جو سب سے زیادہ بات کرتے ہیں Change کی، تبدیلی کی، تو Change اور تبدیلی آپ کو کیسے نظر آئے گی، ایجوکیشن کا عام کرنا جو Missing facilities تھیں، جس میں ہم لوگوں نے سکول کی Missing facilities کا، ہم لوگ آگے اس کو ایک Step اور لے کر گئے ہیں، جس میں Stipends کا دینا، جس میں Vouchers کا دینا، جس میں سکولوں کی Up-lift کے ساتھ Vertical development کی طرف جانا، یہ وہ Reforms ہیں، یہ وہ چیزیں ہیں جو کہ ہمارے بچوں کو ان شاء اللہ جو سکول سے باہر ہیں، وہ ہمارا GDP growth بھی بڑھ جائے گا لیکن جو Literacy rate ہے وہ بہت اوپر جائے گا، یہ ہمارے لئے بہت خوش آئند Sign ہے۔

دوسرا، میں بات کروں گی ہمارے بچوں کی، میرے خیال سے یہ صوبہ ان شاءاللہ زندگی رہی تو یہ صوبہ پہلا صوبہ ہوگا جو کہ Juvenile Justice System Act کے اندر جو Juvenile ہمارے Conviction کے بعد ان کو جیلوں میں ڈالا جاتا ہے یا Lock-up میں ڈالا جاتا ہے، یہ پہلا صوبہ ہوگا جس کے لئے Observation home and rehabilitation centers بنائے جائیں گے، اس پہ میں خاص طور پہ فنانس منسٹر کا بہت شکریہ ادا کروں گی کیونکہ ان کو جب میں نے بتایا تو انہوں نے یہ Straight away بجٹ کا حصہ بنایا، اس کے لئے خاص طور پہ بجٹ مختص کیا۔ اسی کے ساتھ ساتھ اگر ہم لوگ بچوں کی بات کریں تو Autism ایک ایسی بیماری ہے جس کا میرے خیال سے ہمارے صوبے میں ابھی تک کوئی سنٹر نہیں تھا اور اس کے لئے سنٹر بنانا، اس کے لئے فنڈز مختص کرنا، ایک بہت بڑا Achievement ہے۔ Street children کی جب ہم بات کرتے ہیں تو بہت سارے ممبران جو ہیں اس بات کو مجھے میرے خیال سے Second کریں گے، اپوزیشن پارٹی کی بنچز اس پہ ہمیں Second کریں گی، ہمارے صوبے میں، پوری دنیا میں، بلکہ ہمارے پورے ملک میں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بلاول آفریدی صاحب، آپ کی آواز کافی Loud ہو رہی ہے۔

<u>محترمہ عائشہ بانو:</u> Street children جو ہیں، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے، اس پہ کسی پارٹی کا لین دین نہیں ہے، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے۔ Street children کا مطلب کیا ہے؟ یہ وہ بچے ہیں جو کہ سکول سے باہر ہیں، یہ وہ بچے ہیں جو کہ Child sexual abuse کا شکار ہو جاتے ہیں، یہ وہ بچے ہیں جو Exploitation کا شکار ہوتے ہیں، یہ وہ بچے ہیں کہ جو Child labour میں Involve ہوتے ہیں، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا جو ایک "زمونږ کور" کا پراجیکٹ تھا جس میں One thousand capacity تھی، اس کے Successful ہونے کے بعد الحمد للہ ڈی آئی خان، سوات اور پشاور جیسی جگہوں پہ لڑکیوں کے ساتھ ساتھ یہ جو ڈی آئی خان اور سوات میں الگ سے "زمونږ کور" کا Setup ان شاءاللہ اس کے لئے الگ سے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، "زمونږ کور" اور یہ جو اس طرح کے Initiatives ہیں، یہ بچوں کو Beggars جو ہمارے آج کل۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یہ جو ایم پی ایز باتیں کر رہے ہیں، وہ لابی میں جا کر باتیں کریں، لیاقت خان صاحب اور بلاول، آپ اپنی سیٹ پہ چلے جائیں، بلاول، اپنی سیٹ پہ آپ جائیں۔

محترمہ عائشہ بانو: پہلی دفعہ، آپ کی توجہ چاہیئے، پہلی دفعہ ہمارے صوبے میں Child labour کا سروے ہوگا، یہ بھی ایک بہت بڑا Achievement ہے کیونکہ اسی Child survey پہ Based، ہمارا جو لیبر ڈیپارٹمنٹ کرے گا، ان شاءاللہ اس میں آپ کے پاس ڈیٹا آ جائے گا کہ کتنے بچے Child labour میں Involved ہیں، اس کے لئے الگ فنڈز مختص کئے، یہ پہلی دفعہ یہ سروے ان شاءاللہ Soon Complete ہو جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایگریکلچر پہ تھوڑی بات کرنا چاہوں گی، ہمارے صوبے کی آبادی زیادہ تراسی (80) فیصد دیہاتوں میں رہتی ہے، اس میں سے تقریباً بائیس (22) فیصد جو ہماری GDP growth ہے وہ بھی وہاں سے ریونیو جاتا ہے، اس کے اوپر ہماری GDP based ہے۔ دوسرا، جو چوالیس (44) فیصد ہماری لیبر کی جو Employment ہے، وہ بھی زراعت سے ہے، ہمارے جو Concerned Minister ہیں ان کو میں ریکویسٹ کروں گی کہ Urbanization بھی کنٹرول ہونا چاہیئے، تھوڑی سی اس پر توجہ دینی چاہیئے، یہ جگہ جگہ جو سوسائٹیاں بن رہی ہیں، اس سے ہمارے ایگریکلچر کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ دوسرا اسی ایگریکلچر کو Flourish کرنے کے لئے جس میں بیج کی صنعت اور اس میں پروڈکشن کی Improvement کرنا کہ کس طرح ہم اپنی پروڈکشن کو Improve کریں گے، پہلی دفعہ Sixty-five percent increase کی گئی ہے جو کہ پچیس (25) ارب ہے۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، بار بار بات ہوتی ہے New merged districts کی کہ وہاں پر کوئی کام نہیں ہوا، میں اس بات کو Oppose کروں گی اور میں کہوں گی کہ الحمدللہ دو سال میں جو ڈیویلپمنٹ وہاں پر ہوئی ہے کیونکہ ابھی تک وہاں پر انفراسٹرکچر ہی موجود نہیں تھا، کیا وہاں پر اس بات کی Capacity تھی، اگر ہم ان کو اربوں، کھربوں دے دیں تو کیا وہ یہ لگا سکتے ہیں؟ میرے خیال سے جتنی ڈیویلپمنٹ ہوئی ہے، ہم لوگ Transition پہ ہیں، ان شاءاللہ ہم Right direction میں جا رہے ہیں، ہم لوگ وہاں پر Law & Order situation کنٹرول کرنے کے بعد اب ہم Economic activity کی طرف جا رہے ہیں اور جو فنڈز اس دفعہ دیئے گئے ہیں، ان شاءاللہ وہ Smoothly اور صحیح طریقے سے اگر لگائے جائیں تو مجھے امید ہے کہ جو 70,75 سال کا جو ایک Gap ہے وہ ان شاءاللہ اگلے چار پانچ سالوں میں کم ہو جائے گا، بلکہ ختم ہو جائے گا، یہی اگلے چار پانچ سال اس کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں Last میں ایک اور Recommendation دینا چاہوں گی، ہمارے بارانی کچھ ایسے علاقے ہیں جہاں پر پریشر پمپ اور ٹیوب ویل کے اوپر لوگوں کا بڑا زور

رہتا ہے کیونکہ وہاں پر لگتا ہے کہ پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے صرف اور صرف پریشر پمپ لگائے جائیں، وہاں پر ٹیوب ویل لگائے جائیں لیکن میں Concerned department کو اور منسٹر صاحبان کو یہ ریکویسٹ کرونگی کہ Water conservation خاص طور پہ Under water table ہے، اس کی سطح دن بدن پورے ملک میں کم ہو رہی ہے، میرے خیال سے ہم لوگوں نے اس طرف توجہ نہیں دی لیکن مجھے پھر بھی بہت خوشی ہے کہ اس دفعہ بجٹ میں میرے خیال سے New merged districts کے ساتھ ساتھ بہت سارے علاقوں میں Water conservation کے لئے ڈیموں کی تعمیر اور پانی کے Reserves کے لئے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شاءاللہ صاحب، آپ کی آواز کافی Loud آ رہی ہے۔

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: جناب سپیکر صاحب، Water conservation جو ہے، میرے خیال سے ہماری Priority ہونی چاہیئے، اس پہ مجھے بہت خوشی ہے کہ بہت سارے علاقوں میں ڈیمز کو۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کریں۔

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: جناب سپیکر صاحب، میں اپنی Last request کرونگی، ہمارے جو Concerned departments ہیں، ان کو صرف میں اتنا کہونگی کہ ہمارا ملک اس دفعہ Environment day کو ان شاءاللہ Host کرے گا، یہ میرے خیال سے بلین ٹری سونامی اور پھر اس کے بعد Ten billion tree sunami کی Success جو ہمارا پراجیکٹ رہا ہے، پورے ملک میں جو پلانٹیشن ہوئی ہے، یہ اسی کی بدولت ہے کہ پہلی دفعہ یہ بہت بڑے Honour کی بات ہے کہ پاکستان Host کرے گا، اتنے بڑے Event کو، لیکن میں منسٹر صاحبان کو یہ ریکویسٹ کرونگی کہ Environment کو Ignore نہ کریں کیونکہ ہمارا Environment اگر محفوظ رہے گا، پانی محفوظ رہے گا، جو ہمارے نباتات ہیں وہ محفوظ رہیں گے، ہمارے دریا محفوظ رہیں گے، ہمارا Nature محفوظ رہے گا، ان شاءاللہ ہمارے بچے Enjoy کرینگے اس Facility کو، جو ملک میں اور ساری دنیا میں خوراک کی قلت آ رہی ہے، وہ ان شاءاللہ اس کو Timely handle کیا جائے گا۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ۔ جی عبدالسلام صاحب۔

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

ے صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

جناب سپیکر صاحب، Covid 19 کے ان مشکل حالات میں ہمارے صوبے نے، ہماری حکومت نے محمود خان کی ہدایت پر تیمور خان جھگڑا اور اس کی ٹیم نے جو ایک بہترین غریب عوام دوست اور ٹیکس فری بجٹ پیش کر کے اس صوبے کے عوام پہ ایک احسان کیا، میں انہیں اس بجٹ پہ مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اس بجٹ میں جہاں صوبے کی ترقی کے لئے ایک بھاری رقم مختص کی گئی، وہاں پر اس صوبے کے غریب عوام کی فلاح و بہبود پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے، مزدور کی کم سے کم اجرت اکیس (21) ہزار روپے مقرر کر کے سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں سینتیس (37) فیصد اضافہ اور بیواؤں کی پنشن میں سو (100) فیصد اضافہ کر کے یہ ایک بہت بڑا اقدام ہے جس کی نظیر ماضی میں کہیں نہیں ملتی۔ یہاں کچھ ساتھیوں نے پاکستان تحریک انصاف کے تعلیمی نظام پہ تنقید کی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> محب اللہ صاحب اور نادیہ شیر صاحبہ، آپ کی آواز کافی Loud آرہی ہے، اگر آپ نے بات کرنی ہے تو آپ لابی میں چلے جائیں۔

<u>جناب محمد عبدالسلام:</u> جناب سپیکر صاحب، پاکستان تحریک انصاف سے پہلے ہمارے پرائمری سکول میں پانچ کلاسوں کے لئے دو کمرے اور دو اساتذہ ہوا کرتے تھے، پاکستان تحریک انصاف نے اس میں اصلاحات کر کے پرائمری سکول کے پانچ کلاسوں کے لئے چھ کمرے اور چھ اساتذہ لازمی کر دیئے۔ پہلی دفعہ پاکستان تحریک انصاف نے میرٹ پر ستاون (57) ہزار اساتذہ بھرتی کئے اور اس میرٹ کی بدولت ان پرائمری سکولوں میں مڈل اور ہائی سکولوں میں غریب کے بچوں کے لئے ایم فل اور پی ایچ ڈی اساتذہ تعلیم دینے لگے۔ اس بجٹ میں بیس (20) ہزار مزید اساتذہ اور تین ہزار سکول لیڈرز، خاص سپیشل میرٹ کی بنیاد پہ بھرتی کئے جائیں گے، سو (100) فیصد میرٹ کی بنیاد پہ بھرتی کئے جائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، پاکستان تحریک انصاف سے پہلے ادوار میں اساتذہ کی Appointment کا طریقہ کار کیا تھا؟ صرف سیاسی بنیادوں پہ ہوا کرتی تھی، اپنے ایم پی ایز، ایم این ایز میں وہ کوٹہ تقسیم ہوتا تھا، تھرڈ ڈویژن میٹرک پاس، ایف اے پاس اساتذہ بھرتی کئے جاتے تھے، وہ کیا خاک اس صوبے کے بچوں کو تعلیم دیتے؟ جناب سپیکر صاحب، اس بجٹ میں تعلیم پہ خصوصی توجہ دی گئی ہے، دو ہزار سکولوں کی تعمیر اور Up gradation کے لئے خصوصی رقم مختص کی گئی ہے، Ninety seven آئی ٹی لیبارٹریوں کے لئے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق، موجودہ اور آنے والے دور کی ضرورت کے مطابق آئی ٹی کی لیبارٹریوں کے لئے رقم

مختص کی گئی،اس کے ساتھ ساتھ Fifty seven سائنس کی لیبارٹریاں بھی منظور کی گئی ہیں۔جناب سپیکر صاحب، محکمہ صحت کے بارے میں ہمارے کچھ ساتھیوں نے محکمہ صحت کی اصلاحات کے بارے میں کچھ ساتھیوں نے اعتراضات کئے کہ پاکستان تحریک انصاف نے Health emergency میں کیا کیا؟ جناب سپیکر صاحب، صوبے کے جتنے بھی ڈی ایچ کیوز اور ٹیچنگ ہسپتال ہیں، ان کو جدید آلات سے اور موجودہ دور کے جدید تقاضوں کے مطابق Upgrade کیا گیا ہے، BHUs, RHCs upgrade کر دیئے گئے ہیں، ڈاکٹرز کی تعداد کو ڈبل سے بھی زیادہ کر دیا گیا ہے تاکہ غریب عوام کو ان کی دہلیز پہ علاج کی سہولت مل سکے۔انصاف صحت کارڈ ایک انقلابی اقدام ہے جس سے KP کے غریب عوام کی مشکلات کو کافی حد تک ختم کر دیا ہے۔جناب سپیکر صاحب،انصاف صحت کارڈ کے اجراء سے پہلے جب کسی غریب کے گھر میں کوئی بڑی بیماری آتی، یا وہ اس کے محلے والے اس کے علاج کے لئے چندہ اکٹھا کرتے تھے یا وہ اپنے پیاروں کی زندگی کے دن گنتے،اس بے بسی کے عالم میں اس کی موت کا انتظار کرتے مگر پاکستان تحریک انصاف، محمود خان صاحب کی سوچ اور اس کی ہدایات کے مطابق وزیر صحت تیمور خان جھگڑا نے KP کے ہر شہری کو ان کی جیب میں شناختی کارڈ، ان کے شناختی کارڈ پر دس لاکھ کی ایڈوانس صحت کی پالیسی ان کو دی ہے جس سے وہ اپنے سرکاری ہسپتالوں اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں بہترین علاج کر سکتے ہیں۔اس بجٹ میں ایک بلین روپے کی خطیر رقم Liver transplant کے لئے بھی رکھی گئی ہے جو ہر شہری کو پچاس لاکھ روپے تک اس کی Liver transplant کے لئے بھی سہولت میسر کی گئی ہے۔جناب سپیکر صاحب،انصاف صحت کارڈ ایک بہت بڑا اقدام ہے، ہمارے کچھ اپوزیشن والے ارکان اکثر گلہ کرتے ہیں کہ ہمیں حکومت کچھ نہیں دیتی، میں ان کو کہتا ہوں کہ انصاف صحت کارڈ جس طرح حکومتی ارکان کو ملا ہے وہ دس لاکھ روپے آپ لوگوں کو بھی پاکستان تحریک انصاف نے دیا ہے، تمام اپوزیشن والوں کو دس لاکھ روپے ان کو بھی دیئے ہیں، جس طرح ان کو دیا، ان کا وہ گلہ ان شاء اللہ ختم ہو گیا ہو گا۔جناب سپیکر صاحب، ٹیکسوں کے نظام پہ یہاں بات ہوئی، پرسوں ایک معزز رکن اسمبلی نے کہا کہ ماچس پہ بھی ہم ٹیکس دیتے ہیں، بالکل حکومت ٹیکس عوام سے اکٹھا کرتی ہے، میں کہتا ہوں ماچس نہیں، ہم اپنے پیاروں کے کفن، پیاروں کی موت پہ جب کفن خریدتے ہیں تو ہم کفن پر بھی ٹیکس دیتے ہیں، پچھلی گورنمنٹ نے ہم سے قرآن شریف پہ بھی ٹیکس اکٹھے کئے ہیں۔جناب سپیکر صاحب، ٹیکس ہر حکومت اکٹھا کرتی ہے مگر حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اکٹھی کی ہوئی رقم ایک ایک پائی اپنے عوام کی فلاح و بہبود اور اس ملک کی ترقی پہ

خرچ کرے، نہ کہ وہ پاناما لیکس پہ چلی جائے، نہ کہ وہ پاپڑ والے، فالودہ والے کے اکاؤنٹ میں چلی جائے اور نہ کہ اس سے کسی کو ایزی لوڈ ہو اور نہ کسی کو ڈیزل کے پرمٹ ملیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں ان کو یہ تسلی دلاتا ہوں کہ پاکستان کی قیادت اس وقت ایک نہایت ایماندار لوگوں کے ہاتھوں میں ہے، عوام سے اکٹھا کیا گیا ایک ایک پائی عوام کی فلاح و بہبود پہ خرچ ہوگا، کسی کے لئے اس سے کوئی پاپڑ والے کے اکاؤنٹ میں، کوئی اس سے ایزی لوڈ وغیرہ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب، میں اپنی بات ختم کرتا ہوں، میری تیمور سلیم خان جھگڑا سے بھی ایک ریکویسٹ ہے کہ کفن پہ جس طرح ہماری مرکزی حکومت نے قرآن شریف پہ ٹیکس میں چھوٹ دی ہے، ان سے میری ریکویسٹ ہے کہ کفن کے کپڑے پہ ٹیکس میں چھوٹ دی جائے تاکہ کوئی بھی غریب اپنے پیاروں کے کفن کے لئے جو کپڑا خریدے اس پہ ٹیکس نہ دینا پڑے۔ جناب سپیکر صاحب، میرا تعلق مردان سے ہے، بجٹ سے ہٹ کر ایک ریکویسٹ ہے، گزشتہ دنوں مردان میں شدید ژالہ باری ہوئی اور طوفانی بارشوں نے وہاں پر بہت نقصان کیا، مردان صوبے کا دوسرا بڑا ضلع اور پشاور کے بعد دوسرا بڑا شہر ہے، شدید ژالہ باری اور طوفانی بارشوں کی وجہ سے وہاں پر ہم کئی قیمتی جانیں ضائع کر چکے ہیں، غریب عوام کے مکانوں کو بہت نقصان پہنچا ہے، غریب مزدور کسانوں کی فصلوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے، میری حکومت وقت سے یہ درخواست ہے، منسٹر فنانس بھی بیٹھے ہوئے ہیں، مردان کو آفت زدہ ضلع قرار دے کر ان کے نقصانات، غریب عوام کے نقصانات کے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عبدالسلام صاحب، آپ بجٹ پہ بات کریں، بجٹ پہ۔

<u>جناب محمد عبدالسلام:</u> غریب عوام کے نقصانات کا ازالہ کیا جائے، والسلام۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب شفیق آفریدی صاحب، Lapsed. محترمہ بصیرت بی بی صاحبہ۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> سر، میں ہوں نا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ شفیق شیر ہیں، شفیق آفریدی نہیں ہیں۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> نہیں، یہ میں ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یہ آپ Serial number میں۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> سر، یہ میں اور بصیرت بی بی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں، یہ آپ نہیں ہیں، آپ بعد میں۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> سر یہی ہوں، یہ نام میں نے دیا ہوا ہے، آپ دیکھ لیں پلیز۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شفیق آفریدی صاحب۔

جناب شفیق آفریدی: سر، یہ میرا اوالا نام ہے، کاغذ پہ صرف شفیق آفریدی لکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے نام دیا تھا، میں اس وقت Chair کر رہا تھا، وہ آپ کا Serial No. 55 ہے، بیٹھ جائیں۔

جناب شفیق آفریدی: نہیں، یہ Already اس میں لکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ بصیرت صاحبہ، Lapsed. محترمہ سمیرہ شمس صاحبہ۔

جناب شفیق آفریدی: Excuse me، ہمارے بلوچستان عوامی پارٹی کے جتنے بھی بندے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ سمیرہ شمس صاحبہ۔

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے آپ کو اور مشتاق غنی صاحب کو میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں، جو بجٹ کا سیشن ہوا، اس دفعہ نیشنل اسمبلی میں اور باقی پراونشل اسمبلیوں میں اپوزیشن کی طرف سے جو ہنگامہ آرائی ہوئی یا Treasury benches کی طرف سے اس کی مذمت ہونی چاہیئے، یہ آپ کی اور مشتاق غنی صاحب کی Leadership کی Quality تھی کہ بہت ہی Peaceful environment میں ہمارا بجٹ فنانس منسٹر صاحب نے پیش کیا اور جو Situation بلوچستان اور باقی اسمبلیوں میں پیش آئی، ہمارے اس صوبے میں اس Situation کو Tackle کیا گیا، Timely peaceful environment میں جو ہمارا بجٹ تھا وہ پاس ہوا، اس پر میں مبارک باد بھی پیش کرتی ہوں، مشتاق غنی صاحب اور آپ کی Leadership کی Qualities تھیں۔ بجٹ تاریخی اس لئے ہے کہ بجٹ ریاست مدینہ کے ایک پہلو کو Represent کرتا ہے، اس میں Equality کی بنیاد پہ معاشرے کے ہر ایک طبقے کو Representation دی گئی ہے، میں سی ایم صاحب کی Leadership میں فنانس منسٹر صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے معاشرے کے ہر ایک طبقے کے جو Marginalized ہیں، Senior citizens کو Personal disabilities کو Transgender کو خواتین کو Youth کو اور Specially government servants کو باقاعدہ سے اپنی تقاریر میں Mention بھی کیا، ان کے لئے جو جو Allocations تھیں وہ Highlights بھی کیں، یہی ریاست مدینہ ہے، حکمران جو ہمارے معاشرے کے ہر ایک طبقے اور سوسائٹی سے Represent کرتے ہیں، جو مختلف لوگ ہیں، ان کو باقاعدہ نمائندگی دی گئی، ان کے بارے میں

ڈیبیٹ میں Mention کیا گیا، ان کے لئے Specific allocation کی گئی، میں صرف خواتین کی وجہ سے نہیں بلکہ ہر ایک طبقے کو Representation دی گئی ہے، میں کہتی ہوں کہ یہی Gender sensitive budget ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ اکثر میں یہ بات کہتی رہتی ہوں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے، بدقسمتی سے ہمارے حکمران جو پچھلے رہ چکے ہیں، انہوں نے کبھی ایگریکلچر سیکٹر پہ Focus نہیں کیا، ہمیشہ ہم Follow کرتے ہیں کہ ہم کہیں سے تیل کے ذخائر نکالیں، کہیں سے کوئلہ نکالیں، کہیں سے کوئی جیم سٹون وغیرہ پہ Focus کریں، عرب ممالک کو ہم Follow کرتے ہیں یا یورپی ممالک کو Focus کرتے ہیں لیکن جو ہمارا اپنا Agriculture based country ہے، میں کہتی ہوں کہ انگریز اٹھارہویں صدی میں آئے تھے، اسی Agricultural land کی خصوصیت کو دیکھ کر انہی مصالہ جات کی پیداوار کے حوالے سے پرائم منسٹر صاحب کا ایک سپیشل پروگرام ہے Agriculture reforms کے لئے جس کو صوبے میں محب اللہ خان صاحب Lead کر رہے ہیں، غریب طبقے کی شروعات کسان سے ہوتی ہیں جو اپنی کھیتی باڑی کر کے اپنے گھر کا چولہا جلاتا ہے، اس بجٹ میں 22-2021ء میں ان کو سپیشل ٹیکس ریلیف دیا گیا ہے، ان سے Zero percent ٹیکس لیا جائے گا تاکہ ان کو Facilitate کیا جائے، ان کو Encourage کیا جائے، ساتھ میری ایک ریکویسٹ ہوگی کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ یا ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ ایک Lead لے لے اور اگر ہم ایگریکلچر کے حوالے سے Up to date research کر سکیں، اس ریسرچ کو ہم ان کسانوں تک پہنچا سکیں تو اس سے زیادہ بہتری آئے گی، نہ صرف جو معاشرے میں ہمارے جو Farmers ہیں ان کے لئے بلکہ ساتھ میں حکومت کو بھی Revenue generation میں فائدہ ہوگا۔ بجٹ میں ہر ایک کے بارے میں کہا گیا ہے، میں کہتی ہوں کہ یہی ریاست مدینہ کا بجٹ ہوتا ہے، جس میں سب کے بارے میں ڈسکشن ہوتی ہے، پہلے Below the poverty line جو لوگ ہوتے تھے، ان کے لئے Heart surgeries کروانا، Liver transplant کروانا، Kidney surgeries کروانا، میں کہتی ہوں ان کا تو سوچ و گمان میں بھی نہیں تھا، مجھ جیسے مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والے عوام کبھی سوچ میں نہیں سکتے تھے کہ وہ اس طرح کی Surgeries afford کر سکیں گے، یہی ریاست مدینہ ہے کہ یہاں پہ حکمران نے یہ ذمہ اپنے اوپر اٹھایا ہے کہ وہ اس طرح سے مہنگی Surgeries جس کا کبھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا، اب حکومت Sponsor کرے گی۔ اپنے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے میں کہوں گی کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں مطالبہ کیا جاتا تھا کہ جو

دیر چکدرہ موٹر وے ہے، اس کو نظر انداز کیا گیا ہے یا سی ایم صاحب کی کچھ Manipulation ہے یا باقی Allegations لگائے جاتے تھے جو ہمارے لوئر دیر سے منتخب نمائندگان ہیں، انہوں نے Timely سی ایم صاحب کو اس حوالے سے بجٹ سے پہلے Update کیا، اس کی Feasibility study ہو چکی ہے، وہ Proper طریقے سے جس طرح ایک سکیم ڈلوائی جاتی ہے، اب Feasibility study approve ہونے کے بعد یہ بجٹ میں Reflect ہو گیا ہے، میں ضلع دیر کے عوام کی طرف سے سی ایم صاحب کی بہت مشکور ہوں، یہ ہمارا دیرینہ مطالبہ تھا جس سے عوام کو مستفید ہونا تھا، اس کو اس بجٹ میں Reflect کیا گیا ہے، بہت شکریہ، مجھے ٹائم دینے کے لئے، Repetition پہ میں نہیں جاؤنگی ورنہ بجٹ پہ باتیں کرنے کو تو بہت ساری ایسی سکیمز ہیں جو Reflect ہو سکتی ہیں، اس میں Highlight ہو چکی ہیں لیکن Already بہت سارے ممبران اس پہ بات کر چکے ہیں، مجھے ٹائم دینے کے لئے آپ کا شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سراج الدین صاحب، .Lapsed جناب شکیل بشیر خان صاحب۔

جناب شکیل بشیر خان: مهربانی جناب سپیکر صاحب، ماته د وخت د کمی احساس دے، زه به کوشش کوم چې زر تر زره خپلې خبرې ختم کړم۔ عزتمند سپیکر صاحب، د دې بجټ نه د عام سړی او د غریب سړی ډیر توقعات وو، حکومت به هم دا دعویٰ کوله چې Economy ٹھیک طرف ته روانه ده خو چې کله بجټ پیش شو نو عام او غریب ډیر مایوسه شو ځکه چې په دې بجټ کښې د بد قسمتئ نه د عام سړی د خوشحالئ سوکالئ او د ترقئ د پاره هیڅ هم نه وو۔ عزتمند سپیکر صاحب، څنګه چې اووئیلې شو چې صوبائی حکومت د مرکز نه د بجلئ په مد کښې دOil and Gas په مد کښې د تمباکو په مد کښې د اوبو په مد کښې خپل حق حاصلولو د پاره هیڅ کوشش او نه کړو او نه ئے حق واغستو، Even چې کوم پرویز خټک صاحب د مسلم لیګ نون سره کوم MoU sign کړې وه او هغې کښې ئے 1.1 یونټ باندې کم Induction پانچ فیصد وو، هغې باندې هم صوبائی حکومت خاموشی اختیار کړې ده نو زه به ستاسو په وساطت وزیر خزانه صاحب ته اووایم چې په دې خاموشی نه اختیاروی او هغه خبره کیږی، جب حقوق نہ دیئے جائیں تو پھر چھینے جاتے ہیں، نو پکار ده چې په دې باندې عمل اوکړے شی۔ عزتمند سپیکر صاحب، په دې بجټ کښې د هغه خلقو د پاره شل فیصده اضافه اوشوه، د

هغه ملازمینو د پاره چې چا ته خصوصي الاؤنس نه ملاویږي، دا ډیر زیاتے دے ، تاسو اوګورئ نو زیات تر د ډیپارټمنټ ملازمینو ته خصوصي الاؤنس ملاویږي، د یو داسې محکمې ملازمین به وي چې هغوی ته دا سپیشل الاؤنس نه ملاویږي نو دا عام ملازمینو سره ډیر زیاتے دے۔ داسې هاؤس رینټ صرف سات فیصد اضافه پکښې اوشوه نو چې تاسو حساب اولګوئ د ګریډ 19 افسر ته صرف 180 روپۍ اضافه اوشوه، داسې د ګریډ 17 په هاؤس رنیټ کښې صرف چار سو روپۍ اضافه اوشوه نو دا ډیر زیات ظلم دے ، د دې ګرانئ وخت کښې ورځ په ورځ څومره ګراني راځي، د کورونو کرایانې کوم ځائې نه کوم ځائې ته لاړې او صرف دا خندا کول دي۔ عزتمند سپیکر صاحب، دلته دې بجټ کښې اووئیلې شو چې کم سے کم تنخواه به 21 هزار وي خو دې بجټ کښې د پرائیویټ سیکټر د پاره د Implementation د پاره وزیر خزانه صاحب څه د هغې Mechanism څه وضاحت او نه کړو، د پرائیویټ سیکټر به دیکښې څنګه چیک ساتلې کیږي؟ دلته دې بجټ کښې د 20 هزار جماعتونو د خطیب د پاره د اعزازئې خبره اوشوه نو آیا په دې صوبه کښې صرف شل زره جماعته دي، داسې نه چې صرف دا اعزازیه خپل Blue eyed یا خپلو کسانو له دا اعزازیه ورکړے شي نو د دې د هم خصوصي خیال اوساتلے شي۔ عزتمند سپیکر صاحب، د وخت د کمی د وجې نه زه ډیرې خبرې نه اوږدوم خو زه چې د ډسټرکټ چارسده په بجټ نظر واچوم نو په دې بجټ کښې د ضلع چارسدې د پاره هیڅ څه میګا پراجیکټ نشته، سلطان خان به دلته مونږ ته خبره کوله چې ما میډیکل کالج منظور کړو خو چې تاسو اوګورئ، په دې بجټ کښې د میډیکل کالج د پاره صرف ایک هزار روپۍ دي، داسې د باچا خان یونیورسټۍ چې د اے این پی د دور د هغوی د حکومت کارنامه ده، نه په شبقدر کښې او نه په تنګی کښې Sub-campus د پاره څه پیسې شته، داسې چارسده چې یو اهم ضلع ده، هلته سنټرل جیل د پاره څه نشته نو عزتمندو دې وخت کښې فیډرل ګورنمنټ هم د پی ټی آئی دے ، صوبائی حکومت هم د پی ټی آئی دے او دلته څلور ایم پی ایز دي، دوه ایم این ایز، دا هم د پی ټی آئی د ضلع چارسدې دي، پکار ده چې دوئ مرکزی حکومت سره خبره اوکړي چې دلته کوم زمونږه د چارسدې خزانه شوګر مل وو، Sorry چارسده پیپر مل

وو، هغه ختم شو، پکار ده چې زمونږه د پي ټي آئي حکومت خپل فيډرل حکومت سره خبره اوکړی، د هغې د پاره کردار اداکړی، هلته په چارسده کښې زمونږه چې کوم ريلوے ټريک دے، هغه Functional کولو د پاره څه قدم واخلی، داسې چارسده چې يو زرخيزه ضلع ده او زيات تر خلق په زراعتو باندې Depend کوی، په دې بجټ کښې د زراعتو د پاره هم څه نشته، د هغه زميندارو د پاره، د هغه کاشکارانو د پاره هيڅ قسمه څه نشته نو د پي ټي آئي ممبران صاحبان چې ديکښې چپ پاتې شو، ديکښې خاموشه پاتې شو نو دا به د دوئ د پاره ډير زياتے وی۔، اخرنئ خبره زه د خپل حلقې په باره کښې اوکړم، PK-57 څنګه چې ما مخکښې اووئيل چې په ضلع چارسده کښې څلور ايم پي ايز د پي ټي آئی، دوه ايم اين ايز د پي ټي آئي، ټول زما ورونړه دی، زما ملګری دی، صرف د سړکونو په مد کښې ورله شل شل کروړه روپئ ورکړې، داسې د Irrigation په مد کښې کروړونه، د پبلک هيلتهه په مد کښې کروړونه، صرف زه د اپوزيشن سره تعلق ساتم، زما په حلقه کښې يو سکيم شامل شوے نه دے، آيا دومره تنګ نظری، دومره بد نيتی، دومره دشمنی چې دوئ يو د اپوزيشن ايم پي اے نه شی برداشت کولے، څه چل به شوے وو، دا زما ورونړه دی، د دوئ په حلقو کښې کار کيږی، پرې خوشحاله يم خو چې کم ازکم زه هم عوامو منتخب کړے يم، ماله هم عوامو ووټ راکړے دے، پکار ده چې زما د حلقې د پاره هم دهغه شان د څه پيکيج اعلان اوکړے شی۔ عزتمند سپيکر صاحب، دهغه شان خبرې خو ډيری دی خو وخت کم هم دے او بيا اخر کښې به زه وزير خزانه صاحب ته دا اووايم چې عام سړے ديکښې هيڅ دلچسپی نه ساتی چې ايکسپورټ څومره زيات شو، امپورټ څومره شو، Inflation rate دا دے او Balance of Payment دا دے، عام سړے دې سره غرض ساتی چې ماته روزګار ملاؤ شی، زما ځوے په روزګار شی، د اوړو قيمت کم شی، د دوايانو قيمت کم شی، کوم چې د پنځوس لکهو کورونو وعده شوې ده، هغې کښې ماته کور ملاؤ شی، کوم چې د کروړونو نوکرو اعلان شوے دے، هغې کښې ماته او زما خاندان ته حصه ملاؤ شی، نو چې دې باندې عمل اوشو نو حکومت مخکښې ځی، صرف چې په فګرز باندې شوه او په ښکلو ښکلو خبرو باندې شوه نو هغه حکومت بيا مخکښې نه چليږی۔ اخر کښې ستاسو

په وساطت زه وزیر اعلیٰ صاحب ته، وزیر خزانه صاحب ته ریکویسټ کوم چې هغه شان زما حلقه کښې هم د Sanitation ډیر کار دے، د سړکونو ډیر کار دے ځکه ځائې په ځائې سړکونه خراب دی، ځائې په ځائې آبادی شوې ده، نوې نوې کالونئ جوړې شوې دی، هلته خلق فرش بندی غواړی، هلته خلق د بجلئ کارونه غواړې، نو په دې لړ د تعصب نه بهر اوګورئ او زما په حلقه دې دا صوبه رحم اوکړی۔ ډیره ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی فیصل زیب۔

جناب فیصل زیب: اعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، آپ نے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ بجٹ پر ہمارے پارلیمانی لیڈرز اور ممبران نے تفصیلی بات کی لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس مرتبہ پھر میرے حلقے کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس بجٹ سے لوگوں کی بہت امیدیں وابسطہ تھیں، جب ساری دنیا میں کورونا وائرس تباہی مچا رہا تھا، ہماری صوبائی حکومت نے Adhoc basis پر ڈاکٹرز کو Appoint کیا، ان ڈاکٹر صاحبان نے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی، دن رات لوگوں کی خدمت کی لیکن افسوس کہ اس بجٹ میں ان کے Permanent ہونے کی کوئی بات موجود نہیں۔ 12-04-2021 کو اسی اسمبلی میں ایک قرارداد منظور ہوئی تھی، اس پہ جناب سپیکر صاحب کے Directions بھی تھے کہ دوماہ کے اندر اس پر رپورٹ دی جائے لیکن افسوس، اسی طرح ہمارے ٹیچرز جو کہ 2018ء اور Onwards مختلف پوسٹوں پر بھرتی ہوئے Adhoc basis پر، اس بجٹ میں ان کی Regularization کی بھی کوئی بات موجود نہیں، میری وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، ہیلتھ منسٹر اور فنانس، Sorry، ایجوکیشن منسٹر سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس بجٹ میں ان ڈاکٹرز اور ان ٹیچرز کو Permanent کرنے کا اعلان کیا جائے۔ اگر میں اپنے حلقے کی بات کروں، ایجوکیشن کی بات کروں، یونیورسٹی، کالج تو دور کی بات، اس بجٹ کی اتنی بڑی کتاب میں میرے حلقے کے لئے ایک پرائمری سکول تک موجود نہیں، کیا میرے حلقے کے بچوں کا اس صوبے اور اضلاع کی طرح حق نہیں بنتا؟ تیسرا سال چل رہا ہے کہ میرے حلقے کے بچوں کے ساتھ اور بچیوں کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے، میرے لوگوں کا گناہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے حکومتی امیدوار کے مقابلے میں مجھے جتوایا۔ اسی طرح روڈ سیکٹر کی اگر بات کی جائے جناب سپیکر، اکیسویں صدی ہے اور روڈ سیکٹر بنیادی سہولت ہے لیکن افسوس کہ میرے حلقے میں بہت ایسے علاقے ہیں جہاں پر روڈ کی سہولت نہیں، جب

کسی مریض کو لے جانا ہو تو لوگ چارپائی پر باندھ کر دشوار راستوں سے اس کو لے جاتے ہیں، بعض اوقات وہ مریض راستے میں ہی دم توڑ جاتا ہے، میری فنانس منسٹر سے ریکویسٹ ہے کہ برائے مہربانی خدارا میرے حلقے میں روڈ سیکٹر میں، ایجوکیشن سیکٹر میں، ہیلتھ سیکٹر میں حکومت کچھ نہ کچھ ایسا اقدام کرے کہ لوگوں میں مایوسی پیدا نہ ہو۔ اسی طرح میں Rescue 1122 کی بات کرونگا، میرا ضلع دو حلقوں پر مشتمل ہے، PK-23-24 جبکہ PK-23 میں دو Rescue centers ہیں لیکن PK-24 میں کوئی سنٹر نہیں ہے، میرے خیال میں حکومت کو PK-24 میں ایسی کوئی ایمرجنسی نظر آتی نہیں ہو گی کہ ان کو Rescue 1122 کی ضرورت ہو، میں اسمبلی فلور پر منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس اے ڈی پی میں PK-24 میں بھی Rescue center کا قیام عمل میں لایا جائے۔ میں بہت ٹائم نہیں لونگا، آخر میں میں اپنے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ ہمیں آپ پر بہت فخر ہے کہ آپ کا تعلق ملاکنڈ ڈویژن سے ہے لیکن تین سال گزرنے کے باوجود ملاکنڈ ڈویژن کی سطح پر کوئی بڑا پراجیکٹ نہیں کیا گیا اور پھر بالخصوص شانگلہ اور میرے حلقے میں، میں اپنے وزیر اعلیٰ صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ خدارا میرے حلقے پر توجہ دیں اور امید رکھتا ہوں کہ ان دو سالوں میں وزیر اعلیٰ صاحب توجہ دیں گے، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کا نام پھر لوگ اچھے الفاظ میں یاد کریں، جیسے آج اگر ہم اسمبلی میں بات کرتے ہیں، اپوزیشن ایم پی ایز بات کرتے ہیں، بہت سے حکومتی ایم پی ایز بات کرتے ہیں، اگر آج بات ہوتی ہے تو امیر حیدر خان ہوتی کی ہوتی ہے، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ملاکنڈ سے تعلق رکھتے ہیں، وہ بھی ایسا اقدام کریں کہ جس طرح حیدر خان کا نام لیا جاتا ہے، اس طرح کل محمود خان کا نام بھی لیا جائے۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں:

ہر دردمند دل کو رونا میرا رلا دے

بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

(تالیاں)

Mr. Speaker Sir, I would like to draw your attention and that of the Finance Minister towards his Constitutional obligation, Article 160

(3B): "The Federal Finance Minister and Provincial Finance Minister shall monitor the implementation of the Award biannually and lay their reports before both Houses of Majlis-e-Shoora (Parliament) and the Provincial Assemblies.]" But our Provincial Minister unfortunately has failed in keeping his Constitutional obligations.

ہم آئین کو Supreme سمجھتے ہیں لیکن یہ بد ترین طریقے سے فیل ہو گئے ہیں۔ جناب سپیکر، جب یہ بجٹ Present ہو رہا تھا تو کیبنٹ کے ممبرز، ٹریژری بنچز اور میرے Colleagues one trillion کہہ کے بڑے بغلیں بجا رہے تھے کہ Over one trillion میں ان کو کہتا ہوں کہ یہ One trillion نہیں یہ Two and a half trillion ہونا چاہیئے تھا لیکن اگر آپ میں ہمت ہوتی، آپ بات کر سکتے، آپ میرا مقدمہ لڑ سکتے، آپ Net hydel کا اور میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ کس طرح Net hydel کے One thousand eighteen ارب ہیں، ان کے ساتھ 650 ارب According to AGN Qazi formula 650 ارب اس میں Add کر دیا جائے، جن کے لئے یہ بات نہیں کر سکتے۔ یہ ادھر ہمیں آنکھیں دکھاتے ہیں لیکن جب سی سی آئی میں جاتے ہیں تو ان کو اپنی کرسی کی فکر ہو جاتی ہے اور پھر وہ بات نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، اسی طرح WACOG پہ میں تفصیلی بات نہیں کروں گا لیکن ہمارے صوبے کی پیدا کردہ گیس کو جس کو ہم Four MMBTU پہ Produce کرتے ہیں، وہی ہمیں Eight dollars MMBTU پہ واپس مل رہی ہے، یہ کیا ناانصافی ہے؟ لیکن یہ بات نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، اسی طرح Unutilized water ہمارے صوبے کا چھ سو ارب کا IRSA accord کے مطابق پانی ضائع ہو رہا ہے، اس پہ یہ بات نہیں کر سکتے۔ میری نہر میں ایک طرف ہمارا چھ سو ارب روپے کا پانی ضائع ہو رہا ہے، دوسری طرف میرے علاقے میں، میرے علاقے کے ورسک لفٹ کنیال کو اس کو 'اوچ نہر' بولتے ہیں، پشتو میں، آپ جانتے ہیں 'اوچ نہر' کس کو کہتے ہیں؟ (تالیاں) اس میں آج بھی پانی نہیں ہے، آج بھی وہاں کے لوگ پانی کے لئے ترستے ہیں، ہمارے علاقے کے کاشتکار اور پچھلی حکومت میں 2017 میں چیف منسٹر صاحب اور موجودہ گورنر صاحب وہ آئے تھے، انہوں نے ایک بورڈ وہاں پہ لگایا ہے، وہ بورڈ اب بھی وہاں پہ لگا ہوا ہے لیکن پانی ابھی تک نہیں آیا، میرے علاقے کے لوگوں نے اسی بورڈ کو جوتوں کے ہار پہنائے ہیں۔ (تالیاں) اسی طرح Excise duty on oil آرٹیکل 161، میں اس کو Repeat نہیں کرتا، اس لئے کہ میرے Colleagues نے ان کو Mention کر دیا لیکن اس کے بارے میں آپ کا وائٹ پیپر کیا کہہ رہا ہے، Excise duty on oil is not paid to

the Province as the rate has not been yet determined, the Khyber Pakhtunkhwa produces more than fifty percent of oil, which means it absorbs the highest loss from un availability of this duty لیکن ان کے لئے یہ بات نہیں کر سکتے، یہ گفتار کے غازی ہیں، یہ بات ہمارے سامنے کرتے ہیں لیکن جب Relevant forum پہ جاتے ہیں تو ان کی ٹانگیں کانپتی ہیں، ان کو اپنی کرسی کی فکر ہوتی ہے۔ (تالیاں) پھر یہ بات نہیں کر سکتے اور کہتے ہیں:

اقبال بڑا اپدیشک ہے، من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا

(تالیاں)

جناب سپیکر، اب آتے ہیں ان کے بجٹ پہ، یہ کہہ رہے ہیں، ان کی بجٹ تقریر یہ کہہ رہا ہے کہ 2021-22ء بجٹ پانچ ستونوں پہ مشتمل ہے، میں First کو Address کرتا ہوں، First ان کا جو پوائنٹ ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ اور یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس میں Thirty seven percent کا اضافہ کیا ہے، This is ridiculous, mockery with the government servants، جناب سپیکر، چیف منسٹر نے Twenty five percent increase کا اعلان کیا تھا، پھر انہوں نے Thirty seven کا کہا ہے لیکن ان کے ساتھ Strings attach ہیں، اگر ان کے ساتھ لگا ہوا ہے، انہوں نے Only ten percent اور وہ بھی ایڈہاک ریلیف ہے، Over two years، پچھلے سال انہوں نے کچھ نہیں بڑھایا، اس سال صرف Ten percent بڑھایا ہے-----

Mr. Deputy Speaker: Windup, please.

جناب صلاح الدین: اور وہ بھی ایڈہاک ہے۔ جناب سپیکر، ذرا سا ٹائم دیں پلیز، اسی طرح Next day پہ آتے ہیں، ڈیویلپمنٹ بجٹ پہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس میں ریکارڈ اضافہ کیا ہے، پچھلے سال ان کا 217 ارب کا تھا، وہ صرف Half percent, fifty percent ہی Utilize کر سکے اور یہ 205 خود ہی کہہ رہے ہیں، میں نے نہیں کہا، یہ ان کی تقریر کہہ رہی ہے کہ یہ 205 ہے، اس بار یہ 371 رکھا ہوا ہے لیکن پچھلی دفعہ بھی اور اب کے بار بھی ان کا یہ ڈیویلپمنٹل بجٹ یہ سیاسی بنیادوں پہ وسائل کی تقسیم کا بجٹ ہے، یہ ظلم، جبر، زیادتی، حسد اور بغض کا بنا ہوا ترقیاتی بجٹ ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، پشاور کی بات ہوتی ہے تو میرا حلقہ بھی PK-70 اور 71 بھی پشاور میں آتے ہیں، میرے دوسرے Colleagues کے

لئے چالیس کروڑ، دوسرے حلقوں میں چالیس کروڑ کا فنڈر کھا ہوا ہے، PK-70 اور 71 میں انہوں نے کچھ نہیں رکھا، اگر یہ دکھا سکتے ہیں تو میں ان کو چیلنج کرتا ہوں جناب سپیکر، وہ بھی یہ Utilize نہیں کر سکتے۔ اسی طرح میں ہیلتھ پہ آتا ہوں، ہیلتھ پہ یہ کہہ رہے تھے کہ اس میں انہوں نے اتنا اضافہ کیا ہے اور Covid-19 کی وجہ سے پچھلے سال ہیلتھ ایمرجنسی تھی، ہیلتھ ایمرجنسی کے باوجود آپ نے دیکھا کہ صوبے کے دوسرے سب سے بڑے ہاسپیٹل میں Covid کے لئے اکسیجن نہیں تھی اور Ventilator سے زیادہ اس چیز کی ضرورت ہوتی ہے، آکسیجن کی وجہ سے بیس پچیس لوگ اپنے پیاروں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے، وہ سب کے سامنے ہے۔ اسی طرح آج بھی میرے علاقے میں سلیمان خیل ایک یونین کونسل میں چالیس ہزار اس کی آبادی ہے، ابھی تک تہتر (73) سالوں میں اس کے لئے کوئی بی ایچ یو تک نہ بن سکا، یہ ہیلتھ ایمرجنسی ہے۔ اسی طرح پچھلی گورنمنٹ میں ایجوکیشن ایمرجنسی تھی، میرے تین سکول ہائی گرلز سکول شیخ محمدی، گرلز ہائی سکول سلیمان خیل اور پرائمری گرلز سکول تنی Occupy کئے ہوئے تھے، میں کبھی ادھر جاتا رہا، کبھی ادھر جاتا رہا، ہم نے Vacate کر دیئے لیکن فنکشنل ابھی تک یہ نہیں کر سکے۔ جناب سپیکر، اسی طرح کالجز، ایجوکیشن پہ بات کر رہے ہیں تو کالجز۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Windup, please.

جناب صلاح الدین: بس Windup کر رہا ہوں۔ اسی طرح پاکستان کے بنے ہوئے تہتر (73) سالوں میں میرے حلقے میں ابھی تک کوئی گرلز کالج نہیں ہے جو شرم کی بات ہے، یہ پچھلی حکومت کی تعلیمی ایمرجنسی تھی جناب سپیکر، جو نزدیک ترین گرلز کالج ہے وہ اضاخیل اور شیریکیرہ سے پچیس (25) کلومیٹر کے فاصلے پہ ہے، میں ڈی آئی خان اور چترال کی بات نہیں کر رہا، میں خیبر کی بھی بات نہیں کر رہا، یہ میں پشاور ڈسٹرکٹ کی بات کر رہا ہوں۔ اسی طرح لوکل گورنمنٹ پہ آتے ہیں، لوکل گورنمنٹ میں انہوں نے بدترین ظلم، زیادتی، بغض اور حسد کیونکہ میرے علاقے کے لوگوں نے گورنمنٹ کے مقابلے میں مجھے سپورٹ کیا تھا، مجھے Elect کیا تھا، اس لئے میرے علاقے کے Neighborhood Councils and Village Councils فنڈز بھی وہ گورنر صاحب کے کہنے پر لگ رہے ہیں، کتنی شرم کی بات ہے، آپ لوگ گورنر کے Portfolio اس حد تک، ویلج کونسل تک لے آئے ہیں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Windup, please.

جناب صلاح الدین: بس Windup کر رہا ہوں، Just one more minute۔ جناب سپیکر، کل ہمارے ایک Colleague اور منسٹر صاحب بھی کہہ رہے تھے کہ انہوں نے پشاور کی ترقی پہ Stay لیا ہوا ہے، ہم نے کوئی Stay نہیں لیا، میں میڈیا کے سامنے بھی واضح کرنا چاہتا ہوں، ہم آپ کے ظلم، ہم آپ کی زیادتی، ہم آپ کے بغض، آپ کے حسد اور آپ کی ناانصافی کی وجہ سے عدالت گئے تھے، عدالت کے سامنے اپنے حلقے کے لئے جھولی پھیلائی تھی کہ ہمیں انصاف دیا جائے، اگر اسی طرح یہ ظلم کریں گے، ہم پھر بھی جائیں گے، اگر یہ دیں گے نہیں تو ہم چھین کر لیں گے ان شاء اللہ۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Janab Ranjeet Singh, not present. Janab Laiq Muhammad Khan, not present. Janab Nisar Ahmad Mohmand, not present. Muhtarama Baseerat Bibi.

محترمہ بصیرت خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ ټولو نه اول زمونږه چې کوم صوبائی فنانس منسټر، چیف منسټر او زمونږه چې کوم ټریژیری بنچز دی، اپوزیشن بنچز دی، زه ټولو ته مبارکی ورکوم۔ څنګه چې دا بجټ یو خوشګوار ما حول کښې پیش شو او زمونږه ملک کښې چې کوم سیاسی ګرمائش شروع دے، ډیر Positive طریقې سره پیش شو، زه میډیا والو نه هم دا ګله کوم چې دلته یو Negative څیز راشی، هغې ته خو ډیر زر Coverage ملاؤ شی خو چې Positive طریقې سره پیش شی نو چا هم داسې اونه وئیل چې زمونږه د خیبر پختونخوا فرسټ ټائم داسې Positive طریقې سره بجټ پیش کړو۔ سر، ټولو نه اول زه په ایجوکیشن باندې خبره کوم، Basic شے ایجوکیشن دے، زه به خپل فنانس منسټر او چې څومره د دوئ ټیم دے، زه به د دوئ شکریه ادا کوم، زمونږه Merged districts کښې که اوګورئ نو دوئ وئیلی دی چې د 4300 new teachers به Recruitment اوشی، دا ډیره Positive خبره ده ځکه چې Last year چې ما بجټ سپیچ کولو نو ما دا وئیل چې زمونږ ماشومانې په یو کلاس کښې یو ټیچرې ته درې او څلور کلاسونو ماشومانې ناستې وی نو دا خبره چې دوئ به Overcome راشی، هر یو کلاس د پاره به خپله ټیچره وی، نو It's a positive thing، بل دا به زه ریکویسټ کوم چې ټیچرز به راشی خو ټیچر Proper mechanism د Monitoring چې مونږه کوم د ایجوکیشن سسټم

دے، دیکښې بیا هم که مونږه وایو چې Eighty percent کار شوے دے نو
Twenty percent هغې کښې لږ ډیر کمے شته دے، چې دا Monitoring
system strong شی او دا ټیچرز Absent وی، نه راځی چې دا Regular شی۔ بل
به زه دا خبره کوم چې زمونږه د ضم شده اضلاع ماشومان دی، هغوی د پاره چې
کوم Stipends ایښودلی شوی دی، کومې پیسې مختص شوې دی، وظائف، هغه
هم یو ښه اقدام دے۔ بل طرف ته که اوګورئ، مونږه ضم اضلاع کښې Ninety
seven آئی ټی لیبز جوړ کړی دی، دا ډیر یو خوش آئند خبره ده چې مونږه یو طرف
ته وایو چې د آئی ټی دور دے، یو د ټیکنالوجی دور دے نو مونږ د ضم اضلاع
چې کوم ماشومان دی، هغوی به هم دې نه مستفید شی، لائبریریز دی،
لیبارټریز، Sorry، ضم اضلاع کښې به سائنس لیبارټریز راشی، زمونږه
ماشومان به مخکښې سائنس سبجیکټ کښې به راتلے شی۔ دې سره به زه تاسو
ته یو دا ریکویسټ کوم چې Twelve colleges ئے وئیلی دی چې New
twelve colleges به جوړیږې خو زمونږه په ډسټرکټ خیبر کښې یو ډګری کالج
نشته، دا ما Last year هم وئیلی وو او دا زه دې ځل هم وایم، زما یوریکویسټ
دے که دا هم پکښې شامل شی نو ښه به وی۔ بل به زه هیلتھ ته راځم، هیلتھ باندې
به زه دا خبره کوم چې کوم زمونږ د Merged districts hospitals دی، Seven
DHQ hospitals of merged districts، د دوئ Rehabilitation او
Reconstruction دے، Automatically به چې کوم هلته Lack of facilities
هغه به راشی، که مونږه اوګورو ما بار بار وئیل چې د ډسټرکټ خیبر Dialysis
patients چې دی هغه پیښور ته راوړی، مونږ ئے نه شو Afford کولے، هغه
کرایه هغه د Dialysis patients چې کوم وی نو هغه ډیر مشکل وی، نو زه به دا
اووایم چې دوئ د Rehabilitation reconstruction سره چې کوم داسې قسمه
مسائل وی، زمونږ د خلقو به حل شی۔ زه به خپل د خیبر پختونخوا ګورنمنت یو بل
کار Appreciate کوم، Rescue-1122 په ډسټرکټ خیبر کښې ډیر ښه طریقې
سره کار کوی خو دلته هم زما یو ریکویسټ دے چې زمونږه ډسټرکټ کښې درې
ګائنی کیسز Rescue-1122 والا کړی وو او هغه Male وو، چونکه زمونږه
Female staff هلته وو نه نو هغوی Male راوستی وو، نو زه به دا ریکویسټ

کوم چې مونږه سره که Priority basis باندې Rescue-1122 کښې که د Female staff recruitment اوشي۔ بل دا چې کوم مونږه سره د سوشل ویلیفئر ډیپارټمنټ دے، دوئ ته زه یو ریکویسټ کوم چې مونږه سره چې کوم Special persons, even نن ما سره څه کسان ملاؤ شو چې مونږه Five years کښې سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ دا یو Nitty-gritty خبره به وی خو هلته چې کوم وهیل چیئرز دی یا کوم داسې Rehabilitation centers د هغې د پاره پکار ده چې جوړ شي او دوئ هغې نه مستفید شی، هغوی ته هم څه فائده ملاؤ شي۔ ټولو نه ښه خبره Last year چې کله بجټ پیش کیدو نو مونږه وئیل چې زنانؤ د پاره پکښې څه شے نشته او تیمور جهګړا صاحب دا خبره اوکړه چې بهئ ما له خو یو فیمیل ممبره رانغله چې هغوی ماته وئیل چې زمونږه داسې ستونزې دی او دا پکښې واچوئ خو دې پیره زه فنانس منسټر ته دا Credit ورکوم And thanks to him چې بجټ نه مخکښې پرې دا بجټ یو سیشن مونږه Female Parliamentary Caucus چې څومره ممبرز وو، مونږه ورسره کښیناستو چې کومې خبرې مونږه کړې وې نو که مونږه دا وئیل چې Hundred percent نه وی نو Seventy five percent هغه بجټ کښې Reflect شوی دی، In a shape of که تاسو اوګورئ بینک آف خیبر چې کوم Twenty percent loan دے، دا ئے پکښې اچولے دے۔ مونږه چې کوم Merged districts خواتین د پاره څه Thirty eight million or billion پیسې ئے مختص کړې دی، خواتین د پاره به زه دلته دا یو خبره کوم چې زمونږه ساده ښځې، ساده پښتنې ښځې دی، ښځې مونږه چرته ایکا دکا د Merged districts نه راوتې یو، اسمبلئ ته راغلې یو، تاسو ټول ورسره نه شئ Compare کولے، که تاسو Loan ورکوئ که تاسو نور روزګار ورکوئ، زه به دا خواست کوم چې هغوی ته چې کومه Criteriaده هغه ورته Easy کړئ، .They can go easily, they can access easily بل سی ایف سی چې کوم Facilitation corner دی یا سنټرز دی، زه به دا ریکویسټ کوم چې هغه داسې یو Individual ځائې کښې چونکه Merged districts دی، مونږه به هغې ته ګورو چې داسې ځائې کښې هغه Facilitation Centers وی چې زمونږه د زنانؤ ورته Easily access وی۔ Thanks to all of you for listening me او

It's a positive thing, يو ځل بيا ستاسو د ټولو ډير مبارک شه، دا بجټ هغه thank you.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جی ویلسن وزیر صاحب۔

<u>جناب ویلسن وزیر:</u> جناب سپیکر، سب سے پہلے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پہ بات کرنے کا موقع دیا۔ ایک عوامی، تاریخی اور ایک بے مثال بجٹ پیش کرنے پر اپنے صوبے کے وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب کو، صوبائی وزیر خزانہ تیمور جھگڑا صاحب، ہمارے سابق ایڈیشنل چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا شکیل قادر صاحب کو، موجودہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا شاہ علی شاہ صاحب کو، سیکرٹری فنانس اور ان کا جو سٹاف ہے، سیکرٹری پی اینڈ ڈی اور ان کا جو سٹاف ہے، وہ لوگ جنہوں نے ان کی تکنیکی مدد کی، ان کو مبارک باد بھی دیتا ہوں، ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، اگر میں بجٹ دیکھوں تو اگرچہ ہمارا صوبہ ایک چھوٹا صوبہ ہے، وسائل بھی کم ہیں لیکن اس کے باوجود بھی سندھ، پنجاب، بلوچستان میں بھی اقلیتوں کے لئے اتنا خاطر خواہ فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔ یہاں پہ مینار ٹریز کے سات بڑے منصوبے تجویز کئے گئے جن میں ان کی عبادت گاہوں کی تعمیر نو اور تزئین و آرائش اور اقلیتی قبرستانوں کی Rehabilitation، ویلفیئر پیکیج ہے، جن میں بیوہ خواتین ہیں، یتیم بچے ہیں، سٹوڈنٹس ہیں اور دیگر غریب لوگ ہیں، ان کو بھی Accommodate کیا گیا ہے اور جو Minorities کے Missionary Institutions ہیں، ان کا بھی خیال رکھا گیا ہے، اس پہ بھی میں اپنے چیف منسٹر صاحب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اقلیتوں پر خصوصی کرم کیا اور انہیں ایک خاطر خواہ بجٹ دیا، اس سے ہماری زندگی میں تبدیلی آئے گی، ہمارے جو Institutes ہیں وہ ترقی کریں گے۔ جناب سپیکر، ہمیشہ یہ کہا جاتا رہا ہے کہ ایجوکیشن اور ہیلتھ بڑے سیکٹرز ہیں لیکن اگر ہم بجٹ کو دیکھیں تو اس میں ہر سیکٹر کا خیال رکھا گیا ہے، Even کہ فارسٹ کو دیکھ لیں، ہمارا جو بلین ٹری پراجیکٹ ہے، اس کی دنیا نے تعریف کی ہے، Even برطانیہ کے جو وزیر اعظم ہیں، بورس جانس، انہوں نے بھی وزیر اعظم عمران خان کو مبارک باد دی، پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ پاکستان کو ماحولیاتی کانفرنس منعقد کرنے کا موقع ملا۔ اس کو میں زرعی بجٹ بھی کہوں گا، چونکہ اس میں لینڈ ٹیکس کو ختم کیا گیا ہے، یعنی کسانوں کو ریلیف دیا گیا ہے، پہلے زراعت کے لئے اتنے پیسے نہیں رکھے گئے، اس دفعہ سوا تیرہ ارب روپے رکھے گئے ہیں، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری حکومت زراعت کی ترقی کے لئے بھی بڑی سنجیدہ ہے اور بڑے اہم منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔ لائیو سٹاک اور ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کو بھی میں مبارک باد دیتا ہوں کہ پچھلے سال وہ Eighty two

percent کے ساتھ ٹاپ ڈیپارٹمنٹ رہا، انہوں نے دن رات محنت کی اور بہت کام کیا۔ جناب سپیکر، قبائلی اضلاع کے لئے 199 ارب روپے مختص کئے گئے، وہاں پہ بڑے بڑے پراجیکٹس پہ کام جاری ہے، اکثر ہم سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ہمیں فاٹا انضمام کے ثمرات نظر نہیں آتے، میں اس Floor of the House پہ یہی بات کہوں گا کہ Rome was not built in a day، یہ ترقی جو ہے وہ دن بدن ہوتی جائے گی، ایک دن آئے گا کہ جو ہمارے فاٹا کے علاقے ہیں وہ Settled علاقوں کے برابری کی سطح پر آجائیں گے، وہاں پر بڑے بڑے تعلیمی منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، ایجوکیشن میں اکثر آئی ٹی اور سائنس ایجوکیشن کو Ignore کیا جاتا تھا لیکن Ninety seven IT Labs کا قیام اور اس کے بعد 276 سائنس لیبارٹریز کی Rehabilitation یا انہیں آلات کی فراہمی، جناب سپیکر، ہمارے سکولوں میں ہمیشہ سائنس ایجوکیشن بڑی کمزور رہی ہے لیکن سائنس لیبارٹری کی Rehabilitation کر کے ہم نے طلباء کو حقیقی طور پہ سائنسی تعلیم کو فروغ دینا ہے۔ جناب سپیکر، اس کو میں کہوں گا کہ یہ ایک فلاحی بجٹ ہے جس میں ملازمین کے لئے تنخواہیں بھی بڑھائی گئی ہیں، جس میں ہیلتھ انشورنس بھی دی گئی ہے، یہ ایک فلاحی بجٹ بھی ہے، جس میں خواتین کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے، Even یہ کہ بزرگ شہریوں کا خیال رکھا گیا ہے تو موجودہ حالات میں گزشتہ ڈیڑھ دو سال سے Covid-19 کا شکار ہیں، بزنس خراب ہے، یہ صوبہ ایک طویل جنگ دہشتگردی سے بھی گزرا ہے، اس کے باوجود بھی اس قسم کے حالات میں اتنا Positive، اتنا اچھا بجٹ پیش کرنا یہ تاریخی کارنامہ ہے، یہ ایک مثال بن گئی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ کی بناء پر ہم اس صوبے میں تیسری دفعہ بھی حکومت بنائیں گے۔ ایک دفعہ پھر میں اپنے صوبے کے وزیراعلیٰ اور اپنے جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں، یہ امید بھی کرتا ہوں کہ یہ بہت اچھی بات وزیر خزانہ نے کی کہ اس دفعہ یکم جولائی سے سو فیصد ریلیز ہوگی، جب سو فیصد ریلیز ہوگی تو ایک سال میں بہت سارے منصوبے مکمل ہوں گے، آنے والا دور ترقی کا دور اور اندھیرے ختم ہو جائیں گے، ہمیں ہر طرف روشنی نظر آئے گی۔ ہماری گورنمنٹ کی Top priority ہے کہ نئے ڈیمز بن جائیں، جناب سپیکر، طورخم سفاری ٹرین کو شروع کرنا، یہ ایک بہت اہم کارنامہ ہے، یہ گزشتہ بیس پچیس سال سے نظر انداز کیا گیا ہے، وہ ٹرین بند پڑی ہے۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Windup, please.

<u>جناب ویلسن وزیر:</u> جناب سپیکر، پشاور تا طورخم موٹروے شروع کرنا، اس سے ہماری تجارت کو فروغ ملے گا اور جو سنٹرل ایشیاء ریاستوں کے ساتھ ہمارے تجارتی تعلقات ہیں، وہ بھی ترقی پائیں گے۔ ایک دفعہ پھر

میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے سپیچ کرنے کا موقع دیا اور صوبائی حکومت کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، موجود نہیں۔ محمد نعیم صاحب، موجود نہیں۔

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شفیق آفریدی صاحب، موجود نہیں۔ جناب سراج الدین صاحب، موجود نہیں۔ جناب رنجیب سنگھ صاحب، موجود نہیں۔ جناب لائق محمد خان صاحب، موجود نہیں۔ جناب نثار احمد خان صاحب، موجود نہیں۔ جناب شفیق شیر آفریدی صاحب، آپ اپنا نام پہلے درست کرلیں پھر آپ اپنی سیٹ سے اٹھیں، بچوں جیسی حرکتیں نہ کریں۔

جناب شفیق آفریدی: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم۔ Thank you, for your kind information، آپ کے ساتھ یہ Share کرنا چاہتا ہوں کہ میرا نام شفیق آفریدی ہے، شفیق شیر آفریدی دونوں ہیں، وہ میرا Colleague ہے۔ وہ محمد شفیق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، آپ نے Clarification کر دی لیکن کل جب میں Chair کر رہا تھا تو آپ نے مجھے خود لکھ کر دیا تھا، میں نے اپنے Handwriting سے سیریل نمبر 55 پہ خود لکھا ہوا ہے، کسی اور نے نہیں لکھا، جو پہلے لکھا ہوا ہے وہ شفیق آفریدی ہے، اس سے پہلے بھی آپ نے کہا تھا کہ میں الحاج شفیق شیر آفریدی ہوں، آپ نے خود کہا تھا ابھی بجٹ پہ بات کریں۔

جناب شفیق آفریدی: سر، اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ ہمارے جتنے بھی سیکرٹری صاحبان یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں وہ کمپیوٹر میں شفیق آفریدی انہوں نے Mention کیا ہوا ہے تو اس وجہ سے یہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، اس کی Correction کی جائے، ان کے نام کے ساتھ جو CNIC میں جس طرح ہے وہ لکھا جائے۔

جناب شفیق آفریدی: ہاں سر، مجھے بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے، کبھی کبھار جب یہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی تکلیف ہم ان شاء اللہ دور کر دیں گے۔

جناب شفیق آفریدی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے اللہ آپ کو خوش رکھے، آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں بحیثیت بلوچستان عوامی پارٹی ہمارے پختونخوا ملی عوامی پارٹی کے سینئیر رہنما اور سابق سینیٹر عثمان کاکڑ کے انتقال پر دلی افسوس اور دکھ ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جنت

الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ اس کے بعد میں سی ایم محمود خان صاحب کا اور اس کے علاوہ حکومتی اور اتحادی بنچوں کو اس کامیاب بجٹ کو پیش کرنے پر مبارک پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ Leader of the Oppositionاور جتنے بھی ہمارے آنریبل اپوزیشن ممبرز ہیں، ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جس فراخدلی کے ساتھ اور جس تحمل کے ساتھ اس بجٹ کی تقریر کو سنا اور سیشن کو انہوں نے تحمل کے ساتھ سنا، میں ان کو بھی Credit دیتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح ہمارے دیگر جتنے بھی آنریبل ممبرز نے بجٹ کے حوالے سے تقریریں کی ہیں، اس میں میں سب سے پہلے آپ کو پتہ ہے کہ قوم کی تقدیر جب بدلتی ہے تو وہ Road Infrastructure پر Depend کرتا ہے، میں سی ایم صاحب کا بھی بہت زیادہ شکر گزار ہوں، اگر آپ دیکھیں تو ہمارا Peshawar to Torkham Economic Corridor جس سے انٹرنیشنل سطح پر جتنے بھی افغانستان اور سنٹرل ایشیاء کے جتنے بھی ممالک ہیں، ان کو ہم ایک Link کے ذریعے، ایک سڑک کے ذریعے ان کے ساتھ ان شاء اللہ ہمارا بزنس شروع ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ دیکھیں، جتنے بھی ہمارے Rural areas ہیں، جتنے بھی ہمارے Link roads ہیں، میں بہت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ تقریباً تین سال ہو گئے ہیں، مجھے PK-105 اور بلاول آفریدی PK-106 کو ایک کلومیٹر روڈ نہیں دیا گیا ہے، منسٹر صاحب سے بھی میری یہ التجاء ہے، میں نے بار بار ان کو بھی اپنی Proposals دی ہوئی تھیں، سی ایم صاحب کے ساتھ ہماری Commitment ہوئی تھی لیکن As a اتحادی مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان تین سالوں میں ہمیں ایک کلومیٹر روڈ، نیو روڈ جس کو ہم بولتے ہیں، ہمیں نہیں ملا ہے، مہربانی کر لیں، اس فلور پہ ہم منسٹر صاحب سے یہ التجاء کرتے ہیں کہ اس پہ ذرا توجہ دیں۔ اس کے بعد میں ایجوکیشن کی طرف آتا ہوں، ہمارے پورے حلقے میں PK-105 لنڈی کوتل میں ایک گرلز کالج نہیں ہے، وہاں پہ ہائی سیکنڈری سکول سے جب لڑکیاں فارغ ہوتی ہیں تو ان کو یہ Opportunity نہیں ہوتی، نہ اتنا ان کا Source of income ہوتا ہے کہ وہ پشاور آئیں اور اپنی سٹڈی جاری رکھیں، میں منسٹر صاحب کو بھی التجاء کرتا ہوں کہ ہمارے لئے گرلز ڈگری کالج لنڈی کوتل میں جو کہ اس اے ڈی پی میں، بجٹ بک میں بارہ کالجز انہوں نے Reflect کئے ہوئے ہیں، ان میں ہمیں بھی New merged districts کے لئے، Specially اس میں ہمیں ایک کالج عنایت فرما دیں، اس کے ساتھ ساتھ ہمارے NMDs میں بدقسمتی سے اس بجٹ بک میں ایک پرائمری سکول بھی نہیں ڈالا ہے، آپ کو پتہ ہے ہمارا Militancy کا دور تھا، جتنے بھی

ہمارے باجوڑ سے لیکر وزیرستان تک علاقہ ہے، ان کو Education point of view سے جو سکولز وغیرہ تھے وہ بھی تباہ ہو گئے تھے، اس وجہ سے میں منسٹر صاحب کو یہ التجاء کرتا ہوں کہ اس میں سپیشل NMDs کے لئے جو پرائمری سکولز کا کوٹہ اس میں رکھ دیں۔ جناب سپیکر صاحب، پبلک ہیلتھ کے بارے میں میں، تحریک انصاف کے چونکہ ہمارے اتحادی ہیں، ان کو میں Appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ الحمدللہ جس طرح شلمان واٹر سپلائی سکیم انہوں نے رکھی ہوئی ہے، تقریباً 7339 ملین کا پراجیکٹ، لیکن اس کے لئے Allocation جو ہے Only two hundred million رکھی ہوئی ہے، میں اس فلور سے ان سے التجاء کرتا ہوں کہ اس کے لئے Two hundred کی بجائے One thousand million رکھ دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ایک Suggestion بھی دینا چاہتا ہوں، چونکہ ہمیں ایک ایک سکیم دی جارہی ہے جناب سپیکر، وہ Approximately ان کی Estimated cost ہوتی ہے، اسی (80) لاکھ اور پچاسی (85) لاکھ کی ہم نے ان کو ایک سکیم دی ہوئی ہے، وہ علی مسجد سکیم اس کا نام ہے، اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ PK-105 اور PK-106 یہ بیس سال پہلے وہاں پہ جو پائپ لائن بچھائی ہوئی تھی تو ابھی اس کو Functional کرانا ہے اور Approximately Sir, ninety million کی سکیم ہے، بجائے اس کے کہ ہم اپنے علاقوں میں ایک ایک، دو دو، تین تین سکیمیں ایک ایک گاؤں میں کریں، اس سے بہتر یہ ہے کہ اس پہ توجہ دیں، Ninety million اتنی بڑی Amount نہیں ہے، اس طرح کریں کہ اس کو Functional کریں تو اس سے PK-106 اور PK-105 کے لاکھوں لوگ اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایک منسٹر صاحب کو التجاء کرتا ہوں، اس کے ساتھ جس طرح ہمارے بھائی۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Windup, please.

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> سر، چونکہ بہت عرصے بعد مجھے یہ موقع ملا ہے تو Kindly مجھے ذرا وقت دے دیں۔ سپاری ٹرین کے بارے میں وزیراعلیٰ صاحب کو Appreciate کرتا ہوں کہ تین ہزار ملین کا پیکیج انہوں نے سپاری ٹرین اس کے سروے اور سروس سٹڈی کے لئے Five million amount رکھی ہوئی ہے، اس کو بھی ان شاءاللہ With the passage of time, as soon as possible اس کے لئے بھی کوشش کریں کہ Allocation اس کی زیادہ کریں۔ Bazar Zakhakhel Integrated Scheme جو Militancy کے وقت مختلف علاقوں کو، ساؤتھ وزیرستان، نارتھ وزیرستان اسی طرح ہمارا بازار زخہ خیل ایریا جو کہ بہت زیادہ متاثر ہو چکا تھا، میں بحیثیت بلوچستان عوامی پارٹی میں سی ایم

صاحب اور فنانس منسٹر سب کا میں Specially شکر گزار ہوں کہ انہوں نے 2.2 بلین روپے اس کے لئے مختص کئے۔اس کے علاوہ ہیلتھ سیکٹر کی طرف جاتا ہوں، جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب بھی موجود ہیں، ہمارا سب سے دیرینہ مطالبہ، ہمارے جتنے بھی New merged districts ہیں، یہ انصاف سہولت کارڈ ان میں ہمیں بھی شامل کریں، ہمارے لوگ جتنے بھی مریض ہوتے ہیں ان کو وہ بتاتے ہیں کہ اس کوٹہ میں آپ لوگوں کا کوٹہ نہیں ہے، بحیثیت ایک نمائندے کے میں منسٹر فنانس تیمور سلیم جھگڑا کو یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ مہربانی کریں، تاکہ اس سے ہمارے لوگ مستفید ہو جائیں، یہ میں صرف خیبر کی بات نہیں کر رہا ہوں، یہ پورے New merged districts کی بات کر رہا ہوں جو انہوں نے ایک ارب روپے اس کے لئے Allocate کئے ہیں تو مہربانی ہو گی، سلیم بھائی، آپ اس میں ذرا Interest لیں۔اس کے بعد بازار زخہ خیل Type B hospital ہے، وہ تقریباً چالیس کروڑ روپے سے بنا ہوا ہے، ہمارے ایم این اے شاہ جی گل نے ان کی Inauguration بھی کی تھی لیکن ابھی تک وہ بدقسمتی سے Functional نہیں ہے، میں نے منسٹر صاحب کو یہ التجاء کی تھی کہ آپ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت اس کو Functional کر دیں۔اس کے ساتھ ساتھ۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Windup, please.

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> سر، زیادہ ٹائم نہیں لونگا، صرف Only just give me two minutes، جناب سپیکر صاحب، واپڈا کی بات میں کرتا ہوں، واپڈا میں ہمیں تین سال سے New merged districts کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں رکھا گیا، ابھی میں سی ایم صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پندرہ سو ملین کا کوٹہ اس میں رکھا ہوا ہے لیکن اس کے لئے Allocation صرف Sixty million کی ہوئی ہے، اس کو ذرا Increase کریں تاکہ ہمارے لوگ اس سے مستفید ہو جائیں۔ Bifurcation of overloaded feeders وغیرہ، آخر میں میں، اس کے علاوہ ایس ڈی جی فنڈ میں منسٹر صاحب کو یہ درخواست کرتا ہوں کہ صرف New merged districts میں ابھی تک SDGs ہمیں مہیا نہیں کئے، تین سال ہو گئے، سی ایم کے ساتھ ہماری Coordination ہے، اس سلسلے میں انہوں نے ہمیں باور کرایا ہے کہ آپ کو ان شاء اللہ اس دفعہ جتنے بھی New merged districts کے ممبرز ہیں، ان شاء اللہ ان کو ہم SGDs fund دیں گے۔اس کے ساتھ ساتھ ہمارے لنڈی کوتل میں ابھی تک 1122 operational نہیں ہے، نہ وہاں پہ کوئی Rescue centre بنا ہوا ہے، آخر میں۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Windup, please.

جناب شفیق آفریدی: جناب سپیکر، میں Windup کرتا ہوں، میں ایک Suggestion دینا چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی کر لیں ہماری ایک ٹاسک کمیٹی بنائی جائے جس میں ہمارے پچیسویں امنڈمنٹ کے بعد جو ہمارے ساتھ انہوں نے مطالبات شیئر کئے ہوئے تھے، انہوں نے جو ہمارے ساتھ وعدے کئے ہوئے تھے، For example land acquisition ہو گیا، Regularization of Ex FATA employees ہو گئے، جرگہ سسٹم فعال کرنا ہے، اسکے بعد پولیس خاصہ دار اور حکومتی ارکان بھی۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

جناب شفیق آفریدی: ایک منٹ سر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، آپ کی تقریر اتنی لمبی ہو گئی، چلو ٹھیک ہے۔

جناب شفیق آفریدی: تھینک یو، جناب سپیکر۔ اس کے علاوہ یہ جو صوبائی اسمبلی کا سٹاف ہے، دن رات ہماری خدمت کرتے ہیں، جس طرح وزیر اعلیٰ صاحب نے اعلان کیا تھا کہ سی ایم سیکر ٹریٹ کے لئے اور ساتھ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ، فنانس ڈیپارٹمنٹ کے لئے انہوں تین اعزازی تنخواہوں کا اعلان کیا تھا، میں آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی ہمارے یہاں پر جو Employees ہیں، ان کو بھی اس سے مستفید کرایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، موجود نہیں۔ جناب احتشام جاوید صاحب۔

جناب احتشام جاوید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں KP Government کو اتنا اچھا اور Well balanced budget پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور خصوصاً جناب سپیکر صاحب، آپ کو اور اپنے تمام Colleagues کو جب نیشنل اسمبلی میں ہنگامے ہوئے، بلوچستان اسمبلی میں ہنگامے ہوئے، سندھ میں ہوئے، سب کی نظریں ہماری اسمبلی پہ تھیں لیکن جس مہذب انداز سے اور جس پر امن انداز سے ہمارے Colleagues نے بجٹ پیش کیا، اپنا کردار ادا کیا اور ایک Message دیا باقی ملک کو اور KP کے پر امن لوگ ہیں، مہذب لوگ ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ایک دن KP امن کا گہوارہ بنے گا، جس طرح ہمارے Colleagues نے ایک نئی مثال، ایک نئی روایت قائم کی ہے، ہم حکومت سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں کہ وسائل کی تقسیم میں بھی حکومت ایک نئی مثال قائم کرے، حکومت ایک نئی روایت قائم کرے، اپوزیشن اور حکومت کا فرق ختم کرے، جتنے بھی ترقیاتی وسائل ہیں، جتنے بھی ترقیاتی فنڈز ہیں Need basis پہ دیئے جائیں، جو حلقے تین سال زیادہ محروم رہے ہیں، ان حلقوں کو زیادہ توجہ دی جائے۔ میں نے تین سال حکومت کو سپورٹ کیا ہے، ان

شاءاللہ تعالیٰ Next two years بھی گورنمنٹ کو سپورٹ کرونگا لیکن ساتھ میں یہ گلہ ضرور کرونگا کیونکہ گلے اپنوں سے کئے جاتے ہیں، Last year میرے حلقے کو پندرہ کروڑ روپے روڈز کی مد میں دیئے گئے ہیں، بجٹ میں Reflect ہوئے لیکن بدقسمتی سے جب وہ Ground پہ گئے تو وہاں پہ سروے کرنے والے کوئی اور تھے، وہاں پہ افتتاح کرنے والے کوئی اور تھے، میں ہمیشہ حکومت سے یہی گزارش کرتا آرہا ہوں کہ ہمیں تھوڑے دیئے جائیں لیکن باعزت طریقے سے دیئے جائیں جسے ہم Own کرسکیں، ہم زیادہ نہیں مانگتے، ہم نے کبھی حکومت سے یہ حساب نہیں مانگا کہ کس کے حلقے میں اربوں روپے گئے، کس حلقے میں کروڑوں روپے گئے اور کونسے حلقے لاکھوں سے محروم رہے لیکن یہ گزارش ضرور کرونگا کہ جتنے بھی ہمیں دیئے جائیں وہ ہمیں Own کرنے چاہئیں، باعزت طریقے سے ملنے چاہئیں۔ ٹائم کم ہے، میں Repetition پہ نہیں جاؤں گا، تین چار گزارشات میں ضرور کرونگا۔ Last year ہائرایجوکیشن میں بیس کالجز رکھے گئے، اس سے پچھلے سال پندرہ کالجز رکھے گئے، ڈی آئی خان اس صوبے کا پسماندہ اور بڑا ضلع ہے، ہمیں بدقسمتی سے ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کو نہ پچھلے سال کوئی کالج دیا گیا، نہ اس سے پچھلے سال کالج دیا گیا، اس سال حکومت نے تیس نئے کالجز رکھے ہیں، میں یہ امید کرتا ہوں کہ ڈی آئی خان کو اس میں حصہ دیا جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے تحصیل پہاڑپور میں واحد گرلز ڈگری کالج ہے جو Rental بنیاد پہ کام کر رہا ہے، یہ پورے صوبے کا واحد ڈگری کالج ہے، تعلیمی ایمرجنسی کورونا کی وجہ سے کالجز سکول بند رہے ہیں، پچاس ڈگری سینٹی گریڈ میں وہاں پہ ہماری بچیاں، ہماری بہنیں Rental building میں جاتی رہیں، وہاں کیا سہولتیں ہونگی؟ نہ وہاں پہ جنریٹرز تھے، نہ وہاں پہ سولر سسٹمز تھے، Kindly نئے کالجز بنائے جائیں لیکن پرانوں کو بھی توجہ دی جائے۔ پہاڑپور ڈگری کالج کی بلڈنگ کے لئے علیٰحدہ پیسے رکھے جائیں۔ جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے کے لوگوں نے سی پیک کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں، سی پیک میرے حلقے سے گزرتا ہے، لوگوں نے زمینوں کی قربانیاں دی ہیں، ان کا حق بھی بنتا ہے، پاکستان کے لئے ہم ان شاءاللہ تعالیٰ کسی قربانی سے انکار نہیں کرینگے۔ ان کی گزرگاہیں بند ہوئی ہیں، جب چار سال سی پیک کا کام ہوتا رہا تو ہماری پرانی چھوٹی چھوٹی سڑکیں ان کے کام کرنے سے تباہ و برباد ہوگئیں، میں اس مد میں حکومت سے نئے پیسے نہیں مانگتا لیکن میرے علاقے کا ایک منصوبہ شیخ بدین جس کے لئے تین ارب روپے کا ٹینڈر ہوا تھا، اس میں ایک ارب سے زیادہ Saving ہوئی، میں حکومت سے یہ گزارش کرونگا کہ اس Saving سے گلوٹی تا پنیالہ روڈ، پنیالہ تا امانی خیل روڈ، پنیالہ تا پہاڑپور روڈ اور وانڈہ

مادت تا یارک روڈ بنائیں جائیں، میں نے گزارش کی تھی پنیالہ تحصیل کے حوالے سے کہ تقریباً Completion میں ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ایس ایم بی آر صاحب نے کہا ہے کہ پندرہ، بیس دن میں اس کو Notify کرلیں گے، میں نے گزارش کی تھی کہ حالیہ بجٹ میں اس کے لئے پیسے رکھے جائیں، آج میں اس فلور پہ دوبارہ یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ نئی بننے والی تحصیل پنیالہ کے لئے اس بجٹ میں ضرور فنڈر کھا جائے۔ ہم سے ہماری ترجیحات نہیں پوچھی جاتیں، میں ہمیشہ سی ایم صاحب کو ایک بات کرتا ہوں، ڈی آئی خان کو ہر سال Beautification کی مد میں اسی (80) کروڑ روپیہ دیا جاتا ہے، کبھی ہم وہاں پہ گھوڑے بناتے ہیں، کبھی گھوڑے گرادیتے ہیں، دوسری طرف منہ اس کا پھیر دیتے ہیں، ہمیں نہروں میں پانی چاہیئے، زمینداروں کے حقوق چاہئیں، ہمیں Beautification میں پیسے نہیں چاہئیں، ہمیں گھوڑے بنانے نہیں چاہئیں، میں کئی دفعہ اس فلور پہ عرض کر چکا ہوں، اب بھی میرے حلقے میں زمیندار چندے کرکے اپنی نہریں صاف کر رہے ہیں، اسی (80) کروڑ اتنی بڑی رقم ہے، اس سال اگر ڈی آئی خان کو Beautification میں نہیں دی جائے تو کوئی قیامت نہیں آئے گی، اس سے مہربانی کرکے ہمارا موجودہ نہری نظام اور زمینداروں کو پانی پورا کیا جائے، نالے صاف کئے جائیں، مائنز صاف کئے جائیں، Canal patrolling road اس سے بنایا جائے اور Specially اس پہ جو Bridges ہیں، آئے روز اس پہ حادثے ہوتے ہیں، کبھی جانور نہر میں گرے ہوئے ہوتے ہیں، کبھی چنگ چیاں (رکشے) نہر میں گری ہوئی ہوتی ہیں، ان Bridges کو Repair کیا جائے۔ میری ایک اور بھی گزارش ہے، ہر سال دو سو تین سو نئے پرائمری سکول رکھے جاتے ہیں، ان کو برابری کی بنیاد پر تقسیم کئے جاتے ہیں لیکن میں یہ گلہ ضرور کرونگا کہ تین سالوں میں DDWP Meeting میں ڈی آئی خان ضلع کا ایک بھی پرائمری سکول Approve نہیں ہوا، یہ سکولز پتہ نہیں Approve کب ہونگے، یہ Tender کب ہونگے اور ان پہ کام کب شروع ہوگا؟ جناب سپیکر صاحب، خدارا ڈی آئی خان کو ہمارے پسماندہ علاقوں کو توجہ دی جائے، میں شکریہ ادا کرونگا، اس حکومت کا کہ بجٹ میں لفٹ کینال منصوبے کی Reflection ہوئی ہے اور جنوبی اضلاع کیلئے موٹروے کی، میں محب اللہ خان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ جنوبی اضلاع کو توجہ دی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ لفٹ کینال کے لئے تھوڑے پیسے نہ رکھے جائیں، اس کی Allocation زیادہ کی جائے تاکہ اسی حکومت میں وہ شروع ہو جائے اور Complete بھی ہو جائے۔ اس وقت ہمارے جنوبی اضلاع موٹر وے کے ساتھ Connect نہیں ہیں، باقی سارا پاکستان

موٹروے کے ساتھ Connect ہو چکا ہے، آخر جنوبی اضلاع کے لوگوں کے بھی مریض ہوتے ہیں، آئے روز کام ہوتے ہیں، پشاور، اسلام آباد، لاہور ان کو جانا ہوتا ہے، مہربانی کر کے جنوبی اضلاع کے لئے موٹروے وفاق سے نہ مانگیں، آپ کے پاس اتنے وسائل ہیں، ان کے لئے موٹروے بنایا جائے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ ایک دفعہ پھر آپ کو مبارک باد دیتا ہوں، ان شاء اللہ تعالیٰ اس امید کے ساتھ کہ اس بجٹ میں آپ ہمارے حلقے کی محرومیوں کو دور کریں گے اور ہمارے گلے ختم کرینگے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالکریم صاحب۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): شکریہ جناب سپیکر صاحب، وړومبې خو د ټول اپوزیشن ملګرو او د حکومت بنچونو او د ټولو معزز اراکینو شکریه ادا کوم چې ډیر احسن طریقې سره دا سیشن اوچلیدو، کوم چې په ټول ملک کښې Environment دے نو زمونږ د خیبر پختونخوا ملګرو دا ثابته کړه چې مونږ خپل روایات قائم ساتلی دی۔ دوئم د خیبر پختونخوا وزیراعلیٰ، فنانس منسټر او ټولو بیوروکریسی ته مبارباد ورکوم چې ډیر متوازن بجټ پیش شو، زمونږ FPCCI Chamber د طرف نه ډیر ښه Feedback راغلے دے، زما دلته دا ځنی ورونړه او خاص کر کنډی صاحب دا دوئم بجټ دے چې دوئ هم په هغه یو خبره یو الفاظ خو طرز بیان ئے ډیر مزیدار دے، دهغه شان صلاح الدین خان چې کومه ګله اوکړه چې یره زما په حلقه کښې تر اوسه یو کالج نشته، د جینکو خبره دا ده چې اته کاله خو خیبر پختونخوا کښې د پی ټی آئی د حکومت اوشو، درې کاله ئے په وفاق کښې اوشو نو زه دوئ نه تپوس اوکړم چې 1910ء نه خدائی خدمتګار تر ننه، دا ټهتر (73) کاله اوشو، دا ورسره حساب کړئ نو صلاح الدین خان، زمونږ خو اته کاله اوشو او په وفاق کښې درې، هم هغه رنګ دا کوم وسائل چې مونږ له دوئ ژولئ کښې کیږ دی او مونږ پرې Practical step اخلو نو دا درې حکومتونه خو د کنډی صاحب تیر شوی دی، نو زه دا کوئسچن دهغه شان زمونږ ډیرو ورونړو دا Highlight کړل چې فلانکے سیکټر داسې او فلانکے سیکټر داسې، غریب د پاره څه کیبنودی شوی نه دی، نو زه د دې لږ غوندې بیان کوم چې زمونږه د وزیراعظم صاحب چې کوم Vision دے، هغه وائی چې غریب رااوچت کړئ، محکومه طبقه رااوچته کړئ، زمونږ د وزیر

اعلیٰ دا Directions دی چې هر ضلعې ته اورسئ او صنعتی زونونه Small Industrial estates جوړ کړئ چې خلقو ته روزګار ملاؤ شی او د هغوی Wealth creation او Job creation اوشی۔ چې کله وزیراعظم صاحب د یو کروړ نوکرو خبره اوکړه نو خندا ګانې، ډرامې شروع شوې، ان شاءالله خیبر پختونخوا به په دې یو کروړ نوکرو کښې خپله حصه په مختلف Job creation کښې پیدا کوی۔ په 2020 کښې Industrial policy زمونږ جوړه شوه، کیبنټ نه Approve شوه، ان شاءالله جولائی نه به د هغې Implementation stage شروع کیږی۔ Ninety percent زمونږ په خیبر پختونخوا کښې SNEs دی، دا Ten percent څه Large industry او Semi large industry شته دے نو د هغې Cover کولو د پاره په دې که مونږ Islamic loan, interest free loan چې دے تر دو کروړو پورې یو SNE ته مونږه د دې پروګرام کړے دے چې دې له به، هغه شان د Covid چې کوم حالات تیر شو، په دیکښې Seventy percent زمونږه تاجر برادری متاثره شوې ده، مثال به دا پیش کړم چې په یو دکان کښې سل آئټمز وو نو دیکښې هغه سل آئټمز چې دی هغه اویا (70) ته لاړل، هغوی د حکومت نه سپورټ غوښتو، حکومت دس لاکھ روپئ Per تاجر له سپورټ ورکړو۔ Islamic financing کښې بغیر د سود نه، صرف د یو کس شخصی ګارنټی به وی، دا دې سیکټر کښې لس اربه روپئ کیښودې شوې، دا ټوله د بزنس کمیونټی او چیمبرز او د فیډریشن په صلاح دا شوی دی۔ دې سره سره د خیبر پختونخوا ځوانانو له د پینځو نه تر شلو لکھو روپو پورې څلور اربه روپئ کیښودې شوې، بغیر د سود نه، او دا به Online وی، د دې Apply کښې دا نشته چې دا Apply چا اوکړه۔ هغه شان په Wealth creation jobs کښې چې په Merged areas کښې دا خو په ذریعه Micro financing کښې یو ارب روپئ د خیبر بینک طرف نه یو نیم ارب روپئ Micro financing کښې دا Disbursement جاری دے۔ دې سره جناب سپیکر صاحب، تهتر (73) کاله اوشو، په تهتر (73) کالو کښې د دې صوبې صنعتی سربراهی، تجارتی سربراهی زمونږ عوامی نیشنل پارټئ سره پاتې شوې ده، د چیمبر او فیډریشن صدارتونه، خو ډیر د افسوس خبره ده چې ګدون انډسټریل اسټیټس، یو حطار، دوئم پیښنور، دریم نوشهره به هم حساب

کړو، دا څلور انډسټریل اسټیټس وو، زمونږ روستنی حکومت سپیشل اکنامک زون حطار له Extension ورکړو، د هغې نه پس راځم رشکئ سپیشل اکنامک زون چې د 128 ملین ډالر Investment دے او دا زمونږ Phase-1 دے، ان شاءالله دا کنډی صاحب ناست دے، 3125 ایکړ زمونږه JCC د پاره Approval دے چې دا به د راروان وخت په ډی آئی خان کښې دوئم د سی پیک پراجیکټ وی، Industrial cooperation کښې۔ دغه رنګ جلوزو کښې انډسټریل اسټیټ باندې کار شروع دے، ټول پلاټونه خلقو ته Allot شوی دی، په نوشهره کښې چې کومه ایریا مونږه سره وه، هغه خلقو ته Allot شوې ده، په بونیر ماربل سټی د هغې Environment and impact study چې ده هغه تقریباً فائنل کیږی او هغې نه پس د هغې چې کوم Land acquisition payment دے هغه هم Available دے، نو د هغې Inauguration به چیف منسټر کوی، دا د بونیر علاقې دی، د هغوی چې کوم ماربل دی، کوم نور منرلز دی، د هغې د پاره دا Specific دے۔ سر، غازی انډسټریل اکنامک زون په دې باندې تقریباً Ninety percent پلاټس زمونږه ټول مالکانوته حواله شوی دی او کار پرې روان دے۔ په چترال کښې چې پاکستان جوړ شوے دے دا وړومبے حکومت دے چې ورته سپیشل اکنامک زون ورکړو او هغه ئے صرف د چترال د خلقو د پاره یو میاشت لیټ کړو چې Maximum چترال خلق پکښې راشی او Investment اوکړی، هغه ټول Sale out دے۔ په بنوں کښې چار سو ایکړ غټ اکنامک زون دے، هغه رنګ په کرک کښې زمونږه ورونړو خبرې ډیرې اوکړې خو دا ئے او نه وئیل چې حکومت مونږ له Salt and Gypsum city په دوه سوه ایکړه باندې راکوی، دا بالکل هغه او نه وئیل۔ د Honey هلته په جنوبی اضلاع کښې Honey processing industry، دا د کرک د پاره دے، په ډی آئی خان کښې چې دے، ډی آئی خان کښې 190 ایکړ زمونږه انډسټریل زون وو چې هغه تقریباً Ninety five percent اوس دې وخت کښې Occupied دے۔ هغه رنګ جی په ډی آئی خان کښې د دې صوبې وړومبے سپیشل اکنامک زون سیف ګروپ چې دے هغه په چار سو ایکړ باندې هغوی له Sanction شوے دے، فیډرل ګورنمنټ نه د هغوی Final sanction کیږی۔ دا هغه رنګ په مهمند کښې د مهمند ماربل سټی

پوزیشن دا دے چې هغې کښې ساړهې تین سو ایکړ دغه دے او چې کوم Available plots دی او چې کوم زمونږه Shift of industry کیږی، ستاسو د ورسک روډ نه هغه ټوله هغوی Occupy او ورسره ورسره مونږه دوه زره ایکړه باندې مزید زمونږه Process جاری کړے دے چې یره دا چې کوم Applicants مونږ سره دی چې هغوی هغې کښې Accommodate کړو۔ دې سره په باره کښې په دې اے ډی پی کښې راغلی دی، ان شاءالله Within one year یا One and a half year دا مونږه Completion ته بوځو۔ په مانسهره کښې ماربل اینډ ګرینائیټ سټی او دې سره په سمال انډسټریل اسټیټس کښې، په مانسهره کښې چې کوم ځائې کښې د تربیلې د ټولو نه زیات Affectees دی، دا ساړهې چار سو کلی هلته کښې ډوب شوی دی، هغه زمونږه یو غریزه علاقه ده، په هغې کښې هم ورکړی دی۔ دغه رنګ په سمال انډسټریل Small Industrial Estates اسټیټس کښې زه به بیا دا خبره اوکړم چې د پیښور ټولو تاجرانو او صنعتکارانو په دې پیښور حکومت کړے دے ، په دې چیمبر او په دې FPCCI باندې خو ډیر د افسوس خبره ده چې په 1965ء کښې چې کوم انډسټریل اسټیټ جوړ شوے وو، سمال انډسټریز په کوهاټ روډ باندې د هغې نه پس بل نشته، په ځنګلی کښې په باره سو کنال باندې سمال انډسټریل اسټیټ باندې Acquisition اوشو او ان شاءالله اوس هغه مارکیټ ته Float کیږی۔ په ایبټ آباد کښې چې دے نو د هغې Plot allotment اوشو او ایبټ آباد د پاره اوسه نه زمونږسروے شروع ده، چې هغه مونږه سروے اوکړو او د هغې Acquisition اوشی۔ هغه رنګ جی په سوات کښې، د سوات په تاریخ کښې به دا وړومبنے انډسټریل سټیټ وې چې سوات له ئے ورکړے دے۔ په بنوں کښې سمال انډسټریل اسټیټس دی، هغه مارکیټ ته Float شوی دی او درې سوه هلته پلاټونه دی او د هغې Against ګیاره سو Applications راغلی دی۔ دغه رنګ جی په باجوړ کښې Merged area کښې Acquisition شوے دے ، Payment ورته تلے دے او اوس به د هغې ډیویلپمنټ مونږ سره په نورنګ کښې څلور سوه ایکړه زمکه ده او په نورنګ کښې د دوه قبیلو جنګ دے ، د هغې د وجې نه هلته انتظامیه لګیا ده د هغوی Patch up کوی۔ دغه رنګ جی په صوابئ ضلع کښې دا زما خپله ضلع ده، هلته باره سو

کنال Acquisition شوے دے او ډیویلپمنټ ئے ان شاءاللہ روان دے، Feasibility stage کښې دے۔ دې وخت کښې زمونږ په غازی کښې زمونږه ورور اووئیل چې په غازی کښې او وانا کښې په ساؤتھ کښې دا دوه Propose شوی وو، ولې چې د وزیرو او د محسود علاقه داسې ده چې لکه انډیا او پاکستان دے، داسې د هغوی سلوک دے، د هغې د وجې نه مونږه په بیله بیله علاقه کښې Propose کړی دی۔ دغه رنګ په کرم کښې، په اورکزئی کښې، په ملاکورو کښې د دې Feasibility تیاریږی۔ دغه رنګ په ګجر ګړهئ کښې Light engineering دا زمونږه د ګجرانواله دے، چا ورته خیال نه دے کړے، دې د پاره زمونږه Acquisition روان دے او د غلام اسحاق او د UET په تعاون سره به Upgraded light engineering هلته به یونټې لګی، دې سره په دوه فرنیچر سټیز، یو د ټهکال فرنیچر چې تاسو له جرګه هم کیدې شې راغلې وه، ماته تاسو وئیلی وو چې هلته به ځو اود هغوی نه ځائې غواړو، یو په مردان کښې۔ دغه رنګ جې په اپر دیر او لوئر دیر دواړو کښې جې د سمال انډسټریل اسټیټس اے ډی پی کښې راغلی وو۔ جناب سپیکرصاحب، ما خبرې ډیرې اوکړی د انډسټریل اسټیټس نو دا ټول وروڼره به وائی چې دومره پیسې چرته دی؟ پیسې سوچ سره پیدا کیږی، پیسې فکر سره پیداکیږې، مونږه په وړومبی ځل باندې په دې صوبه کښې دا Concept راوړو، ملک ریاض له خلق پیسې ورکوی، زمونږه حاجی صاحب چې دے، جمیعت والا هغه چې کله Float کړی، هغه له خلق پیسې ورکوی نو عمران خان ته به ئے ولې نه ورکوی؟ دا د عمران خان هغه بخت دے چې مونږه مارکیټ ته په پبلک پرائیویټ پارټنر شپ کښې په بزنس ماډل کښې Float کړو او د هغې Amount راشي چې Acquisition په هم اوشی او ډیویلپمنټ په هم اوشی، خلق به پکښې کارخانې اولګوی او خلقو ته به روزګار ورکړی۔ دې سره سره ډائریکټریټ آف انډسټریز د هغې مونږه Online service شروع کړو، په کور کښې به ناست وی پیسې به جمع کوی، په کور کښې به ناست وی دستخط به کوی، دې سره سره په کامرس سیکټر کښې مونږه د DG (Industries) به اوس Post sanction شی، دابه زمونږه د فیډرل ګورنمنټ نه چې کوم Devolution د کامرس شوے دے، هغه به ټول Deal کوی او هر

ډسټرکټ کښې به د کامرس یو یو Representative ناست وی، که څوک Export کوی، TDF سره به ورته رابطه کوی، نور زمونږه Inter district commerce چې دے، Inter provincial commerce چې دے، د دې باره کښې به خیال ساتی۔ دغه رنګ Board of Investment and Trade دا واحده اداره ده چې هغه د Commerce and Industries د پاره چوبیس ګهنټې د هغې Website کهلاؤ وی، تاسو Complaint try د پاره اوکړئ، ان شاءالله ستاسو د Complaint به تاسو ته Feedback هم ملاویږی او سحر به Concerned department ته ځی یا به هغوی راغواړی او ستاسو مسئله به حل کوی او تاسو له Feedback به درکوی، Easy of doing کښې د ټولونه ایډوانس صوبه ستاسو ده، الحمدلله چې کوم کارخانه دار دلته راغلی دی نو هغوی دا وئیلی دی چې ستاسو Dealing په ټول پاکستان کښې په فرق دے۔ دې سره Easy of doing کښې مونږه د Thirty two departments regulation, double taxation ختم کړی دی، دا تیمور خان چې اعلان اوکړو، Property tax, agriculture tax او ایکسائز والا دا ټولې خبرې چې دی دا ټولې Easy of doing کښې راغلی دی، دې وخت سره د تیس ارب روپو Investment په دې انډسټریل اسټیټس کښې راغلی دی، دس ارب روپئ چې دی په اوړو کښې راغلې دی، اوس چې مونږه سره کوم د سیمنټ پلانټونه راروان دی بلکه هغوی Acquisition اوکړو، د څلور پلانټونو Acquisition ئے اوکړو، د یو پلانټ قیمت کم ازکم پچیس اربه روپئ دے، "فاطمه فرټیلائزر" په ډی آئی خان کښې Acquisition برابر کړے دے، سفائر په ډی آئی خان کښې او اوس دا د هغه SSE نه د هغې Process جاری دے۔ "سیف سیمنټ" په ډی آئی خان کښې دے، "بیسټ وے" په هری پور کښې دے، دا سل اربه روپئ جوړیږې او د دې پچیس هزار Employment خلق دا Direct employment دے۔ دغه رنګ په دې صوبه کښې کارخانې ډیرې دی خو چا دا خیال نه دے کړے چې د کارخانو نه کوم زهریله مواد اوځی، د دې هم غم کول غواړی، په دې اے ډی پی کښې دوه Effluent plants پیښور او د حطار راغلل، ان شاءالله زه ستاسو د Chair په وساطت باندې دې ټولو ورونړو ته وایم چې په ګدون کښې به ان شاءالله مونږه

په Public Private Partnership کښې د ریم Effluent plant لګوؤ۔ دې سره سره د Marble slurry نه چې ډېر زمونړه سیندونه، زمونړه چشمې، زمونړه دریابونه ټول ډک شوی دی، هغې د پاره په هر انډسټریل اسټیټ کښې مونږ یو یو Rental plot ورکړو، Investors مو ورته تیار کړل، PCSIR نه مونږه په لس لکهه روپئ د هغې Feasibility واغسته، هغه Feasibility مونږه Replicate کوؤ، هغه به Artificial marble جوړوی او چې کوم Colour تاسو غواړئ هغه Colour به درکوی۔ دا خلق د چارسدې څپلئ په Matching کښې اخلی نو دا سې به چې تاسو کوم Colour غواړئ، هغه ماربل به ترې جوړیږی او Strength به ئے او ریټ به ئے د انټرنیشنل مارکیټ نه سو پرسنټ کم وی۔ (تالیاں) زه په اخره کښې په دې ډاډ سره چې ان شاءالله چې کوم Vision د پرائم منسټر دے، هغه ډېر پاک Vision دے، خبرې کمې او کار ډېر، دا زمونړه نصب العین دے، ټولو ورونړو ته دا خواست کوم، د اپوزیشن ملګرو ته هم او تاسو سره هم که مناسب ځایونه وی، دره رانه هیره شوه، دره کښې هم انډسټریل اسټیټ شته، زه ټولو ورونړو ته دا خواست بغیر د سیاست نه، که چا سره Suitable ځائې وی، مونږ ته ئے اوښایئ، ان شاءالله مونږ به ستاسو علاقې له د انډسټری په Through راځو، د هغې Feasibility به کوؤ، چې Feasible وی، مونږ به پرې کار شروع کوؤ۔ ډېره مهربانی، شکریه۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 1:00 pm. Thursday. June 24, 2021.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24 جون 2021ء بعداز دوپہر ایک بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)